۱۲۲۶

[illegible]

[illegible]

[illegible] سب بہہ تہا کہ انکو لیسہ نہ آیا کہ اس [illegible] علمی معنی مین سمجہین اور انکو
یہہ بہی منظور نہہا کہ بعد [illegible] کتاب [illegible] مطلب [illegible] عرض کہ اپنی ایسی طبیعت
کی وجہ سے عاجز آئے ان لوگون سے [illegible]

دوسرا سبب یہہ [illegible] کہ اکثر [illegible] چاہا کہ یہہ صحیفہ ان مجمعون مین علانیہ پڑہا جاسے
لہذا اس سبب سے بعض نے یہہ گمان کیا [illegible] یہہ صحیفہ رسول موصوف کے تصنیف نہین ہے

اس صحیفہ کی تصنیف کا وقت اوّل اسکا بیرونی ثبوت

اس امر کا پہلا گواہ ایک مشہور معلم آئرینا نامی ہے جو تقریباً کل دوسری صدی کے ایام مین
حین حیات تہا اُسنے یہہ لکہا ہے کہ اسکا مشاہدہ بیت کرکچہ بہت عرصہ نہین گذرا جبکہ تم اُسکے
تصنیف قریباً اسی پشت مین ہوئی یہہ مکاشفہ دومیتیان نامی رومی بادشاہ کی اخیر سلطنت

لیکن [illegible] کے لحاظ سے [illegible] آرینیاس [illegible] نے اس صحیفہ کی شہادت یا تصنیف [illegible]
[illegible] اتفاق سے [illegible] ہے جس سے یہہ صریح نتیجہ نکلتا ہے کہ اسکے زمانہ میں
[illegible] کا شائع نہ تھا
[illegible] صدی [illegible] شہادت ہے جو کہ اس [illegible]
[illegible]

[illegible] بہت سمجہا گیا چنانچہ یعقوب کو تو ہیرودیس نے تلوار سے مروا ڈالا اور یوحنا کو رومیون [illegible] کی کلام پر گواہی دینے کے سبب قید کرنے پتموس ٹاپو مین بہیجدیا ارگنس کی یہہ شہادت کلیسیا کی تواتر رائے سے مطابق ہے بلکہ خود یوحنا رسول نے بہی اسی ہی صحیفہ مین ایسا ہی بیان کیا ہے ❖

یوسیبی نامی کلیسیا کے مشہور مورخ نے اس صحیفہ کے بارے مین کلیسیا مین اختلاف رای کے ہونیکا کہین اشارہ تک نہین کیا بلکہ یہہ کہتا ہے کہ کل کلیسیا متفق الرای ہے کہ یہہ صحیفہ پتموس ٹاپو مین تصنیف ہوا اگرچہ یہہ مورخ چوتہی صدی مین ہے پر اسکا یہہ خاصہ تہا کہ اسنے بڑی تلاش سے اس بات کو دریافت کیا کہ کلیسیا کی رائے متواتر اسکے بارے مین کیا تہی بلکہ اپنی ہر ایک بات کی نسبت یہہ صاف صاف بتلادیا کہ مینے یہہ بات فلان کتاب مین پائی ❖

ایک اور مشہور معلم جیروم نامی جو چوتہی صدی مین موجود تہا اور اس نے بہی یوسیبی کیطرح بڑی تلاش کرکے بیبل کے صحیفون کا حال لکہا مگر مکاشفہ کی نسبت شک ہونے یا دوسیطرح کی رائی کے اختلاف کی نسبت کچہ بہی نہین لکہا ہے ❖

دوم اسکی تصنیف کے وقت کا اندرونی ثبوت

پہلا ثبوت - ان سات خطون کے لاحظہ کرنے سے جو اس صحیفہ مین درج ہوئی ہین یہہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان ساتون کلیسیاؤن کا حال جنکے نام یہہ خط لکہے گئے ہین پولوس رسول کے زمانہ کی نسبت بہت ہی بگڑا ہوا تہا اور خداوند مسیح کی وہ بات بخوبی ان میں پوری ہونے لگی تہی جو کہ متی ۲۴ باب کی [illegible] آیت مین فرمائی ہے کہ بدکاری کے بڑہنے کے سبب اکثرون کی محبت ٹہنڈی [illegible]

خطون مین سے جو خط کہ افسس کے کلیسیا کے نام لکہا گیا اُس مین خداوند نے یہہ فرمایا ہے کہ تو نے اپنی پہلی محبت کو چھوڑ دیا۔ لیکن پولوس رسول کے اُس وعظ سے جو کہ افسس کے بزرگون کے روبرو کیا جس کا مذکور اعمال کی کتاب ۲۰ باب مین ہوا ہے یہہ بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ اُس وقت افسس کی کلیسیا کا حال چندان بگڑا نہ تہا اگرچہ اُسوقت بہی یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اُنکا ایسا حال جلد ہونے والا تہا پہر رسول [illegible]

[illegible]

لکہا ہے [illegible] ایمان [illegible] اور [illegible] محبت کو [illegible] شکر گذاری ہوتی ہون ۔

پہر کلسیون کے خط کے ۲ باب کی ۲ آیت مین بہی کلسیون کا حال ویسا ہی بتلایا گیا ہے جیسا افسیون کے خط مین مذکور ہوا اور پہر بہی خط کے ۲ باب کی ۵ آیت مین اُنکی ترتیبی حالت اور مسیح پر مضبوط ایمان رکہنے کا ذکر ہوا ہے ۔

یہہ گمان غالب ہوتا ہے کہ لاؤدیقیا کی کلیسیا کے حال مین کلسا کے حال سے بہت فرق ہوگا کیونکہ اول تو لاؤدیقیا کلسا کے بہت قریب تہا اور دوسرے پولوس رسول کلسیونکو حکم یہہ فرماتے اور اجازت دیتے ہین کہ یہہ خط لاؤدیقیا کے کلیسیا مین بہی سُناؤ اور اُنکا خط خود بہی پڑہو پس ان امر سے ان دونون کلیسیاؤن کی یگانگت اور نیکبختی دونون بخوبی عیان و آشکار ہین لیکن مکاشفہ کے صحیفہ کی تصنیف کے وقت لاؤدیقیا کی کلیسیا کا حال نیم گرم ہو گیا تہا اور یہہ لاؤدیقیا کے خط سے صاف ظاہر ہے۔ پس ان دونون مذکورہ بالا وقتون کے اختلاف سے یہہ نتیجہ آسانی نکلتا ہے کہ مکاشفہ کے صحیفہ کی تصنیف کے وقت تک وہان کے مسیحون کی ایک نئی پشت ہو گئی ہوگی اور اُس کلیسیا کا حال بنی اسرائیل کے اُس پشت کے حال سے مشابہ ہو گیا ہوگا کہ جس نے اگلی پشت کے لوگون اور بزرگون اور یہوشوع کے گذر جانے کے بعد خداوند کو نہ پہچانا (قضاۃ ۲ باب ۷ و ۱۰ آیات) پس اگر ہم بیرونی شہادتون کے موافق یہہ بات مان لین کہ یہہ صحیفہ دومتیان قیصر کی اخیر سلطنت مین اور پولوس کے خطون کے لکہے جانے کے [illegible] برس بعد تصنیف ہوا تو یہہ [illegible] ہوتا ہی اس خیال کے متعلق [illegible] کرنے کے لیے کافی [illegible]

[illegible] خطون مین [illegible] ایک [illegible] نام [illegible] تہا [illegible] ہوتا ہے [illegible]

[illegible] کی تصنیف کے وقت [illegible]

مسیحیون کو ستاتے تھے اور اس سے مسیحیون کے لیے بہت ابتلا پیدا ہوا تھا اور وہ مسیح ہی کو چہوڑ کر پہر
یہودیون مین شامل ہو جاتے تھے ویسا ہی مکاشفات کی تصنیف کی وقت تک غیر مذہب والے مسیحیون کو ستانے
لگے تہے۔

جن غلطیون کا سامہنا پولوس رسول اپنے خطون مین کرتا ہے وہ اکثر یہودیون کی طرف سے پیدا ہوئین
چنانچہ اسکا ذکر گلتیون کے ۲ خط کے ۲ باب کے ۱۷ اور ۱۸ آیتون مین ہوا ہے گو اتنا ہی [illegible]
[illegible]
بہت زیادہ [illegible] صرف شروع ہی ہوئی تہی گویا
اوسکی بنیاد دیر لگی تہی اور مقدس پطرس کی وفات کے وقت کچھ زیادہ ہوئی تہی جیسا کہ پطرس کے ۲ خط کو ۲ باب سے
ظاہر ہے اسی خط کے ۳ باب سے یہہ بہی ظاہر ہے کہ اس خرابی کا یہہ سبب تہا کہ مسیحی لوگ مسیح کی دوسری آمد کی امید کو
چہوڑنے لگے تہے اور اغلب ہے کہ یہہ خیال غیر مذہب لوگ کے ستانے کے سبب سے پیدا ہوا۔ یہوداہ کے خط کی تصنیف کے
وقت تک یہہ خرابی اور زیادہ بڑہ گئی تہی گو اپنی خط کی چوتہی آیت مین اتنا ہی لکہتا ہے کہ بعض خراب لوگ
کلیسیا مین چہپ کر گہس آئے تہے۔

پس ان متذکرہ بالا بیانون سے یہہ عیان ہے کہ غیر مذہب کا وہ علاقہ جسکا ذکر اس صحیفہ مین
ہوا ہے کہ وہ کلیسیا پر زبردستی کرتے تہے نہ تو پولوس رسول نہ پطرس رسول اور نہ یہوداہ کے وقت تک تہا
بلکہ اوس وقت صرف اوس کا شروع تہا بلکہ ان مقدسون کے بعد اونکو یہہ زور حاصل ہوا۔ غرض کہ اس سے
یہی یہہ قرینہ نکلتا ہے اور یہہ بات درست آتی ہے کہ لوگون کی عام رائی کے مطابق یہہ
صحیفہ ۹۵ یا ۹۶ عیسوی مین تصنیف ہوا۔

دوسرا ثبوت مکاشفات کی کتاب کے پہلے باب کی ۹ آیت سے یہہ ظاہر ہے کہ یوحنا رسول پتموس
ٹاپو مین تہا یہہ ٹاپو بہت چہوٹا ہے اور اسکی وسعت کل [illegible] پانچ میل ہے اور اوسمین پہاڑ [illegible] بہت
ہوتی ہے بعض کا یہہ گمان ہے کہ رسول یہان انجیل سنانے گیا اور اپنی خوشی سے وہان رہا یہہ بات
درست معلوم [illegible]
[illegible]
[illegible]

بہیجا گیا اور بہہ بہی وہان رہا ۔ مگر اس بات کا بہی کہین پتا نہین ملتا ہے کہ دومتیان شاہ روم سے پیشتر کبہی کوئی مسیحی اسیر کرکے بیرون جلاوطن کیا گیا ۔ پس صاف ظاہر ہے کہ رسول اسی بادشاہ کی حکم سے اسیر ہوکے پتموس ٹاپو مین بہیجدیا گیا ۔

پہر اگر یوحنا ۲۱ ۔ باب اور ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ ۔ آیت پر ملاحظہ کیا جائے جہان کہا ہے کہ خداوند نے کہا کہ یوحنا پطرس کی طرح باندہ کے مارا نہ جائیگا تو اس سے بہی یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ یوحنا باندہ کے مارا نہین گیا بلکہ پتموس مین قید رہا ۔

تیسرا ثبوت ۔ مکاشفات کی کتاب کے مطالعہ کرنے سے صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ اسکی تصنیف کیوقت غیر مذہب والے بادشاہتون کے لوگ کلیسیا کی سخت مخالفت کرنے لگے تہے اور تواریخ سے یہہ بات ظاہر ہے کہ شاہ روم دومتیان سے پیشتر نیرو بادشاہ نے مسیحیون کو ستانا شروع کردیا تہا ۔ البتہ ان دونون بادشاہون کی ایذارسانی کے سببون مین بہت کچہہ فرق تہا نیرو بادشاہ نے اول صرف شہر روما ہی مین مسیحیون کو قتل کیا دوسرے اُس نے مسیحیون کو صرف قتل کیا پر کبہی کسی کو اسیر کرکے کہین نہین بہیجا تیسرے یہہ کہ نیرو نے مسیحیون کو مسیحی ہونیکے سبب سے قتل نہین کیا بلکہ محض اس سبب سے کہ اُن دنون یہہ افواہ عام ہوگئی تہی کہ مسیحیون ہی نے پہلے شہر روما مین آگ لگائی تہے چنانچہ ان سببون سے یہہ رائے نادرست معلوم ہوتی ہے کہ یوحنا رسول نیرو بادشاہ کی سلطنت کے عہد مین اسیر ہوکے پتموس ٹاپو مین بہیجدیا گیا ہو پر دومتیان بادشاہ نے مسیحیون کو دوہی سبب سے ستایا پہلا سبب یہہ تہا کہ غیر مذہب والے اس بات سے بخوبی آگاہ ہوگئے تہے کہ مسیحی مذہب اگلے دیوتا جاتی ... چنانچہ اگر ... غلبہ ہوگا تو ہم لوگ بیشک نیست و نابود ہوجائینگے ... ساری بادشاہت کے کل مسیحیون کو ستانا شروع کردیا ۔ دوسرا سبب یہہ تہا کہ رومی بادشاہون مین سے اول دومتیان نے اپنے تئین خدا کہا اور اسکی یہہ خواہش تہی کہ لوگ مجہے خدا کہین یہان تک کہ اپنے فرمانون کے شروع مین یہہ لکہا کرتا تہا کہ خداوند خدا یون فرماتا ہے اور یہہ حکم جاری کردیا تہا کہ لوگ مجہہ کو اپنی تحریرون مین اسی طور پر خطاب کیا کرین اور خدا کے ... اپنی مورتین کو بندہ ... کی مخصوص جگہون مین نصب کروایا تہا اور حکم تہا

سبب اُنکو سمجھ کر کہ یہ لیکن مسیحی ہیں اس ظلم کو کب سہ سکتے تھے چنانچہ انکا ستایا جانا امر ضروری سمجھا گیا اور اس ظلم کی کئی مثالیں ہنوز تواریخوں میں موجود ہیں چنانچہ لکھا ہے کہ شاہنشاہ دومتیان نے کلیمنٹ نامے ایک شخص کو جو کہ بادشاہ کا چچیرا ماموں تھا قتل کروا ڈالا اور اسکی بیوی ڈومتیلا کو جو شاہنشاہ کے رشتہ داروں میں سے تھی اسیر کرکے ایک ٹاپو میں بھیجدیا مورخ لکھتا ہے کہ ان دونوں کو اس بیدینی کے سبب سے یہہ سزا ملی کہ اُن دونوں نے یہودی دستورات کی پیروی کی کیونکہ اس بادشاہ کے زمانہ میں یہودی نہایت ہی ذلیل اور حقیر سمجھے جاتے تھے اور اس لئے ممکن نہ تھا کہ کوئی رومی امیر یہودی ہو جائے روے مورخ اسوقت تک مسیحیوں کو یہودیوں کا ایک ایک فرقہ سمجھتے تھے اسلئے ہو سکتا ہے کہ مورخ اُن دونوں کو بھی یہودی کہیں پھر بھی مورخ کلیمنٹ کو ایک کاہل اور سست آدمی کہتا ہے اور اُن دونوں غیر مذہب والے مسیحیوں کو کاہل اور سست کہتے تھے اس لئے کہ وہ دنیا سے الگ اور پرے رہتے تھے۔ پھر اُسی مقام پر مورخ نے ایک اور آدمی کا ذکر کیا ہے کہ اُسنے شاہنشاہ کو خداوند خدا کہکے خوش کیا اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ مورخ کا لفظ بیدینی سے کیا مطلب تھا یعنے شاہنشاہ کو خداوند خدا کہنے سے انکار کرنا۔ پس اُن باتوں سے ثابت ہے کہ کلیمنٹ مسیحی ہونے کے سبب سے قتل ہوا اور اُسکی بیوی اسیر ہو گئی اور یوحنا رسول بھی صرف مسیحی مذہب کے سبب سے بحکم شاہنشاہ دومتیان اسیر کرکے پطموس ٹاپو میں بھیجا گیا لیکن معترض کہہ سکتا ہے کہ دومتیان کے پہلے تو نہیں پر شاید اُسکے بعد کسی اور بادشاہ نے یوحنا رسول کو اسیر کرکے اُس ٹاپو میں بھیجدیا ہو تو عجب نہیں تو اسکا جواب یہہ ہے کہ تاریخ سے یہہ بات بھی مسلم الثبوت ہے کہ دومتیان کی بادشاہت کے آخری سال میں تو بہت مسیحی قتل کئے گئے لیکن یہہ بھی ظاہر ہے کہ اُسکی وفات ہی سے مسیحیوں کا ستایا جانا بھی موقوف ہو گیا ؁

چوتھا ثبوت۔ مکاشفات کی کتاب سے یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ایشیا کی کلیسیا میں یوحنا رسول کو اپنا ایک خاص بزرگ سمجھتی تھیں تو اب دیکھنا چاہیے کہ ایسا خاص علاقہ کب ہو وہیں آیا پولوس رسول کے زمانہ میں کہیں اس بات کا ذکر بھی نہیں ہوا کہ یوحنا رسول پولوس کے میں جیتے جی بھی مان گیا ہو بلکہ یہہ ممکن بھی نہیں معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا نے پولوس کی زندگی میں اسکے کام میں ایسا ہی دخل دیا ہو تو ضرور ہے کہ یہہ علاقہ پولوس رسول کی وفات کے بعد پیدا ہوا اور یہہ علاقہ

مگر چند دنوں کا ہی فرق نہیں ہے بلکہ ضرور ہے کہ انمین بہت عرصہ لگا ہو ہم لوگ [illegible]
شاہنشاہ نیرو کی سلطنت کی آخری برس مین یعنی قریباً ۶۶ [illegible] ۷۰ کے درمیان مین شروع
ہوا سو اگر بموجب روایت کے مکاشفہ کی تصنیف کا وقت ۹۵ یا ۹۶ قرار دین تو اتنی کلیساؤن
کے ساتھ اسطرح کا علاقہ پیدا ہونے کے لئے کچھ بہت مدت نہو گی ۔

پانچوان ثبوت ۔ مکاشفات کی کتاب [illegible] بہت [illegible] ہوا [illegible] بلکہ
اسمین کلیسیا [illegible] یروشلم [illegible] ہیکل کے نام سے نامزد ہوئی [illegible] اگر یروشلیم و ہیکل ابھی اصلی حالت
مین ہوتے تو ایسا ذکر کرنا بالکل بیفائدہ ہوتا بلکہ حزقیل نبی کی رویت کے مطابق نئی یروشلیم اور ہیکل کی
رویت نبی کو اسی وقت دکھلائی گئی کہ جب یروشلیم اور ہیکل کی بربادی کا بیان ہو چکا ۔ دیکھو حزقیل نبی
کی کتاب کا ۴۰ باب ۔

چھٹا ثبوت ۔ ہمارے مسیح کی آخری پیش خبری سے یہہ معلوم نہین ہوا تہا کہ خداوند
کی دوسری آمد کتنی مدت کے بعد ہو گی بلکہ اسکا ذکر یروشلیم کی بربادی کے ساتھ ساتھ ملا ہوا تہا کہ
کہ خود رسول بھی بخوبی نہ جان سکتے تھے کہ آیا خداوند ہمارے ہی وقت مین آئیگا یا نہین لیکن جب یروشلیم برباد
ہو چکا تو کلیسیا پر یہہ بات بخوبی آشکارا ہو گئی ہو گی کہ دنیا کا خاتمہ بہی مدت کے بعد آنیوالا ہے اور اسکا صاف
ذکر مکاشفات کی کتاب مین ہوا ہے پس ثابت ہے کہ یہہ صحیفہ یروشلیم کی بربادی کے بعد تصنیف ہوا ۔

اس صحیفہ کی تقسیم

پہلے باب کی تین آئتین اس صحیفہ کا دیباچہ ہین ۔ پہلے باب کی چوتہی آئت سے تیسرے
باب کے آخر تک وہ خطوط ہین جو ایشیا کی سات کلیسیاؤن کے نام پر لکہی گئی ہین اسکے بعد ہم کتاب کے
آخر تک کل ایک ہی حصہ تصور ہو سکتا ہے اور اس پچہلے حصہ مین خصوصاً پیش خبریان ہین ۔ اس حصہ
کے متعلق کئے اور حصے متصور ہین ۔ **اول حصہ** ۴ باب ہے جو اس کل [illegible] حصہ کا [illegible]
دوسرا حصہ ۸ باب کی پہلی آئت سے ۹ باب کی پہلی آئت تک ہے جسمین سات نرسنگون کے
پہونکنے کا بیان ہے لیکن ۱۰ باب اس حصہ مین ایک جملہ معترضہ ہے **تیسرا حصہ** ۱۱ باب کی پہلی
[illegible]
[illegible] **چوتہا حصہ** [illegible]

[illegible] مین ۱۵-۱۹ باب [illegible]
جسمین سات پیالون کی کلیسیا کے دشمنون پر انڈیلے جانے کا بیان ہوا ہے چھٹے حصے مین ۱۷ باب کی ۱۹
آیت سے ۲۰ باب کے آخر تک ہے جسمین کلیسیا کے تینون دشمنون کی آخری ہلاکت کا بیان ہوا ہے ساتوین
حصے مین ۲۱ اور ۲۲ باب ہین جن مین کلیسیا کے ابدی جلال کا بیان ہے ✦

پہلا باب

۱) آیت- اکثر لوگ تو اس کتاب کو یوحنا کا مکاشفہ کہتے ہین لیکن یوحنا خود اسکو اپنا مکاشفہ نہین
بتلاتا ہے (بلکہ یسوع مسیح کا مکاشفہ) کہتا ہے اور یہہ بات تو فی الحقیقت سچ ہے (یسوع مسیح کا مکاشفہ
اسکا مطلب ہے وہ مکاشفہ جو مسیح کیطرف سے ظاہر کیا گیا- نہ کہ جو یسوع مسیح کی نسبت یا اسکی بابت ظاہر
کیا گیا- ان لفظون کا ٹھیک یہی استعمال گلاتیونکو ۱ باب ۱۲- آیت مین ہوا ہے- پولوس فرماتا ہے کہ یہہ انجیل مجھکو یسوع
مسیح کے مکاشفہ کے وسیلہ سے ملی- یعنے اُس مکاشفہ کے وسیلہ سے جو یسوع مسیح نے مجھپر ظاہر کیا ✦
یونانی مین جو لفظ مکاشفہ کے لئے آیا وہ پیشتر اُسمین نہ تہا- اسکی ایجاد مسیحیون سے ہوئی- کیونکہ [illegible]
مین تو کشف ہوتا ہے نہین تہا وہان تو سب کچھہ پوشیدہ اور تاریکی مین مبتلا تہا ✦
جسکو خدا نے اُسے دیا) یہہ اُس بات کے موافق ہے جو مسیح نے بار بار جبکہ وہ اس دنیا مین تہا کہی
تہی کہ جو کچھہ مین کہتا ہون وہ میرا کلام نہین بلکہ میرے باپ کا کلام ہے- سو مقام جو سب سے زیادہ اس سے ملتا
ہے سو یوحنا ۱۷ باب ۸- آیت ہے ✦
دکھانے کے لئے) اس لئے کہ اس کتاب مین اکثر باتین رویت کی ہین جنکا دیکھنا ضرور ہے ✦
اُسکے بندونکو) یہان اسکا خاص مطلب نبی اور الہام لوگون سے ہے جیسے پہلے زمانے مین
نبی بندے کہلاتے ہین ✦
وہ باتین جو جلد ہونیوالی ہین) اسکے دو مطلب ہین پہلا یہ کہ وہ سب کچھہ جلدی [illegible]
[illegible] ہونیوالا ہے- خدا کے سامنے بہت جلد ہونیوالا تہا گو ہماری نظرون مین بہت دیر سے معلوم [illegible]

ہے خلاصہ اس کتاب کا خاص مضمون یہہ ہے کہ خدا اپنی کلیسیا کو دکھ اور درد میں سے رہائی دیگا یہہ خلاصی پورے
طور سے مسیح کی دوسری آمد اور مردوں کی جی اٹھنے کے وقت پوری ہونے والی تھی مگر اب بھی گو ناتمام طور پر
یہہ خلاصی قدرے ہوتی جاتی ہے بار بار یہہ بات پوری ہوتی ہے کہ مسیح آتا ہے اور اپنی کلیسیا کو خلاصی دیتا
ہے جیسا کہ یروشلم کی بربادی کے وسیلہ خدا نے اپنی کلیسیا کو خلاصی دی ✚

اس قسم کی خلاصی دینے میں خدا اتنی بھی دیر نہیں کرتا ہے جتنی قیامت کی بابت [illegible] ہے۔ اصلی کلیسیا کو
جاننا چاہیئے کہ جب کبھی وہ ستائی جاتی ہے تو خدا اسکو ضرور [illegible] کو اُسکی حق میں پورا کریگا
(جلد) لوقا ۱۸ باب ۱ سے ۸ آیت تک کا مضمون اس کتاب سے برابر ہوتا ہے چنانچہ اسیطرح
تاکید ہے اس مقام کا لحاظ رکہنا ضرور ہے۔ خصوصاً ۸ آیات میں اس کتاب کا خلاصہ ہے یعنی (جلد
انتقام لیگا) اور اسکی ضرورت یسعیاہ ۵۴ باب ۲۷ آیت میں پائی جاتی ہے ✚

(اپنی فرشتہ کی وسیلہ آلخ) اس فرشتہ کا ذکر پہلے ۱۰ بابوں میں مطلق نہیں معلوم ہوتا کہ
اس فرشتہ کا کام یہہ تہا کہ یوحنا کو الہامی حالت میں رکہے تاکہ وہ ان باتوں کا مطلب سمجہاوے جنہیں وہ دیکہتا تہا لیکن
۱۷ باب سے آخر تک وہ بار بار نظر آتا ہے تاکہ یوحنا کو ان باتوں کا مطلب سمجہاوے جنہیں
وہ دیکہتا تہا اسیطرح کا کام جبرائیل نے دانیال کے ساتھ کرتا تہا اور اسیطرح ذکریا کو بھی ایک فرشتہ نظر آتا
ہے جسکو وہ اپنا ساتھی فرشتہ کہتا ہے (اپنی بندہ یوحنا کو) پیشتر مذکور ہوا کہ مسیح کو مکاشفہ
ہوا تہا تاکہ عموماً اپنے بندوں پر ظاہر کرے مگر مسیح نے اسکو اپنے بندہ یوحنا پر خصوصاً کہولدیا کہ وہ
سکے اور بندوں پر اسکو ظاہر کرے۔ کیا سبب ہے کہ رسول یہاں اپنا نام لیتا ہے کہ انجیل اور خطوں
میں تو نہیں لیا ہے لیکن اسکا سبب یہہ ہے کہ تواریخ کی سچائی انکے ہم عصروں سے ثابت ہوتی ہے مگر نبی کی باتوں کی
سچائی صرف اُسی پر اور اسکی کتاب پر موقوف ہے اسلئے ضرور تہا کہ اس کتاب میں یوحنا اپنا نام بتلاوے
پرانے عہدنامہ میں بہی یہی قاعدہ جاری ہے کہ تواریخ میں انکے نویسندہ کا نام نہیں مگر نبوت کی کتابوں
میں ہر ایک نبی اپنا نام لکہتا ہے ✚

(۲) (جسنے گواہی دی) یوحنا نے اپنے کو آپ برابر گواہ کہا ہے اور اس لفظ کا استعمال انجیل
میں بہت کرتا ہے اگرچہ یہہ لفظ (گواہی دی) ناتمامی میں ہے مگر اسکا مطلب اسی کتاب سے
ہے کہ اس میں مستقبل کے گواہی دی اسکا سبب یہہ ہے کہ یہودی لکہنے والوں کا یہہ دستور تہا کہ اپنی تحریر

کے وقت کو ماضی میں بیان کرتے تھے کیونکہ پیشینگوئی کے تکمیل کی بہ نسبت لکھنے کا وقت ماضی ہوتا تھا (یسوع
مسیح کی گواہی پر) یعنے یسوع مسیح نے یوحنا کے سامنے ان باتوں کی جو اس کتاب میں مذکور ہیں
گواہی دی اور یوحنا رسول نے اس گواہی پر گواہی دی کہ یہہ راست اور برحق ہے +
(جو کچھہ یا جتنا دیکھا) چونکہ رسول نے گواہی کا ذکر کیا اب اسکے ثبوت کے لئے اسکا ذکر ہے
کرتا ہے کہ جو کچھہ یا جتنا دیکھا ۹۹ جیسا کہ اُس نے اپنی انجیل میں اُن باتوں [illegible] دی جو اُنھوں [illegible]
[illegible]
[illegible] کو پڑھتا اور [illegible] استعمال میں لاتا ہے
اسکے برعکس ۲۲ باب ۱۸ و ۱۹ آیت میں اس شخص کی لعنت کا ذکر ہے جو اسکو بد استعمال میں لاتا ہے ۔
(جو سنتی ہیں) یہہ جماعت کے لوگ ہونگے جبکہ وہ پڑھا جاتا ہے تو وہ سنتے ہیں ۔ اور اس سے یہہ بھی نکلتا
ہے کہ عام جماعت میں اس کتاب کے سبق ورد پڑھا جائے ۔ نہ کہ جیسا اگلے دنوں کو اسکا بر طرف پڑھا جانا چھپانے لگا ۔
کیونکہ دستور میں ایسی سے یہہ نکلتا ہے کہ نہ صرف دل میں پڑھے بلکہ ایسا کہ اور بھی سن سکیں ۲۲ باب ۱۸
آیت میں اسکے سننے والوں کا ذکر ہے +
(اس نبوت کی باتوں) یہاں یہہ کتاب نبوت کہلاتی ہے اسکا سبب یہہ ہے کہ اس کتاب کی خصوصیت
ہے کہ اسمیں تمام بائبل میں سے کوئی مقام نقل نہیں ہوا گو اشارہ ہوا اسیطرح پرانے عہد نامہ کی نبیوں کی
کتابوں میں توریت کی طرف اشارہ تو ہے کوئی آیت اُن میں نقل نہیں کی گئی کیونکہ نبوت کا الہام سب سے اعلیٰ
درجہ کا الہام ہے انجیلوں و خطوں کے لکھنے کو لئے الہام کی متعدد ہدایت ممکن تھی کہ کسیطرح کی غلطی نہ ہو نہ پاوے لیکن نبوت کا الہام
ایسا نہیں تھا اس میں کسیقدر بھی الہام کے سبب سے خود بخود ہو جاتی تھی اسلئے جیسا موقعہ ہو کہا یا ذکر کیا اور سوچ سمجھ کر لکھا جا
تو مناسب ہے کہ پہلی کتابوں میں سے کچھہ نقل کیا جائے مگر نبوت کا الہام تو ایسا نہیں تھا اسلئے اوس میں نقل ہی نہیں ہو سکتی +
(حفاظت کرتے ہیں) اس پر نہایت زور ہے ۲۲ باب ۷ آیت میں بھی مذکور ہے کہ مبارک
وہ جو حفاظت کرتا ہے کیونکہ (وقت نزدیک ہے) یعنے وہ وقت جسکی طرف اس نبوت میں خاص
اشارہ ہے ۔ اسلئے جو اسکے حفاظت کرتے ہیں انکے اجر کا روز اور جو اس سے غافل رہتے ہیں انکی سزا کا وقت
نزدیک ہے ۔ تین آیت تک پہلا حصہ کا دیباچہ ہے +
(۴) سات کلیسیاؤں کو) اس آیت سے بھی ایک معقول ثبوت نکلتا ہے کہ یہہ کتاب یوحنا رسول کی [illegible]

کیونکہ ممکن نہ تہا کہ یہہ سات کلیسیائین کسی غیر شخص سے ان خطون کے مضامین کو قبول کر سکین زیادہ تر اسلئے
کہ ان خطون مین اکثر ایسی سخت ملامت ہی کہ بغیر رسول کے ہمکا کسی غیر شخص کی طرف سے ہونا ...
تہا۔ غرض ضرور تہا کہ ایسے خط ... با اختیار رسول کیجانب سی کلیسیاؤن کو لکہے جاتے ...
انکو لکہنا تو ضرور تہا کہ اپنا کچہہ حال ... مگر چونکہ یہہ نام ایسا عام اور مشہور ... کہ ...
شخص کو سب لوگ اسی نام سے بخوبی جانتے ہین ... یوحنا رسول کے سوا اور کوئی شخص ایسا نہین تہا کہ
جسکو وے کلیسیائین سمجہہ لی جانتی تہین اور اسمین تو کچہہ شک نہین ہے کہ یوحنا رسول ایک خاص علاقہ ایشیا
کے کلیسیائون سے رکہتا تہا اسلئے (جب کہ یہہ خط انہین کلیسیاؤنکو لکہے گئے جو کہ اپنے ایسے معزز رسول کو چہوڑکر
اور کسی سے ایسی باتین قبول نہ کر سکتی تہین) تو یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہہ خطوط یوحنا رسول سے لکہے گئے۔ البتہ اگر
اور کلیسیاؤن کے پاس یہہ خطوط بہیجے جاتے تو ممکن ہوتا کہ کوئی اور یوحنا انکو لکہتا لیکن چونکہ ایشیا کی کلیسیاؤن
کو لکہے گئے اس لئے لازم آتا ہے کہ یوحنا رسول ہی نے انکو لکہا ✚

اب یہہ شک پیش آتا ہے کہ ایشیا مین تو ان سات کلیسیاؤن کے سوا اور بہت سی کلیسیائین تہین مثلاً
کلسا۔ ہیرا پولی۔ تہرلی۔ گنگیشیا۔ شیط۔ وغیرہ معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا رسول کسی نہ کسی طرح سی انہین
سات کلیسیاؤن سی خاص علاقہ رکہتا تہا اور خاص انکا ہی سردار اسقف تہا ✚

ترلیان یہہ شہادت دیتا ہے کہ ایشیا مین ایسی کلیسیائین تہین جو کہ یوحنا رسول کے بچی کہلاتی تہین ✚

نئے عہد نامہ مین کل ۲۱ خطوط ہین جن سے ۱۴ پولوس رسول نے اور سات یعقوب کا خط اور پطرس
کے دو خط اور یوحنا رسول کے تین خط اور یہوداہ کا خط ہین۔ اور باقی سات یہہ ہین جو یوحنا رسول
کی معرفت بہیجے گئے ہین۔ اور وہین کے معلم چند روز کی بعد اس کتاب کا ذکر کرتے ہین ✚

یوحنا رسول کا سلام پولوس رسول کے سلام سے بہت ملتا ہے اور یہہ کچہہ تعجب کی بات نہین ہے کیونکہ
رسول اُن کلیسیاؤن کو یہہ خط لکہتا ہے جنہون نے پولوس رسول سے تعلیم پائی تہی ✚

(جو ہی اور جو تہا اور آنیوالا ہی) ان تینون صفات سی ستائی ہوئی کلیسیاؤن کو بڑی تسلی ملتی ہے
کہ اگرچہ کل دنیا کے لوگون سی ستائی جاتی ہے اور دکہہ پاتی ہے مگر اسکا چہوڑانیوالا ہے اور نہ صرف
ہے بلکہ وہ تہا بہی اور اسی نے گذشتہ زمانہ مین اسکی رہائی کا بندوبست کیا اور اسکو رہائی دینی
اور بعد آنیوالا ہے یعنی اسکی چہٹکارا جسکے لئے ظاہر ہوگا ✚

(اور سات روحوں سے) ان سات روحوں کا مطلب ہے روح القدس کیونکہ ان روحوں کا تذکرہ باپ
ہے اور بیٹے کے بیچ ہے اور تہا اور آنیوالا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی مخلوق شے نہین ہے
علاوہ ان سات خطوں کے خاتمہ مین ایک ہی روح کا ذکر ہے - پس یہان روح القدس کے اس علاقہ کا ذکر
نہین ہے جو وہ باپ اور بیٹے سے رکہتا ہے ورنہ ضرور یہان واحد ہوتا مگر یہان روح القدس کے
کامون کا ذکر ہے چونکہ روح کے بہت سے کام ہین اور بے نہایت تاثیرات کی اُس مین جمعیت ہی اسلئے یہان
جمع کرکے مذکور ہوا - یہہ بہی کلیسیا کے لئے بڑی تسلی کا باعث ہی کہ وہ روح جو کلیسیا کے کامون کو انجام
دیتی ہے اور کلیسیا کے دشمنون کی بڑی جماعت کا مقابلہ کرتی ہے - وہ واحد اور تنہا نہین ہے بلکہ بہت
سے تاثیرات کا اُس مین اجتماع ہے - اسلئے ہر وقت اور کہین کلیسیا کی ضروریات کے رفع کرنے کے لئے
وہ وافی و کافی ہے مگر سات کیون ؟ پہلا جواب تو یہہ ہے کہ سات کلیسیاؤن کو یہہ کتاب لکہی گئی مگر خصوصاً
یہہ کہ بائبل مین سات کاملیت کا نشان ہے اس مین اشارہ ہے ذکریاہ ۴ باب ۱۰ آیت کی طرف
جہان خدا کی سات آنکہون کا ذکر ہے اور ۴ باب ۶ - آیت مین خدا کی روح کا ذکر ہے یعنے وہ سات آنکہین
اور خدا کی روح ایک ہی ہے اور اُنکے سیر کرنیکا سبب ۲ تواریخ ۱۶ باب ۹ - آیت مین مذکور ہے کہ خدا کی
آنکہین اسلئے دوڑتی پہرتی ہین کہ اپنے متوکلون کی مدد کرین ۔

(۵) (اور یسوع مسیح سے جو ایمان دار اور سچا گواہ ہے) اگرچہ یہہ صفت ادنی تو معلوم ہوتی
ہے مگر خود مسیح اس صفت کو نسبتاً پسند کرتا تہا - جیسا پیلاطس کو کہا کہ مین اسلئے آیا کہ حق پر گواہی
دون یوحنا ۱۸ باب ۳۷ - آیت اور یوحنا ۳ باب ۱۱ - آیت مین نیقودیمس سے کہا کہ جو کچہ ہم نے دیکہا اور جانا
اس پر گواہی دیتے ہین اسکی اصل جگہہ یسعیاہ ۵۵ باب ۴ - آیت ہی اسمین گواہ اور رہنما مذکور ہوا ہے وہان
مذکور ہوئے ہین جیسا خود مسیح نے کہا کہ مین گواہ بہی ہون اور بادشاہ بہی ہون اور سیاست بہی شاہانہ
سرزمین کا سر کہا ہے جسکی اصل جگہہ ۸۹ زبور کی ۲۷ - آیت ہے جو داؤد کی نسل کے لئے کہا گیا مگر اُسکی
نسل کا پہل مسیح تہا - مُردون مین پلوٹہا جیسے کلسیے ۱ باب ۱۸ - آیت مین مذکور ہے ۔

ان تین مذکورہ بالا باتون سے یہہ تسلی ملتی ہے کہ جو کچہ اُس نے کہا سب کامل یقین اور بہروسیکے ساتھ
ایمان لا سکتے ہین کیونکہ وہ سچا گواہ ہے جسکی بات باطل نہین ہو سکتی پہر چونکہ کلیسیا [illegible]
مین [illegible] ہو تو بہی اسکے ساتہ [illegible] کہ وہ مردون مین [illegible]

ہی سخت مقابلہ کیون نکرین اور ستاوین پر اُسکو کچہہ خطرہ نہین ہے کیونکہ اُس کا بادشاہ تمام شاہان زمین کا سردار ہے +

(جسنی ہمسین پیار کیا ہی) وہ ابتک بہی ہمکو پیار کرتا ہے اور محفوظ رکہتا ہی پس اگر ہم نا امید ہوین تو ہم اسکی محبت پر شک کرتا ہے۔ کیون نا اُمید ہووین یا شک لاوین کیا وہ اسکو چہوڑیگا جسکو اُس نے [illegible] ہے +

(۶) (ہمکو بادشاہ اور کاہن بنایا ہی) یعنی ہمکو اپنے خدا اور باپ کے لئے بادشاہ اور کاہن بنایا۔ اصل مین یہی عبارت ہے [illegible] ہم اگر ہم اپنے پر نظر کرین تو شک لا سکتے ہین۔ مگر چونکہ وہ سچا کلام ہے اسلئے ہم اِس ہماری بات کو بہی اپنے حق مین سچ مان سکتے ہین اور ایسے جلال اور بندگی کی امید مین خوش ہو سکتے ہین پہر اِس بادشاہت اور کہانت کے دو وجہ ہین +

(اوّل) تو اب ہم کاہن اور بادشاہ ہین +

(دوم) ہم پوری طور سے اُس جلال مین بہی ہونگے بشرطیکہ اسکے انتظار مین قایم رہین +

(۷) (دیکہو وہ بادلون کے ساتہہ الخ) جیسا کہ متی ۲۴ باب ۳۰ آیت اور دانیال ۷ باب ۱۳ آیت اور ذکریا ۱۲ باب ۱۰ آیت مین ذکر ہی دانیال مین اسی بات کی پیشین گوئی کی گئی جسکا ذکر مین یوحنا عمل بہی بیان کرتا ہی یعنے مسیح کی دوسری آمد کی پیشین گوئی مگر ذکریا ۱۲ باب ۱۰ آیت کی پیشین گوئی مسیح کی دونون آمدون کی بابت ہی جیسا کہ خود یوحنا نے ۱۹ باب ۳۷ آیت مین ذکر کیا کہ مسیح کی موت سے ذکریا کی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی۔ چنانچہ لوقا ۲۳ باب ۴۸ آیت مین کہا ہے سب لوگ وغیرہ چہاتی پیٹتے پہرے اور جب پطرس رسول نے یہودیون کو کہا کہ جسکو تم نے صلیب پر کہینچا وہ خدا کا مسیح ہے تو وہ دلون مین [illegible] اُس وقت اور ہر زمانہ مین ایسی ہی کچہ توبہ شروع ہوتی ہے کہ ہم اپنے گناہون سے خدا کے بیٹے کو چہیدا وغیرہ ذکریا مین صرف اتنا ذکر ہے کہ جسی انہون نے چہیدا مگر یوحنا کہتا ہے کہ ہر ایک آنکہ الخ یعنے سب دیکہینگے جنہون نے اوسے چہیدا۔ اور یہ بہی کہ جہان ازواج المسیح ایسی تہی کہ اگر وہ وہان ہوتے تو ضرور چہیدتے یعنی وہ سزا ہم بہی انکو چہیدنے مین شریک ہین۔ (سب قومین چہاتی پیٹینگی) انکا مطلب یہ نہین ہے کہ سب [illegible]

جیسا مذکور ہوا ✚

بادلوں کے ساتھ (بادل اکثر غضب کا نشان ہیں یعنے وہ غضب کے ساتھ منکروں پر گرتا ہے چنانچہ زبور میں مذکور ہے کہ خداوند بادلوں پر سوار ہو کر آیا پھر یسعیاہ ۱۹ باب ۱ آیت میں بھی ایسا ہی ذکر کیا ہے ✚

... آخر میں بھی ہوں یعنے ابتدا ... یعنے آج کا کہ اگر یہ ... توبہ ... امید رکھ کر نہ ... کا ہونے پر ... کہتا ہوں کہ تو ... ہوگا ✚

۹ ویں آیت سے ۲۰ آیت تک کا خلاصہ

ان میں مسیح اپنے تئیں یوحنا پر ظاہر کرتا ہے اور جب کہ اُن خطوں میں ناتائبوں کو ڈرانا اور اُسونت اور مضطرب لوگوں کو دلاسا دینا مذکور ہے ویسا ہی ان آیات میں بھی ذکر ہوا ہے ✚

(۹) میں یوحنا رسول کا یہ کہنا دانیل نبی کے دستور کے موافق ہے چنانچہ دانیل بار بار کہتا ہے کہ میں دانیل الخ اور کسی نبی کا یہ دستور نہیں ہے۔ اور اپنے خطوں میں تو رسول نے اپنے تئیں اُنکا باپ اور استاد کہا مگر یہاں اپنے تئیں انکا بھائی کہتا ہے اسکا باعث یہ ہوگا کہ یہ صحیفہ محض الہام سے لکھا گیا ہے۔ اور اس الہام میں کچھ عقل کا دخل نہیں ہے اسلئے اُسنے بھائی کہا۔ ماسوا اسکے بھائی کہنے میں شراکت زیادہ صراحتاً ظاہر پاتی ہے جیسا کہ باپ میں نہیں۔ رسول یہاں تین نوع کی شراکت کا بیان کرتا ہے ✚

اوّل مسیح کی دکھ میں شراکت (دوم) اُسکی بادشاہت میں (سوم) اُسکی برداشت یعنے صبر میں شراکت ۱ عبرانیوں ۲ باب ۲۲ آیت میں بھی ایسا ہی مذکور ہوا۔ صبر کو تکلیف مصیبت اور بادشاہت کے بعد بیان کیا اسکا سبب یہ ہے کہ مصیبت کا پھل تو بادشاہت ہے جو سب ہم کو ملیگی مگر اُسکے حصول کے پیشتر صبر کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ اور اگر صبر نہ کریں تو کچھ بھی نہیں ملنے کا۔ مسیح نے کہ مصیبت ہوگی کیا سبب ہے یہ ہے جسکا ذکر اعمال کے ۱۴ باب ۲۲ آیت میں آیا ہے کہ ...

جو خود مسیح نے اُٹھائے اُسکے دُکھ مین بلکہ کلیسیا کے دُکھ بھی مسیح کے دُکھ ہین کیونکہ مسیح کلیسیا [illegible] اور جو دُکھ کلیسیا پر آتے ہین اُسنے اُسکو دُکھ ہوتا ہے جیسا کہ ساؤل ستاتا تو کلیسیا کو تھا پر خداوند نے کہا تو مجھے کیون ستاتا ہے اور یہہ مسیح کے بدن یعنے کلیسیا کے دُکھ تب تک ہوتے رہینگے جب تک کہ خداوند پہر نہ آوے اور ہر ایک مسیحی آدمی [illegible] اُسکے [illegible] [illegible] خادم تہا اسلیئے وہ کلیسیون [illegible]

[illegible] ہوا [illegible]

[illegible] مسیح کا [illegible] اٹھاتی ہے تاکہ کمال تک پہونچے اور ویسا ہی [illegible] صبر کرتی ہے جیسا کہ مسیح نے کیا کیونکہ کلیسیا اسکا بدن ہے (مین اُس ٹاپو مین ہوا) یعنے نہ بہیجا گیا اور نہ پہنچایا گیا بلکہ خدا کی ایسی مرضی ہوئی کہ ایسے حالات مین مین وہان ہوا +

(پتموس) معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مشہور جگہہ نہ تہی کیونکہ پہلے تو رسول نے کہا کہ وہ ایک جزیرہ ہی اور ساتھہ ہی یہہ بہی کہا کہ وہ یہہ کہلاتا ہے یعنے غیر مشہور +

(خدا کی کلام اور یسوع مسیح کی گواہی کے سبب) دیکہو دوسری آیت کو +

(۱۰) (مین روح مین آگیا) روح مین آنے کا مطلب یہہ ہے کہ آدمی کی روح کے سامہنے دنیا کا ظاہری حال غائب ہوجاے گویا اُسکی آنکہہ اُسکی طرف سے بند ہوجاے اور آسمانی باتون کا منکشاف اُسکی روح پر ہوجاے اور اُسکی آنکہہ صرف اُنہین باتون کی طرف کہولی جاوے +

(خداوند کے دن) ایسا محاورہ اور کہین نہین ملتا ہے مگر ایک پرانی مشہور روایت متواتر چلی آتی ہے کہ اتوار کا دن خداوند کا دن کہلاتا ہے اور اسی باب مین مسیح کے جی اُٹھنے کا دو دفعہ ذکر ہے یعنے ۵ اور ۱۸ آیات مین جس کے سبب اور بہی زیادہ گمان غالب ہوتا ہے کہ وہی دن ہے یعنے اتوار مگر بعض سمجھتے ہین کہ نہ صرف عام اتوار بلکہ مسیح کے جی اُٹھنے کا خاص اتوار تہا کیونکہ قدیم سے کلیسیا مین [illegible] مسیح کے جی اُٹھنے کی یادگاری کے دن کو بہی خداوند کا دن کہتے تھے [illegible] بیشک کلیسیا [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

(۱۰) قرنا کی سی) بہلی آواز اس لئے ہوئی کہ اگر پہلے پہلے یکبارگی یوحنا صاحب بیہوش ہو گیا اور ڈر گیا تھا پہر
شنید کی تاب باقی نہ رہتی تاس لئے اِس آواز نے سُننے کے لئے اسکو متنبہ کیا ۔
(نرسنگہ کی سی آواز) بنی اسرائیل میں یہہ دستور تہا کہ جب لوگوں کو کچہ کہنا یا سنانا چاہتے تھے تو نرسنگہ
بجا کے سب اسرائیل کو جمع کرتے تہے گنتی کے ۱۰ باب میں ویسا ہی لکہا ہے چونکہ خداوند اپنی کلیسیا
کو کچہ کہنا چاہتا ہے اسلئے نرسنگہ کی آواز ہوتی ہے ۔

[illegible]

سلسلہ سے وہاں جا سکتا ہے [illegible]
جاوے تو سمرنا اور پرگامس اسکے راستہ میں ملیگا اور اگر وہاں سے ہوکر جنوب اور مشرق کی طرف
چلا جائے تو باقی چار شہر اسی سلسلہ سے ملینگے ۔

(۱۲) اور میں دیکہنے کے لئے کہ کسکی آواز ہے پہرا تو پہرتے ہی سات شمعدانوں کو دیکہا اور بعد ازاں ۱۳ ۔ آیت
میں مرقوم ہے اُس نے مسیح کو دیکہا ۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ رسول نے پہلے کلیسیا ہی کو دیکہا نہ مسیح کو کیونکہ کلیسیا ایک گہر
ہے جسمیں مسیح رہتا ہے اور اُسی میں بیچ اپنا ظہور کرتا ہے تو دیکہنے والے کو پہلے گہر ہی نظر آویگا اور بعد ازاں
جو اُسمیں رہتا ہے اور اِس سے مسیح کی نسبت اور تعلق کلیسیا کے ساتہہ بخوبی ظاہر ہوتی ہے ۔
(سات شمعدان) یہہ خروج ۲۵ باب سے علاقہ رکہتا ہے وہاں شمعدان کا ذکر ہے جو پاک خیمہ میں
رکہا گیا تہا اور زکریاہ ۴ باب ۲ ۔ آیت میں سات شاخہ شمعدان کی تشبیہ ہے جس سے وہاں مراد کلیسیا ہے
تو کیا سبب ہے کہ کل کلیسیا جو ایک ہے اسکو سات شمعدانوں سے تشبیہ دیجاتی ہے ۔ اسکا جواب یہہ ہے کہ
شمعدان کل کلیسیا کی تشبیہ نہیں بلکہ صرف اُن سات کلیسیاؤں کی تشبیہ ہیں جنکو یہہ خط لکہے گئے ۔
(۲) [illegible] مسیح کی پہلی آمد کے پیشتر تو کلیسیا کا ایسا حال تہا کہ وہ ایک ہی جگہہ اور ایک ہی قوم میں
تہا مسیح کی آمد کے بعد ایسا حال نہیں بلکہ البتہ کلیسیا تو ایک ہی ہے مگر مختلف جگہوں میں حال [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یہہ کاملیت کا نشان ہے سو مطلب ہے کہ اگر کلیسیا اُن کو تو دیکھا مگر کل اور تمام کلیسیا کو بھی ہر جگہ
(۱۳) (ابن آدم) اِسکا اصل مقام دانیل ۷ باب ۱۳ و ۱۴ آیات مین ہے - اور یہہ جو رسول نے کہا ابن آدم
کا سا تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نہ صرف ابن آدم تھا بلکہ کچھہ اور بھی تھا - اور (پاؤن تک لمبی
پوشاک) نہ صرف کاہنون کا لباس تھا - بلکہ بادشاہون کی پوشاک بھی ہے اور جب یسعیاہ نبی نے
۶ باب ۱ آیت مین رویا دیکھا تو یہوواہ کو ایسی ہی پوشاک سے ملبّس دیکھا (سونہلا سینہ بند) جو سینے
پر بندھا تھا اسکا ٹھیک مطلب تو معلوم نہین ہے مگر شاید حشمت و جلال کا نشان تھا ✦

(۱۴) اسکا سر اور بال نہ صرف سفید تھے بلکہ چمکنے والے بھی تھے یعنے جلیل اور اسکی آنکھین آگ کے شعلہ
کی مانند تھین جو خوبصورتی کے لئے نہین بلکہ خوفناکی اور مہابت کے لئے ہین گویا کہ وہ انکو اپنی نگاہون
ہی سے ہلاک کر سکتا ہے ۱۹ باب ۱۲ - آیت مین جو مسیح کے شبیہ نظر آئی تھی اسکا مطلب بھی یہی ہے
کہ وہ اپنی کلیسیا کے دشمنون کے ہلاک کرنے کے لئے تیار اور مستعد ہے اور نہ صرف اُن دشمنون کو جو باہر
ہین بلکہ یہان اسکا مطلب ہے کہ وہ بھی جو کلیسیا مین تو ہین پر باہر والون کے کام کرتے ہین چنانچہ پرانے
عہدنامہ مین بنی اسرائیل مین بعض اسیطرح دشمن کے طور پر ذکر ہوئے اور اُنکی ہلاکت بھی انکو پہنچی

(۱۵) (اُسکے پاؤن تائے ہوئے پیتل کی مانند) یہہ اس بات کا نشان ہے کہ وہ اپنے دشمنون کو
کچل کے اور پامال کرکے ہلاک کرتا ہے اور اسیطرح اپنے اعدا کو اپنے پاؤن تلے روندتا ہے جیسا کوئی
جلتے پیتل سے کسی چیز کو روندے اور اُسکی آواز ایسی تھی جیسے بڑے پانیون کی آواز جیسے ۹۳ زبور کی
۳ و ۴ آیات مین آیا ہے - اور یہہ اُسیکی آواز ہے جس نے بڑے پانیون کی آواز کو تھما دیا ✦

(۱۶) (اسکے دہنے ہاتھ مین سات ستارے ہین) یہ اسنے عہدنامہ مین ستارہ بزرگ
حاکمون اور سردارون کا نشان ہے - اور دہنے ہاتھہ سے دو باتین نکلتی ہین (۱) یہہ کہ اگر اسکے خادم
اُس سے بیوفائی کرین تو انکی سزا سے انہین کون چھوڑا سکیگا کیونکہ وہ تو اسی کے ہاتھہ مین اور
اسکے قبضہ اور اختیار مین ہین (۲) یہہ کہ اگر وے امانتدار اور وفادار رہین تو کون انہین
اُسکے ہاتھ سے چھین لے سکتا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ ان سات ستارون کو یوحنا نے مسیح کے ہاتھ
مین ایک لڑی کی طرح پروئی ہوئی دیکھا (اُسکے منہ سے دو دہاری تلوار نکلتی تھی)
جسے ہم انکو عبرانی ۴ باب ۱۲ آیت سے مقابلہ کرتے ہین تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہہ دو دہاری تلوار

مسیح کا کلام ہے جو اُسکے منہ سے نکلتا ہے۔ اِس دو دہاری تلوار کے دو کام ہیں (۱) یہہ کہ جو اُسکو مانتے اور قبول کرتے ہیں ان کے دلوں کے سب پوشیدہ اور پنہانی خیالات اون پر ظاہر کرتی اور انکو دکہاتی ہے (۲) یہہ کہ جو اُسکو نہیں مانتے ہیں اُنکی وہ ہلاکت کا باعث ہے جیسا خود مسیح نے فرمایا کہ جو میں نے کہا وہی کلام آخری دن الخ یوحنا ۱۲ باب ۴۸ آیت اُسکی اصل یسعیاہ ۴۹ باب ۲ آیت میں ہے ✣

(اُسکا چہرہ آفتاب سا) اور نبیوں کو جب الہام ہوا تو مسیح کی صورت اُنکو ایسی دکہائی دی جیسی بادلوں سے ڈہنپا ہوا آفتاب مگر یوحنا رسول کو مسیح کا چہرہ جلالی نظر آیا اسکا سبب یہہ ہے کہ اِس کتاب کا الہام خالص الہام ہے۔ جیسا مذکور ہوا اور اِس سے یہہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے بندوں کو پورے جلال میں دکہائی دیگا ✣

ستارے تو کلیسیا کے سردار ہیں مگر مسیح اُنسے ایسا مقدم ہے جیسا سورج ستاروں سے مقدم ہے ✣

(۱۷) (میں دیکھکر ڈر گیا) معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا فی الحقیقت گر گیا اور بیہوش ہو گیا۔ (میں مردہ سا ہو گیا) اس جملہ کی تفسیر یوحنا ۱ باب ۸ آیت میں پائی جاتی ہے۔ اگر اُس میں گناہ نہ ہوتا تو کیوں اپنے خداوند کو دیکھکر ڈر جاتا جو اُسکا ایسا پیارا تہا اور جسکی گود میں وہ ہمیشہ رہا کرتا تہا الغرض وہ اپنے موت کے دن تک اپنی تئیں گنہگار جانتا تہا۔ اور اسیطرح سے یسعیاہ اور خرقیل اور دانیل بہی خدا کو دیکھکر گر پڑے یسعیاہ ۶ باب ۱ آیت خرقیل ۱ باب ۲۸ آیت دانیل ۸ باب ۱۷ و ۱۸ آیتیں اور ۱۰ باب ۷ آیت اور جس نے اس دنیا میں مجسم ہوکے اپنا دہنا ہاتھ بڑہا کر بہت سے مریضوں کو چنگا کیا اور کمزوروں کو قوت دی اور بار بار اپنے شاگردوں کو کہا کہ مت ڈرو ویسا ہی اب اپنے شاگرد یوحنا کو کہتا ہے کہ مت ڈر خصوصاً متی ۱۴ باب ۲۷ آیت سے اُسکا مقابلہ کرنا چاہئے۔ البتہ مسیح کی یہہ صورت تو مہیب تہی مگر مسیح کہتا ہے مت ڈر تو اسکا سبب یہہ ہوگا کہ اُسکی صورت ایسی تہی کہ جو اُس سے ڈرتے ہیں اُنہیں وہ اماں دے اور جو نہیں ڈرتے ہیں انکو ڈراوے۔ چنانچہ متی ۲۸ باب ۴ و ۵ آیات میں فرشتہ کہتا ہے کہ اور ڈریں تو ڈریں پر تم کو نہیں ڈرنا چاہئے کیونکہ تم تو مسیح کو ڈہونڈہتی ہو ✣

[illegible] یعنی میں ہی اپنے میں زندگی رکہتا ہوں اور میں ہی [illegible]

پست حال ہو گیا تھا سو توبہ کر ورنہ میں بھی اُس کلیسیا ہی سا جانتا ہوں جو پست حال سے تیقن جانے گرا
ہی بچ جائیگی اور ہمیشہ ایسی پست حال نہ بنیگی (شاقل اور وقت کی کنجیاں الخ) یعنے اختیار کر
دیا ہے اسلئے میں اپنے دشمنوں سے ضرور بدلہ لونگا اور اُنہیں بند کر دونگا اور اپنے لوگوں کو جو اسمیں
جانے نہ دونگا بلکہ اُنہیں رہائی بھی دونگا ؞

۱۹) (لکھ) یعنے وہ حلیہ جو تو نے ۱۲ سے ۱۸ آیات تک دیکھا اُسکو قلمبند کر (جو باتیں ہیں)
گذشتہ زمانہ کے انبیا کا بھی یہہ کام تھا۔ کہ وے نہ صرف نبوت کرتے تھے بلکہ اُس حالت کو بھی بیان
کرتے تھے جو اس وقت کلیسیا کی تھی ویسا ہی یہاں حکم ہوتا ہے کہ کلیسیا کو اپنی اُس حالت سے آگاہی
بخشے جو فی الحال اُسکی ہے۔ اور اُسکے کام اُس سے بیان کرے مثلاً ۳ باب ۱۷ آیت میں لاؤدیکیا
کا فرشتہ کہتا ہے کہ میں دولتمند ہوں پر مسیح کہتا ہے کہ نہیں تو غریب ہے پر تو نہیں جانتا (جو
ہونیوالی ہیں) یعنے جو وعدے اور وعید اُنہیں سات کلیسیاؤں کی بابت ہیں۔ اور جو اسی
کتاب میں مذکور ہیں وہی یہاں ہونیوالی باتیں کہلاتی ہیں بعض خیال کرتے ہیں کہ (جو باتیں ہیں) یہہ
اُن سات کلیسیاؤں کا احوال ہے جو ان خطوں میں مندرج ہے اور (جو ہونیوالی ہیں) سو ان خطوں کے
سوا باقی کتاب ہے مگر یہہ درست نہیں کیونکہ ایک تو یہہ الفاظ مکاشفہ کے اُس حصہ کے بیچ پائے جاتے ہیں جسمیں
صرف ساتوں کلیسیاؤں کا ذکر ہے اور دوم یہہ کہ ۲۰ آیت اور یا کسی ایسے لفظ کے وسیلہ سے ان مذکورہ الفاظ
کے ساتھ ملائی نہیں گئی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سات ستاروں کے بھید میں وہ باتیں شامل ہیں جو ہونیوالی ہیں ؞

۲۰) (سات ستارے سات فرشتگان ہیں) انکی بابت تین رائیں ہیں (۱) یہہ کہ فرشتگان ہیں جو آسمان
پر ہیں جنکا دانیل ۱۰ باب ۱۳ اور ۲۰ آیتوں میں ذکر آیا ہے اس سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ متفرق قوموں کے
لئے متفرق فرشتگان ہیں اسیطرح سے متفرق کلیسیاؤں کے لئے متفرق فرشتگان ہیں جو اُن کے
لئے مقرر کئے گئے۔ مگر اس رائے کی تردید کی یہہ دلیل ہے کہ یہاں فرشتگان کا ذکر نہیں ہو سکتا کیونکہ
ان فرشتوں کو تو کہا جاتا ہے کہ تم توبہ کرو اور مرتے دم تک قایم رہو سو ان دونوں باتوں میں
سے کوئی بات آسمانی فرشتوں سے متعلق نہیں آتی ہو سکتا یا فرشتگی جو آگاہی کرے وہ آسمانی فرشتے [illegible]
(۲) یہہ کہ یہہ سات فرشتگان اپنے لفظوں کے مطابق سات قاصد ہیں جو سات کلیسیاؤں کی طرف سے
[illegible]

یہانتک جماعت کی طرف سے عبادتخانہ مین ایک شخص مقرر کیا جاتا تہا جسکو شلیح صبور جسکے
معنی ہین جماعت کا قاصد کہتے دیکہو لیالز ۳۱ ۵ ۹ ۳ ۶ صفحے تہے یہہ شخص عبادتخانہ مین چہوٹا عہدہ دار
ہوتا تہا اسکی تردید یہہ ہے کہ اول تو کچہہ پتا نہین ہے کہ ایسا عہدہ کلیسیا مین کبہی مقرر ہوا اسکے
سوا یہہ بات بہی ممکن نہین معلوم ہوتی کہ کلیسیا کے ایسے چہوٹے عہدہ دار کے نام خط لکہا جاوے
دوسری تردید یہہ ہے چونکہ یہہ شخص آسمانی فرشتہ کے نام سے کہلائے ہین اسلئے انسان کے بہیجے
ہوئے نہین ہوسکتے بلکہ خدا کے کسی نہ کسی طرح کے پیغمبر ہونگے +

(۳) یہہ کہ یہہ فرشتگان کلیسیاؤن کے خادم الدین ہین جنکو ہم لوگ اسقف کہتے ہین - اور وہ
فرشتے اسلئے کہلاتے ہین تاکہ معلوم ہو کہ وہ خدا کی طرف سے اُسکی کلیسیا کی خدمت کے لئے مقرر کئے
گئے ہین اور اس رائے سے ایک بات اور بہی نکلتی ہے کہ خادم الدین نہ صرف کلیسیا کی طرف سے
مقرر کیا جاتا ہے بلکہ خدا کی طرف سے وہ کلیسیا کی خدمت کرنیکو بہیجا جاتا ہے اور یہہ رائے کہ انکا
تقرر صرف کلیسیا ہی کیطرف سے ہونا چاہئے درست نہین کیونکہ پولوس نے افسیون کے خط
مین لکہا کہ مسیح نے خادم الدینون کا انتظام کلیسیا کو دیا ان خطون مین یہہ بات بہی قابل لحاظ کے
ہے کہ یہہ خطوط نہ صرف فرشتگان کیطرف لکہے جاتے ہین بلکہ انکی کلیسیا بہی اُن کے ساتہہ شامل کیجاتی
ہے گویا دونونکا حال ایک ہی ہے یعنے جبکہ کلیسیا کی خوبی کا بیان ہوتا ہے تو اسکا فرشتہ بہی اسمین
شریک سمجہا جاتا ہے اور جب برائی کا بیان ہوتا ہے تو بہی دونون اسمین شامل ہوتے ہین
اور عبرانی ۱۳ باب ۱۷ آیت مین بہی خادم الدین اور کلیسیا کے علاقہ کا ذکر ہے کہ خادم الدین
کلیسیا کے محافظ ہین اور اُنکے جوابدہی اُنکے ذمہ ہے اسلئے اُنکو چاہئے کہ وے جاگتے رہین
اور کلیسیا کو ضرور ہے کہ اپنے ناظرون کی پیروی کرتے رہے +

دوسرا باب

پہلے یہان اُن سات خطون کا خلاصہ کیا جاتا ہے ان مین پہلا خط افسس کی کلیسیا کے نام ہے

ہر کلیسیا کے فرشتہ کو (۲ : ۱۰) [illegible] کاتب [illegible] کے فرشتہ کو نصیحت کیجاتی ہے اور پھر ایک نصیحت میں [illegible] ہیں [illegible] اور اسکا حال بیان کیا جاتا ہے کہ وہ کیسا ہے (۲) توبہ یا استقامت کی نصیحت دی جاتی ہے (۳) یہہ کہا جاتا ہے کہ خداوند مسیح سے کیا کریگا (۴) یہہ کہ غالب کو ایک وعدہ دیا جاتا ہے جس وعدہ کے ساتھہ ہمیشہ یہہ الفاظ کہے جاتے ہیں کہ جس کے کان ہون سنے کہ روح کلیسیا کو کیا کہتی ہے

ان سات کلیسیاؤن مین سے دو کلیسیاؤن کا حال بہت اچھا تھا یعنے سمرنا اور فلدلفیا کی کلیسیاؤن کا اور دو کا حال بہت برا تھا یعنے ساردس اور لاؤدیقیا کے کلیسیاؤن کا۔ اور باقی تین کا حال قدرے اچھا اور قدرے برا تھا۔ یعنے افسس پرگامس اور تھواتیرا کا لیکن ان کے حال مین بہی فرق ہے ٭

ان سات کلیسیاؤن کے مختلف حالات سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہہ کلیسیائین کل روے زمین کے کلیسیاؤن کے لئے نمونہ بن گئین۔ کہ کوئی کلیسیا ایسی نہین بلکہ کوئی مقدس بہی ایسا نہین ہوگا کہ جسکا حال ان ساتون کلیسیاؤن سے کسی ایک کے موافق نہو اور وہ اسکو اپنے حالات کا عکس نہ بنا سکے ٭

ان سات خطون کے بعد اور جن چیزون کا ذکر ہے سو سات سات ہین اور انکے بیان کا قاعدہ ہے کہ پہلے اُن مین سے چار کا بیان ہوتا ہے اور پہر تین کا۔ مگر ان خطون کے بیان کا طریقہ اُنکے برعکس ہے کہ پہلے تین کا بیان ہوا پہر چار کا اور ان چار کی تقسیم بہی پہلے تین کے موافق ہوتی ہے مگر تہوڑا اختلاف ہے کہ پہلے [illegible] جسکے کان [illegible] پہلے [illegible] اور پیچہے [illegible] باقی [illegible] انکے برعکس پہلے [illegible] اور پہر پیچہے جسکے کان ہون وغیرہ ٭

جو باتین ان سات خطون مین ہین انکا مفصل بیان باقی کل کتاب مین پایا جاتا ہے حتیٰکہ اگر صرف یہی خطوط ہمارے پاس موجود ہوتے تو کبہی انکا کل مطلب مفہوم نہ ہوتا۔ سو ان خطون مین جو بات اشارتاً کی گئی اُسکا مفصل بیان دوسری جگہہ کیا گیا ہے۔

خط اول باہل افسس

۱ ، چونکہ یہہ پہلا خط ہے جسمین خداوند مسیح اپنا بیان ایسا کرتا ہے جو ساتون سے متعلق کہتا ہے (ساتون ستارون کو پکڑے رہتا ہی) باب ۱۔ ۱۶ آیت مین صرف کہا ہے (رکہتا ہی) اگر بیان نہایت تاکید اور زور سے کہتا ہے کہ پکڑے رہتا ہے اسیطرح اباب ۱۔ ۱۳ آیت مین ساتون شمعدانون مین وکہائی دیا مگر بیان نہ صرف یہہ کہ اُن مین ہے بلکہ اُن مین چلتا پھرتا ہے اس سے یہہ مطلب نکلتا ہے کہ وہ اپنی کلیساؤن مین نہ صرف موجود ہے بلکہ اُنہین کام بہی کرتا ہی ہرایک کے پاس جاتا ہے اور اُسکے کام کو دیکہتا ہے اور ہرایک کے نزدیک ہوتا ہی +

خداوند اس خط مین پہلے اُنہین باتون کا ذکر کرتا ہے جو اچہے اور قابل تعریف ہین اور نہ صرف عموماً ذکر کرتا ہے۔ بلکہ طوالت کے ساتہہ انکا بیان بہی کرتا ہے یعنے ۲ و ۳۔ آیات مین یہہ طوالت اس لئے نہین ہے کہ کلیسیا اپنی تعریف کو سنکر غافل ہوجائے بلکہ اس لئے کہ ملامت سننے کے لئے وہ تیار ہوجائے اور اِس بات کو بہی بخوبی جان لیوے کہ وہ بیجے سختی سے ملامت نہین کرتا ہے بلکہ سچائی سے ملامت کرتا ہی جو اس کلیسیا مین جو اچہی باتین تہین انکا مجملاً بیان ۲۔ آیت مین یون ہوا ہے کہ وہ انکو اونہون کے کام سے دشمنی کرتی تہی۔ اور دوسری آیت مین اسبات کا مفصل بیان ہے کہ کلیسیا اور اُسکا اسقف اسطرح اُن سے دشمنی کرتا تہا یعنے وہ انکی برداشت نہین کرتا تہا بلکہ اُن کو جہٹلاتا تہا۔ اور تیسری آیت مین خداوند کہتا ہے کہ اس کام کے کرنے مین نہ صرف وہ یہہ کرتا تہا کہ انکو جہٹلائے بلکہ اُسمین انکو بہت دُکہ اور تکلیف بہی ملتی تہی۔ اور اس دُکہ کی وہ برداشت کرتا تہا۔ الغرض دوسری اور تیسری اور ۲ وین آیات مین ایک ہی بات کا بیان ہے پہلے ۲۔ آیت مین دل کا کام بیان ہوا کہ وہ اُنسے دشمنی کرتا تہا۔ اور اُسکا نتیجہ دوسری آیت مین ہے کہ وہ انکو جہٹلاتا تہا اور پہر تیسری مین اس کا بہی نتیجہ ہے کہ اُس کام کے کرنے سے اُسکو دُکہ ہوتا تہا +

اب ذرہ اس باتکو دریافت کرین کہ نیکو لائیتی کون تھے؟ بعض نے سمجہا کہ چہار
۶ باب ۵ آئت مین جو سات خادمون کا ذکر ہے اُنمین ایک نیکولس تہے اور یہہ لوگ اُسے
نیکولا کے پیرو ہوئے مگر یہہ راے بالکل بے ثبوت ہے اور بے ثبوت اسبات کو ماننا نہایت
مشکل ہے کہ ایسا نیک آدمی جو کلیسیا سے ایک خاص کام کے لئے چُنا گیا۔ ایسا خراب ہو گیا کہ
ایسے بڑے فرقہ کا بانی ہو گیا ۔

البتہ غالباً یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یونانیون مین کوئی شخص بنام نیکولا ہو گا وہ اس فرقہ
کا بانی ہوا اور یونانیون مین یہہ نام مشہور تہا۔ مگر ۲ باب ۱۴ اور ۱۵ آیات کے مقابلہ سے یہہ بات
معلوم ہوتی ہے کہ یہہ دونو فرقے ایک دوسرے سے تعلق رکہتے تہے اس لحاظ سے ہوسکتا ہے کہ یہہ نام
تمثیلی ہو یعنے بلعام کا یونانی ترجمہ جیسے اس کتاب کا یہہ دستور ہے کہ عبرانی لفظ کا یونانی ترجمہ
ہو بلعام دو عبرانی الفاظ کا مرکب ہے یعنے בלע اور עם کا בלע کے معنے
ہے نگلنا یا ہلاک کرنا اور עם کے معنے ہے اُمت اور جب واحد ہو تو مطلب ہے خدا کی اُمت
سو اس نام کا مطلب ہوا اُمت کا نگلنے والا یا ہلاک کرنیوالا۔ چنانچہ بلعام نے اپنے نام کے مقصد
کو کچھہ حاصل ہی کیا۔ اسیطرح نیکولا یونانی نام بہی دو یونانی الفاظ سے مرکب ہے νικάω
یعنے جیتنا اور λαός یعنے اُمت یعنی اُمت کا جیتنے والا البتہ بلعام کا نیکولا ٹہیک ترجمہ نہین مگر قریب قریب
ہے اور ٹہیک ترجمہ نکرنیکا شائد یہہ سبب ہو گا کہ نیکولا نامی شخص یونانیون مین بہت تہے۔
پس نیکولائیتون کا مطلب ہو گا نیکولا یعنے بلعام کے پیرو۔ اور یہہ لوگ خدا کی کلیسیا کو بالکل برباد
کرنا چاہتے تہے اور ان کے برباد کرنے کا ڈہنگ ٹہیک بلعام کا سا تہا یعنے انکا یہہ مطلب تہا۔
کہ کلیسیا اور غیر مذہب کے بیچ جو حد ہے اُسکو توڑ ڈالین اور غیر مذہب اور کلیسیا کو باہم ملا دیوین
اور غیر مذہب کی نجاستون سے کلیسیا کو آلودہ کرین۔ اُسوقت یہودیون کیطرف سے کلیسیا کو کچھہ
خطرہ باقی نرہا تہا جیسا کہ پولوس رسول اپنے خطون مین یہودی غلطیات کا مقابلہ کرتا ہے مگر
اسوقت خصوصاً غیر مذہب والون سے کلیسیا کو زیادہ خطرہ تہا۔ کہ مبادا اُنکی خرابیان کلیسیا مین گہس آوین۔
(۲) یہان صبر کا مطلب ہی کام کرنے مین صبر۔ اور تیسری آئت مین صبر کا مطلب ہی دکہہ سہنے کا صبر۔ یعنے
کام کرنے مین صبر سے یہہ مطلب ہی کہ تو اول سے آزمائش مین صبر کے ساتھہ بلا ناغہ لگا رہا اور دکہہ سہنے کا صبر سے یہہ مطلب

یہ جب دکھہ ہوا تو نے صبر سے اُسکی برداشت کی اور لفظ برداشت بہی ان آیات مین مختلف معنون
مین مستعمل ہوا ہے۔ یعنے دوسری آیت مین برداشت کا مطلب ہے۔ اُن کی برائیون
سے غافل اور بے فکر رہنا پس خداوند اس کلیسیا کے فرشتہ کو فرماتا ہے کہ تو نے انکی برداشت
نہ کی یعنے اُنکے احوال سے غافل نہ رہا بلکہ انکو صبر کے ساتھہ آزماتا رہا۔ یہہ تیرا کام قابل
تعریف کے ہے اور تیسری آیت مین برداشت کا مطلب ہے دکھہ مین برداشت کرنا اور
[illegible] برداشت تحسین کے قابل ہے۔ مگر جیسا کہ دنیا کے نزدیک [illegible]
[illegible] اور [illegible] سے غافل [illegible] نیک معلوم ہوتا ہے۔ خداوند [illegible]
[illegible] بلکہ سراسر برا ہے (تو نے اونکو آزمایا) سکا حکم یوحنا ۴ باب ۱ آیت مین پایا گیا۔ اور
افسی لوگون کے کام سے معلوم ہوتا ہے کہ انہون نے پولوس کی ان باتون کو جو اعمال ۲۰ باب
۲۹ و ۳۰ وغیرہ آیتون مین ہین خوب مان لیا کہ جب ایسی لوگ انکے بیچ اوٹھے انہون نے انکو
جھوٹا ٹھیرایا اور برا کہا کیونکہ یہہ لوگ اپنے تئین رسول کہتے تھے اور الہام کا دعوے کرتے
تھے اور کہتے تھے کہ ہم مسیح کے رسول ہین کیونکہ رسول کے لفظ کا اسیطرح کا استعمال کلیسیا
مین ہوتا تھا۔ اور جب یہہ اُسقف انکی مخالفت کرتا تو اوسکو دکھہ سہنا ہوتا تھا کیونکہ یہہ
بات لازم و ملزوم ہین کہ جو کوئی مسیح کے نام پر بدی کی مخالفت کرتا ہے اُسکو ضرور دکھہ سہنا
ہوتا ہے اور جب لوگ اور کچھہ نکر سکینگے تو جھوٹھہ سوٹھہ بدنامی کرینگے +
۴ (مگر تیری بخلاف بھی کچھہ مین رکھتا ہون) یہہ محاورہ متی ۵ باب ۲۳ آیت
مین پایا جاتا ہے کہ تیرے بہائی کو تجھہ پر شکایت کا کوئی سبب ہے یعنے تو نے اسکا کچھہ
نقصان کیا ہے اسلئے اسکا گلہ تجھہ پر ہے۔ وہ گلہ کیا ہے؟ یہہ کہ (تو نے اپنی سابقہ محبت کو
چھوڑ دیا ہے) خداوند اسطرح سے یہہ کہتا ہے جیسا کوئی خصم اپنی جورو سے کہتا ہے جو
پہلے تو اسکو پیار کرتی تھی۔ مگر پیچھے اُسکی محبت سرد ہوگئی اس خیال کی اصل یرمیاہ ۲ باب
۲ آیت مین ہے کہ کس طرح سے اُس نے پہلے محبت کو چھوڑ دیا۔ کیونکہ ایک طرح سے تو
یہہ کلیسیا محبت کرتی تھی [illegible] دوسری اور تیسری آیات مین مذکور ہوا کیونکہ ایسے کام بہی تو خدا کی محبت
سے ہوتے ہین۔ مگر اسکا مطلب یہہ ہے کہ جب شادی ہوتی ہے تو جورو سارے دل سے اپنے شوہر کو پیار کرتی ہے اور مگر جو

کیونکہ اس کے بعد پیار تو کرے مگر اپنے سارے دل سے ویسا نکرے جیسا پہلے کرتی تھی۔ دیکھو یہ کلیسیا بد ون کی مخالفت تو کرتی تھی اور مسیح کے نام کی بڑی غیرتمند تھی صرف ایک ہی بات میں اسکی محبت رہ گئی اور باتون مین [illegible] کی نگاہ اور [illegible] سے بند ہوگئی [illegible] ایک ہی [illegible] [illegible] اسکا بہت خطرہ [illegible] ایک [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہو گئے [illegible] خون [illegible] جوش دل سے [illegible] [illegible] [illegible] اسی بہت [illegible] اس علم میں مبتلا ہوا [illegible] سمجھتا ہے ✚

[illegible] اس کلیسیا [illegible] [illegible] اور اس نصیحت [illegible] قبول [illegible] [illegible] تو یہہ [illegible] نہیں [illegible] وہ کلیسیا [illegible] کلیسیا انہیں [illegible] بلکہ کلیسیا [illegible] [illegible] لیکن اس نصیحت [illegible] کلیسیا [illegible] یہہ بات [illegible] کے مجمع کے واقعات پر غور کرنے سے بخوبی ظاہر ہوتی ہے [illegible] مجمع [illegible] بات کے انفصال کے لیے جمع ہوا کہ مسیح کی الوہیت اور انسانیت مین کیا علاقہ ہے مگر افسس کے کلیسیا نے بالکل اسی نصیحت کے خلاف چال کر اس مجمع مین ڈاکیون کے جبر کے وسیلہ اپنی مرضی کے موافق اس بات کا فیصلہ کرایا۔ العرض یہہ مجمع بالکل [illegible] کے خلاف [illegible] اور کسی بات کی کچھہ [illegible] نہ کی سوا اسکے [illegible] عقیدہ کیا ہے ✚

اب افسس کا یہہ حال ہے کہ کلیسیا تو وہان نہین مگر شہر کی جگہہ پر چہوٹی چہوٹی
جہونپڑیان ہین اور بالکل اجاڑ پڑا ہوا ہے +

آیت (۶) خداوند اس کلیسیا کے برخلاف اتنا لیکر پہر اُسکی خوبی کا بیان کرتا ہے یہہ تو خداوند نے
نہین کہا کہ تو نیکولائتون سے دشمنی رکہتا ہے بلکہ یہہ کہ اُن کے کامون سے وغیرہ - اس
[illegible] کہتے تہے کہ یہہ [illegible]
[illegible]
[illegible] خداوند یہان کامون
سے نفرت ظاہر کرتا ہے - اسکا سبب یہہ ہے کہ عہد عتیق کے زمانہ مین [illegible] اور اُنکے فاعل
دونون سے دشمنی رکہتے تہے پر عہد جدید مین ان دونون کا فرق ظاہر ہو گیا - اسلئے اب کے مومنین
صرف کامون سے نفرت رکہتے ہین فاعل سے نہین - عہد عتیق کے زمانہ مین فعل اور فاعل مین
اسلئے فرق نہین کیا جاتا تہا کہ مبادا فاعلون کی محبت سے انکے فعلون کی محبت بہی پیدا ہو
جائے یا ہمکو دونون سے نفرت کیجائے البتہ یہہ خطرہ تو ہمارے لئے بہی ہے مگر ہم کو چاہیئے
کہ فعلون سے تو پوری عداوت رکہین اور اُن کے فاعلون سے کامل محبت اسکا عمل در
اس خطرہ سے رہائی صرف روح القدس کے وسیلہ سے ہو سکتی ہے ایسا ہی مسیح نے
خود اسی آیت مین کہا کہ مین اُن کے کامون سے نفرت رکہتا ہون +

آیت (۷) جو کان رکہتا ہی) یہہ محاورہ ہمارا خداوند اُس وقت عمل مین لاتا جب وہ اس
دنیا مین تہا اب بہی آسمان پر ہو کے کام مین لاتا ہے اور یہان کان سے مراد ہے اندرونی
کان (روح کیا کہتی ہی) یعنے مسیح کی روح کیا کہتی ہے کیونکہ جب سے خداوند آسمان پر گیا
تب سے وہ جو کچہہ آسمان پر سے کرتا ہے وہ روح کے وسیلہ سے کرتا ہے (جو غالب ہوتا ہی الخ)
یعنے نہ صرف نیکولائتیون کے کامون پر بلکہ ساری برائی پر غالب آتا ہے اُسکو مین یہہ دونگا کہ
وہ زندگی کے درخت سے کہائے یہی وعدہ - پیدائش ۲ - ۹ مین مذکور ہوا مگر یہان کہانے
کی مثال سے اُسکا بیان ہوا ہے شاید اسکا سبب یہہ ہوگا کہ نیکولائتی لوگ بتون کی چڑہاوے
کو کہاتے تہے اور جو کچہہ دل چاہتا تہا سو ہی کہاتے تہے +

اور لوگ اُنکی مخالفت کرنے تھے [illegible] اور کہتے ہے کہ مین تمہین [illegible] کہان [illegible]
وہ لٹکا ہوا تھا ایسے لیٹے [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اُنکی
اصل پوچھا [illegible] باب [illegible] [illegible]

خط دوم سمرنا کی کلیسیا

(۸) سمرنا افسس سے ۴۰ میل اوتر [illegible] [illegible] [illegible] کی بستی تہی
اور مسیح سے ۶۲۲ برس قبل [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] برس تک ویران
رہا سکندر کے ایام مین وہ از سر نو تعمیر ہوا [illegible] [illegible] شہر تہا اسکی آباد
ایک لاکہ ۳۰ ہزار کی ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
اس خط مین تو کچہہ عیب [illegible] [illegible] دیکہاتی۔

وہان کا [illegible] یعنے خادم الدین [illegible] اسوقت پولیکارپ تہا [illegible]
یہہ ہے کہ [illegible] مین جب ولیط [illegible] [illegible] برس [illegible]
کا خادم ہوا یعنے [illegible] سے اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] بعد یہہ کتاب لکہی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] برس [illegible] [illegible] [illegible] کا [illegible] مشہور تہا اور [illegible] مین [illegible]
اوس نے بہی [illegible] کی بابت یہہ کہا [illegible] پولیکارپ [illegible] رسولون کا ایک [illegible]
مین تہا اُسنے خود [illegible] [illegible] [illegible] لکہنے والون کے ہاتہہ سے [illegible] پائی۔
اور یہہ بات بہی معلوم ہے کہ [illegible] نے [illegible] مین اسکو سمرنا کا [illegible] پایا اور [illegible]
گواہی اس سے [illegible] ہے۔ خداوند نے جو اپنا بیان اس آیت مین کیا کلیسیا کے [illegible]
تسلی کا بیان ہے یعنے یہہ کہ وہ اول و آخر ہے اگرچہ وہ بیچ مین تو مردہ سا تہا اور تکلیف
ہوگیا تہا پر پہر جی اُٹہا ہے اسیطرح اُسکی کلیسیا بیچ مین اگرچہ مصیبت [illegible] ہو [illegible] ساتہہ [illegible]

جی اُٹھے گی اور آخر تک جیتی رہیگی +

(۹) اسکو یعقوب ۲ باب ۵-آیت سے ۸ تک سے مقابلہ کرنا چاہیے اِس آیت مین تین چیزین ذکر ہوئی ہیں

ذکر کیے ہیں اول ظاہری غریبی دوم حقیقی دولتمندی سیوم بدگوئی مگر بدگوئی کے لیے جو اصل لفظ ہے اُسمین خدا کی بدگوئی اور انسان کی بدگوئی دونون شامل ہین لیکن یہان تو آدمیون کی بدگوئی کا ذکر ہے اور یعقوب مین مسیح کی بدگوئی کا ذکر ہے یہہ بدگوئی اور ستانا اُنکی غریبی کے سبب سے ہوئی جیسا کہ یعقوب مین لکہا ہے کہ یہودی مسیحیون کو کچہری مین کہینچتے تہے اور مسیحی لوگ ایسے غریب تہے کہ اپنا بچاؤ بہی نہین کر سکتے تہے۔ اور یہودیون کا ظلم بہی اسی سبب سے تہا کہ وے غریب سمجہے پر وہ ذکر کرتا ہے کہ نہین فی الحقیقت تو دولتمند ہے یعقوب مین ذکر ہے کہ یہہ دولت ایمان کی دولت ہے کیونکہ جسکے پاس یہہ دولت ہے اُسکے پاس خدا کے سارے خزانے ہین اور ایمان ہی اُنکے حاصل کرنے کا وسیلہ ہے +

جب سے یروسلم لے لیا گیا یہودی کمزور رہتے گئے مگر مکاشفہ کے وقت اُنکا زور ایسا کم ہوگیا تہا کہ وہ مسیحیون پر ہرگز ظلم نہین کر سکتے تہے۔ البتہ بدگوئی کرنے اور تہمت لگانے کی طاقت تو اُن مین تہی اور اسطرح سے مسیحیون کو دُکہہ دے سکتے تہے اوسیبی اس کلیسیا کی بابت کہتا ہے کہ جب پولیکارپ شہید ہوا تب سمرنا شہر کے سب باشندگان عالم اس سے کہ یہودی ہون اور غیر مذہب بڑے غصہ اور بلند آواز کے ساتہہ چلاتے تہے [illegible] سکے لیئے لاکر [illegible] تہے تو [illegible] یہودی لوگ [illegible]

[illegible] کرتے تہے [illegible]

[illegible] خداوند کی [illegible]

وہ یہودی نہین کہہ سکتا ہے تو اُنکی یہہ نہایت [illegible] ویسا ہی پولوس رسول رومی ۲ باب ۲۸ و ۲۹-آیت مین یہودی نام کی بابت کہتا ہے اور اُسکی تعریف کرتا ہے شاید رسول اسمین یہودہ کے نام کیطرف اشارہ کرتا ہے جسکے معنی تعریف کے ہین +

(شیطان کی جماعت) جماعت کے لئے جو اصل لفظ ہے وہ توریت مین کثرت سے پایا جاتا ہے اور اُسکا مطلب کبہی اسرائیلون کی جماعت ہے اور کبہی خدا کی جماعت

اور پیچھے اس لفظ کا مطلب عبادت خانہ کا ہو گیا جیسا کہ چرچ کلیسا اور مگر جا دونون کے لئے مستعمل ہے اور یعقوب کے ۲ باب ۲ - آیت مین یہہ لفظ سیہون سے عبادت خانہ کے لئے مستعمل ہوا مگر صرف مذکورہ مقام مین اس لفظ کا یہہ مطلب ہے اور کہتو مین بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ رسولون نے اور خود خداوند نے بہی اس لفظ کو سیہون کی جماعت وغیرہ کے لئے استعمال کرنا ناپسند کیا ہے پر ایک اور لفظ یعنے کلیسا کو اس کام کے لئے چن لیا جو یہودیت مین مستعمل نہ تہا - آخرکار یہہ دونون الفاظ دونون مذہبون کی پہچان کے نشان ٹہرے - یہودی اب بہی اپنے تئین یہوواہ کی جماعت کہتے ہین مگر خداوند کہتا ہے کہ نہین وہ یہوواہ کی جماعت نہین بلکہ شیطان کی جماعت ہین ✤

(۱۰) (ابلیس تم مین سی بعضون کو قید مین ڈالنا چاہتا ہی تا کہ آزمائی جاؤ) یعنے شیطان کا مطلب اس آزمایش سے یہہ ہے کہ بدی کیطرف رجوع کرین - مگر خداوند کا مطلب اس مین یہہ ہے کہ تائے اور پرکھے جائین (دس دن تک مصیبت اوٹہاؤ گے) یعنے نہ بہت دیر تک اور نہ بہت تہوڑی دیر تک لیکن دس روز تک تو ضرور تم مصیبت اوٹہاؤ گے پیدایش ۲۴ - ۵۵ - ۱سموئیل ۲۵ - ۳۸ - دانیل ۱ - ۱۲ مین دس کا مطلب یہی ہے (موت تک وفادار رہو) یعنے ایسا وفادار کہ میرے لئے تجہے موت کو بہی اٹہانا پڑے تو اسکے اٹہانے کو تیار ہو دوسرا مطلب کہ موت کے وقت تک درست ہی چنانچہ فلپی ۲ - ۸ مین مسیح کی وفاداری کے بابت لکہا ہے کہ یہانتک فرمانبردار رہا کہ موت اٹہائی (رہو) یعنے جب اس وفاداری کی ضرورت پڑے تب تیار پایا جاوے ✤

خداوند کی اس نصیحت کو پولیکارپ سمرنا کے اسقف نے دل سے مان لیا کہ خداوند کے نام پر جان دے دی اور راوسیبی کی تواریخ مین لکہا ہے کہ اسکی موت کے بعد تواریخ مین ماجرا جو اس خط مین مذکور ہوئی تمام ہو گئی یعنے اس کے بعد بہت دنون تک کلیسا ستائی گئی (۱۱) اس خط مین خداوند یہہ وعدہ کرتا ہے کہ جو جسمانی موت کے ڈر پر غالب آتا ہے وہ دوسرے موت یعنے روحانی موت سے کچہہ نقصان نہ اٹہاویگا یہہ مطابق ہے متی ۱۰ - ۲۸ - آیت اور مکاشفہ ۲۰ باب ۶ - آیت ✤

خط سوم پرگامس کے کلیسیا

آیت (۱۲) پرگامس سمرنا کی اوتر کیجانب ہے اُسمین ایک قدرتی گڑھ ہے سکندر کے ایک
سپہ سالار کیو رسیکھہ نامی نے اوس گڑھ کو اپنے خزانہ کے لئے بیت المال بنایا تھا
اور اپنے ایک خوجہ فلاہی تیرو نامی کو سپرد کر دیا تہا۔ وہ خوجہ ۲۸۳ق م مین سرکش ہو گیا
اور خود مختار بادشاہ بن بیٹھا۔ اور پرگامس کو اپنا دار السلطنت بنایا۔ اور وہ بادشاہت ڈیڑھ سو
برس تک قایم رہی آخرش آتل سوم شاہ پرگامس نے ۱۳۳ق م مین اپنی وصیت سے
اوسکو رومیون کے سپرد کیا وہان ایک کتب خانہ تہا۔ جسکو آومیس شاہ پرگامس نے جو ۱۹۷ق م
سے ۱۵۹ق م تک بادشاہ رہا۔ تعمیر کروا دیا تہا بعد ازان اُس کتب خانہ کی کتابین سکندریہ
مین رکہی گئین اور خلیفہ عمرؓ کے حکم سے قران کے برخلاف ہونے کے الزام سے جلائی گئین وہان
وہان ایسی سکولاپی دیوتا کا ایک بڑا مندر تہا جو طبابت کا دیوتا کہلاتا تہا۔ اب اسمین قریباً
۳ ہزار مسیحی آباد ہین ✦

آیت (۱۳) (یہان تو رہتا ہے وہان شیطان کا تخت ہے) اسکا فی سبب تو معلوم نہین شاید
اُس مندر کے سبب سے یا اس وقت وہان کے مسیحی کسی سبب سے ستائے جاتے تہے
مگر شہید کا ذکر صرف اسی خط مین ہے اور کسی مین نہین شاید اسی ظلم کے سبب جو اُن پر
ہوتا تہا یہہ پہلا شہید ہوا (انتیپاس شہید) بعضون نے سمجہا کہ یہہ تمثیلی نام ہے
اگر یہہ درست ہو تو اسکا مطلب یہہ ہوگا اصل زبان مین یہہ لفظ دو لفظون سے مرکب
ہے یعنی ت ٧ ا د بمعنی خلاف اور پانت ت ٧ ا بمعنی سب کے یعنی سب کے
برخلاف۔ اور جو مسیحی یا مسیحی معلم سچا اور راستباز ہو وہ اس نام سے بجوبی نامزد ہو سکتا
ہے کیونکہ جو مسیح کا وفادار بندہ ہوگا وہ سب کے برخلاف نظر آویگا اور فی الحقیقت
بہی ہوگا اگرچہ وہ اپنے دل سے سب کی نجات چاہتا ہو ✦

آیت (۱۴) یہان تک اس کلیسیا کی خوبیون کا بیان ہوا اب خدا وند مسیح کہتا ہے کہ مین کچہہ شکایت
بہی رکہتا ہون وہ یہہ ہے کہ تیری پاس وہ لوگ ہین جو بلعام کی تعلیم کو مانتے ہین

اگرچہ معلوم ہوتا ہے کہ اُس کلیسیا کے فرشتہ نے اُنکی طرفداری تو نہین کی مگر غفلت کے سبب سے
انہون نے کلیسیا مین دخل پایا۔ اگر کوشش کیجاتی تو وے دخل نہ پاتے اور نہ اونکی مؤثر
ہوتے (جو بلق کے لئے سکھاتا تھا) بلق کے اُس بیان مین جو گنتی کی کتاب مین مذکور ہے
(ٹھوکر ... لئے) یہہ محاورہ ... جب بلعام بنی اسرائیل کے حق مین بد دعا نہ
دے سکا تو بلق کا مطلب پورا کرنیکے لئے اُس نے ... یہان ...
گنتی ۳۱ باب ۱۶ اور ۲۵ وغیرہ آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ... کا ... ہوئی
غیرون کا کہنا بلعام کے سکھانے سے ہوا +

اُن لوگون کا ذکر ۲ پطرس ۲ باب ۱۵۔ آیت مین ہے جو ظاہر تو مسیحی کلیسیا مین شامل ہین
مگر اُن کے دل بلعام کے سے ہین جو بلق کی دولت کی لالچ کے سبب خدا کے لوگون سے
لکھانے پر مستعد ہوا۔ اور یہودہ کے خط کی ۱۱۔ آیت مین ایسے لوگون کا ذکر ہے اور ۱۱ وین آیت
مین کہا ہے کہ (وے بلعام کے گمراہی مین) معلوم ہوتا ہے کہ یہہ لوگ غیر مذہب والے دولتمندون
اور معززون کی خوشامد کرتے تھے اُس سے کلیسیا کا نقصان ہوتا تھا +

بتون کی قربانی کہانا کلیسیا کے پہلے مجمع مین منع ہوا جو سنہ ۵۵ع مین یروشلم مین ہوا
تھا اعمال ۱۵ باب اور قرنتیون کے پہلے خط سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ اسکا کہانا منع ہے
کیونکہ جب رسول نے اس مقدمہ پر بحث کی تو یہ نتیجہ نکالا کہ اگرچہ یہہ ازخود یا بذاتہ حرام تو نہین
مگر ہرگز کہانا نہ چاہیئے اور ممانعت کے معقول سبب وہان بتلائے گئے ہین۔ اسوقت تک دیندار
لوگ نہین کہاتے تھے مگر گنوسٹک لوگ جو یوحنا رسول کے دنون مین پیدا ہوئے اسکے کہانے
پر بہت زور دیتے تھے۔ بلکہ پولوس رسول کے وقت بہی یہہ فساد ہونیوالا تہا۔ ایک
یہودی نے مسیحی پر یہہ عیب لگایا ہے کہ یہہ لوگ بتون کی قربانیان کہاتے ہین تو جستین
ایک مشہور کلیسیا کا معلم اپنی کتاب مین اُسکا جواب یون دیتا ہے۔ کہ ایسے لوگ اگرچہ مسیحی
کہلاوین مگر کلیسیا سے خارج ہین اور نیائی کہتا ہے کہ غیر مذہب والون کے ہر ایک مذہبی میلا
مین سب سے پیشتر یہی گنوسٹک لوگ حاضر ہوتے ہین۔ حرامکاری ... کسی مجمع مین ...
... بتون کی قربانی کے ساتھہ حرامکاری بہی ہوتی تہی +

(جس سے مین عداوت رکھتا ہون) کے عوض اصل نسخون مین ہے اسیطرح تیرے
اسیطرح تیرے ہان بہی ایسے لوگ ہین وغیرہ *

۱۶ آیت (۱۶) (سو توبہ کر نہین تو مین جلد تیرے پاس آونگا) اس آیت کی طرف اشارہ ہے کہ بلعام کے ذکر مین
بہی جو گنتی ۲۲ باب ۔۔۔ مین ہے ۔ ذکر ہوا ہے کہ فرشتہ تلوار لیکر ظاہر ہوا اور وہ تلوار سے قتل
کیا گیا وغیرہ (توبہ کر نہین تو مین آتی) ۔ یعنی لڑونگا یعنے اگر تو اب ہوشیاری نکرے
اور انکو کلیسیا سے دور نرکہے تو جب مین خود اُسکے ساتہہ لڑنے آونگا تو تیرے ساتہہ بہی لڑونگا پر
اگر اب ہوشیاری کرے تو تو بچیگا *

۱۷ آیت (۱۷) مین نعمتون کا ذکر ہے (پوشیدہ من اور سفید پتہر) ان دونون موجودہ چیزون
کے ساتہہ پوشیدگی ہے ۔ اس مین شاید اشارہ ہے گنوسٹکون کے قول کیطرف کیونکہ وہ کہتے
تہے کہ ہمارے پاس ایک راز ہے جو عام مسیحی نہین سمجہہ سکتے ہین اور اس پر بڑا فخر کرتے تہے
خداوند کہتا ہے کہ اُنکے پاس تو یہہ راز نہین ہے مگر جو انپر غالب آتا ہے اُسکو یہہ حقیقی راز
ملیگا اور یہہ میرے پاس ہے اور مین ہی دونگا مگر صرف غالب کو نہ مغلوب کو (من) مین اسبات
کی طرف اشارہ ہے کہ وہ آسمانی کہانا تہا *

اسکا مطلب یہہ ہے کہ یوحنا ۶ باب مین مسیح نے اپنے تئین حقیقی من کہا اور وہ من
مطلب ہے مسیح خود اور اُسکی رفاقت یہان بہی یہی مطلب ہے کہ غالب کو مسیح اپنی رفاقت
دیتا ہے جو ایسی شیرین ہے کہ اُسکے چکہنے والے کے سوائے اور کوئی اُسکی شیرینی کو نہین
جان سکتا جیسا کہ اُس نام کی بابت کہا جو اُس پتہر پر کہودا ہوا تہا اور جیسا مسیح نے خود اپنے
شاگردون کو کہا کہ میرے پاس ایسا کہانا ہے جسکو تم نہین جانتے اسیطرح کلیسیا بہی اب دنیا
کے لوگون سے کہہ سکتے ہے کہ ہمارے پاس ایسا کہانا ہے جسکو تم جانتے نہین ہو لیکن
یہہ شیرین رفاقت موت کے بعد کامل ہوگی اُسی رفاقت کی طرف یہان اشارہ ہے جسکا نام
بتون کی رفاقت سے کہین شیرین تر ہے پتہرون پر نام کندہ کرتے تہے چنانچہ یونانیون
مین دستور تہا کہ ہر ایک بات کا فیصلہ نصف سے زیادہ رای پر موقوف تہا اور لوگون کو شہر کے
امرسے مل جاتے تہے جن پر اپنا نام کندہ کرکے صندوق مین ڈالتے تہے دنیا نام ہم ہان

میں بہت سی نئی چیزوں کا ذکر ہے بلکہ ۲۱ باب کی ۵ - آیت میں خداوند کہتا ہے کہ میں سب کچھ نیا بناتا ہوں اسکی اصل جگہ یسعیاہ - ۶۲ باب ۲ - آیت میں ہے اور ۶۵ باب کی ۱۵ - آیت میں جو دوسرا نام ہے وہی ہے جو ۶۲ باب میں نیا نام کہلایا ✤

اِن دونوں مقاموں کا مطلب ہے مسیحی کلیسیا - تو یہاں مطلب ہے کہ جیسا خداوند کے ... ... نام نیا ہو گیا اور حال بھی بدل گیا اور بہی زیادہ اسپر ترقی ہوگی اور جو کچھ تکمیل پائے ... ہم سب جاتا رہے گا۔ (پانیوالی کی سوا اور کوئی نہیں جانتا) (امثال ۱۴ باب ۱۰ - آیت اگرچہ آسمان پر ایسی خوشی ہوگی جسمیں سب شریک ہوسکینگے مگر تو بھی اجنبی اُس میں کبھی شریک نہ ہوسکیگا ✤

خط چہارم تہواتیرا کی کلیسیا

(۱۸) یہہ شہر پرگامس سے جنوب اور مشرق کیجانب تھا اور مقدونیوں کی ایک بستی تھی اب اوسکا نام اکہسار ہے اور ۲۰ ہزار مسیحی اُس میں بستے ہیں اعمال ۱۶ باب ۱۴ - آیت میں اس شہر کا کچھہ ذکر ہے وہان کی ایک قرمزی بیچنے والی عورت لُدیا نامی فلپی میں آئی اور پولوس کی باتوں پر دل لگایا اور مسیح پر ایمان لائی - فلپی اور تہواتیرا کی آمد رفت کا خاص سبب یہی ہوگا کہ دو مقدونیوں کی آبادی کی ہوئی بستی تھی اور شاید لُدیا کے ذریعہ سے تہواتیرا کی کلیسیا کی بنیاد ڈالی گئی کیونکہ اُسکی بڑی سرگرمی اس سے ظاہر ہوتی ہے (غالب ہے کہ اُسنے فلپی سے آکر وہان انجیل کی بشارت دی) کہ جب وہ ایمان لائے تو پولوس رسول اور اُسکے ساتھیوں کو اپنے گھر میں رکھا اور اُنکی خدمت کی اِس میں خداوند اپنے تئیں خدا کا بیٹا کہتا ہے اسکی اصل دوسری زبور میں ہے اور ۲ سموئیل ۷ باب ۱۴ - آیت کی طرف اشارہ ہے اور ۲۷ - آیت کا مضمون بھی دوسری زبور سے نقل کیا گیا ہے یہان خداوند اپنے تئیں خدا کا بیٹا اس مطلب سے کہتا ہے کہ لوگ ڈریں کہ میں خدا کا بیٹا ہوں اسلئے نہایت ہولناک ہوں سارے دشمنوں کو اس سے ڈرنا چاہیے اور دوسرے زبور میں بھی اسکا یہی مطلب

ہے یعنے مخالف ڈرائے جائینگے اور یہی مطلب اس آیت کے باقی جملون سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اسکے آنکھین آگ کے شعلہ کی طرح یعنے ڈرانیکے لئے اور پاؤن پیتل کیطرح روندنے کے لئے۔ پس خداوند اس کلیسیا کو کہتا ہے کہ تو غیر قومون سے ڈرتی ہے اور ڈرکر جیسے ہیوننی کرتی ہے کیا یہہ تو نہین جانتی کہ مین اُنسے بہت ہی ہیبت ناک ہون کیونکہ مین خدا کا بیٹا ہون ❊

(۱۹) اس کلیسیا مین جو کچھہ خوبی تھی ایک لفظ سے ظاہر ہے جسکا مطلب ہے خدمت اور خدمت کا وہی مطلب ہے جو پہلے زمانہ کی کلیسیا مین تھا۔ یعنے غلامون کو چھوڑانا لاشون کو دفن کرنا اور بھائیون کی خدمت کرنا انہین کامون کی اس کلیسیا مین ترقی ہوئی تھی اور یہی کام اس کلیسیا کا زیور تھی چنانچہ اسی آیت مین ہے کہ پچھلے کام اگلے کامون سے زیادہ ہوے لئے سو اُنکا حال اُنکے برعکس تھا جنکا ذکر ۲ پطرس ۲ باب ۲۰ آیت مین ہے ❊

(۲۰) اس کلیسیا کا عیب یہہ تھا کہ جھوٹھی تعلیم کو اپنے بیچ مین گھسنے دیتی تھی اس کلیسیا کا حال افسس کی کلیسیا کا عین ضد تھا۔ کہ وہ جھوٹھی تعلیم کی ایسی مخالفت کرتی تھی کہ اسی مین مصروف رہکر محبت کے کامون کو بھول گئی۔ اور یہہ محبت کے کامون مین تو بڑی سرگرم تھی پر جھوٹھی تعلیم کی انسداد مین غافل تھی۔ آجکل ان دونون کلیسیاؤن کا حال ہندوستان اور یورپ کے کلیسیاؤن سے مشابہ ہے تھیوتیرا کے کلیسیا کا خطرہ تو یورپ کے کلیسیا کے لئے ہے کہ وہ محبت کے کامون مین ایسے مصروف ہوئی ہے کہ انکے نمونہ سے غیر مذاہب والے لوگ بھی ایسے کامون کے لئے ابھارے گئے اور بہت خطرہ ہے کہ عقائد اور تعلیم کے معاملہ مین غافل رہے مگر اسکے برعکس ہندوستان کا حال ہے [illegible] معاملہ مین [illegible] بہت [illegible] ❊

(۲۰) ایزبل [illegible] اخیاب کی [illegible] ۱ سلاطین ۱۶ باب ۳۱ آیت مین اسکا ذکر ہے کلیسیا کا پہلا دشمن اور بگاڑنے والا تو بلعام تھا۔ مگر اسکے بعد یہی عورت کلیسیا کے بگاڑنے والی ہوئی اور اس نے اسطرح سے کلیسیا کو بگاڑا کہ غیر قومون کی خرابیان اسرائیل مین لے آئی اور جاری کین یہہ نام یعنے ایزبل انکو [illegible] نام ہو تیری [illegible]

کیون یہہ لوگ فرشتے کی جورو کہلاتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ عورت صرف پرگامس کی کلیسیا کی طرح کلیسیا مین گمراہ آیات ملاتی تہی کہ کلیسیا کی حکومت بہی [illegible] لی اور اس فرشتے نے اپنے تئین دیکہا اور پیچہے [illegible] کی حالت ہوگئی اور ایسی ہی [illegible] یہہ لوگ جو وہ کہلاتے تہے ایسے سے بہت نزدیک آگئے ❖

اس فرشتہ پر وہی عیب لگایا جاتا ہے جو اخیاب پر لگایا جاتا تہا کہ اخیاب سب سے برا آدمی تہا اور اصل تو وہ سب سے برا نہ تہا۔ مگر بیوی اُسکی قصور تہا جیسا ۱ سلاطین ۲۱ باب ۲۵ آیت مین لکہا ہے کہ اُسنے اپنے تئین اپنے اختیار مین نہ رکہا۔ بلکہ اپنے تئین اپنی بیوی کے ہاتہہ بیچ ڈالا۔ اور اُسکو برے کام کرنے دیتا تہا۔ اصل مین آیت کا فعل سب سے اول آیا ہے کہ اس پر زور ہو۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ یہہ گناہ کچہہ خفیف سا نہ تہا بلکہ نہایت سخت ❖

(اپنے تئین نبیہ کہتی ہی) یہ لئے یہہ تو ہے سے تو اتنا ہی معلوم ہوتا ہے کہ ایزابل کا باپ صیدون کا بادشاہ تہا مگر یوسیفس کی تواریخ سے یہہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ ایزابل کا باپ عستارات کا سردار کاہن تہا اور ۲ سلاطین ۹ باب ۲۲ آیت مین ایزابل کی جادوگریون کا ذکر ہے۔ جو اس آیت کے موافق ہے

(۲۲) (مین بستر پر ڈالونگا) یعنے جو زناکاری کے بستر کو پسند کرتی ہے۔ وہ ایک اور بستر پر ڈالی جاویگی جو زناکاری کا تو نہین مگر دکہہ اور بیماری کے بستر پر (اُسکی ساتہہ زنا کرنیوالی) زنا ایک خاص لفظ ہے اور اس مطلب کے لئے ہے کہ اپنے خصم کو چہوڑ کر اوروں سے بدکاری کرنا۔ سو یہان مطلب ہے کہ خداوند فرماتا ہے کہ مین اُسکا خصم تہا اُس نے مجہے ترک کیا اور غیرون سے حرامکاری کی ❖

(۲۳) اُسکے بچے وہ سب ہین جو اُس کی سنتے ہین اور مانتے ہین یسعیاہ ۵۷ باب ۳ آیت (مین اُنکو موت سے مار ڈالونگا) یہہ عبرانی محاورہ ہے اور اخبار ۲۰ باب ۱۰ آیت مین بہی (تب سب کلیسیائین سمجہ جائینگی) یعنے عبرانی مین دلون اور گردون کے جانچنے والا ہون یہہ محاورہ ۷ زبور ۹ آیت مین اور یرمیاہ ۱۷ باب اور ۱۰ آیت اور ۲۰ باب ۱۲ آیت مین ملتا ہے پرانے عہدنامہ کے مذکورہ مقامون مین یہہ صفت یہوواہ کی ہے اور یہان وہی صفت خداوند مسیح کیطرف منسوب کی گئی (سب کلیسیائین ...) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ خطوط صرف اپنے

مکتوب علیہ کی طرف نہین لکہے گئے بلکہ مطلب یہی تہا کہ سب کلیسیاؤن میں ان سے فائدہ اٹہائین
(ہر ایک کو اُسکے کامون کی موافق بدلا دونگا) ... تمہارے حقیقی ... تو بہ
... مکتوب ... اور جانتا ہون ۔

[illegible]

[illegible]

... [illegible] ...
... شیطان کی ... باتین جیسا کہ وے کہتی ہین) چنانچہ
لوگ آپ صاف صاف یہہ کہتے تہے کہ ہم شیطان کی گہری باتون کی تلاش کرتے ہین اور پایا ہے
ایسکے مین علاوہ ... یہہ آخری فقرہ (جیسا کہ وے کہتی ہین) ... گہری باتون سے
علاقہ رکہتا ہے یعنے وے لوگ کہتے ہین کہ یہہ خداوند کے ہین خداوند کہتا ہے کہ ہین یہہ ہرگز
ہرگز نہین مگر شیطان کی گہری ... ہین ... گنوسٹک لوگون کا یون بیان کرتے ہین
... ان مین سے بعض کہتے ہین کہ ہم ... کی گہری باتین پاتے ہین ...
اور ... یون بیان کرتے ہین ... کہ اگر کوئی اُنسے پوچہتا ہے کہ تمہارا کیا عقیدہ ہے
تو ... ہوکر ... کر کہتے ہین کہ نہایت عمیق ہے (مین اور کوئی بوجہہ تم پر نہین
ڈالونگا) یہہ بات خداوند کو لکہتا ہے جو پاک رہے اور آلودہ نہوئے یہی قول اعمال ۱۵ باب
۲۸ آیت مین ہے۔ کلیسیا کی پہلی مجمع نے (جو یروسلیم مین ہوا) جو آزادی غیر قوم والے
مسیحون کو دی تہی گنوسٹک حد سے زیادہ بڑہانا چاہتے تہے اور جو اوس تہوڑے سے
بوجہہ کی ہی جو اس مجمع نے کلیساؤن پر ڈالا تہا ... نہین چاہتے تہے اور بُرا مانتے
تہے اور وفادار مسیحون کی حقارت کرتے تہے اور کہتے تہے کہ تم ہنوز آزاد نہین ہوئے
ابتک غلامی کا جوا تمہارے اوپر ہے وہ آزادی صرف ہم ہی کو ملی ۔ ان کو خداوند کہتا ہے
کہ تم مت ڈرو اس بوجہہ کے سوا جو تمنے اوٹہالیا ہے اور ... بوجہہ تم پر نہین ڈالونگا تمہاری حقیقی آزادی محفوظ رہیگی
(۲۵) مگر مسیح کہتا ہے کہ تمہارے لئے ضرور ہے کہ جو بوجہہ تم پر ہے اور جسے تم پڑ ڈالا
ہے اسکو پکڑے رہو خبردار اُن لوگون کے کہنے سے مت پہینکو ۔ اب اگر اُس بوجہہ

تم ... رہائی پاؤ تو میری آمد کے دن حقیقی رہائی تمہاری نہین ہوگی پر اگر اُنہا سے رہو تو
مین اگر وہ بوجھ بہی تم پر سے اُتار پھینکونگا ٭

(۲۶) اور خطون مین صرف یہہ کہا ہے جو غالب آتا ہے، مگر اس مین جو غالب آتا ہے
اور میرے کامون کی حفاظت آخر تک کرتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سب خطون
مین غلبہ سے مراد ہے آخری غلبہ یعنے زندگی کے آخر مین موت کے وقت جس کے بعد
کوئی شکست نہ ہوگی (میری کامون کو) ۲۲-آیت مین [illegible] نے کہا کہ اگر تو اپنے کامون سے
توبہ نکرے، مگر اُسکے برعکس یہان کہتا ہے کہ اُن کامون کو محفوظ رکہے جو مین اس دنیا مین
کرتا ہون اور جنکا حکم مین نے اپنے شاگردون کو دیا ہے (اُسکو مین غیر قومون پر
اختیار دونگا) یعنے جو کلیسیا یا فرد مسیحی مسیح کے ساتھ وفادار رہتا ہے اور دنیا کی آلائش سے
آلودہ نہین ہے اُسکا مآل یہہ ہوگا کہ اس دنیا پر اختیار رکہیگا اس دنیا پر اُسیکا اختیار ہے جو اُس سے
الگ رہتا ہے اور پاک رہتا ہے نہ اسکا جو گنوسٹک اور نیکولاتیون کیطرح دنیا مین پہنسے ہوئے
ہین اقرنتی ۶ باب ۱۲-آیت مین رسول فرماتا ہے کہ سب پر میرا اختیار ہے لیکن مین کسیکو
اختیار مین نہین ہون - پولوس تو اچہے معنون سے اُسکو کہ "سب پر میرا اختیار ہے"
اپنے پہ صادق لاتا ہے مگر ایسی بات کو گنوسٹک لوگ بُرے مطلب سے اپنے پر صادق
لاتے تھے اور یہہ مثال دیتے تھے کہ ایک چہوٹی سی جہیل تہوڑی سی مٹی پہینکنے سے گندی
ہو جاتی ہے مگر سمندر مین کتنی ہی میل کیون نہ ڈالین کبہی میلا نہ ہوگا اسی طرح جو آدمی
بدی سے بُرا ہوا جاتا ہے وہ بڑا نہین جب کہ سمندر ہی بلکہ ایک چہوٹی سی جہیل ہے مگر ہم [illegible]
سمندر کی مانند کبہی برائی سے بُرا نہین ہو جاتا ہم لوگ تو ناپاکی کے کام کرتے اُسے فائدہ [illegible]
نے ناپاکی کا کام بہت کیا اور غالب ہوا تو [illegible] نہین [illegible]
غالب آوی کلیسیا کا شروع سے یہہ حال ہوا کہ جہانتک وہ غیر مذہب [illegible]
الگ رہی ہے مغلوب ہوئی اور جہانتک اس سے الگ رہی وہان تک اسپر غالب آئے ٭

(۲۷) چوپانی کریگا کے عوض زبور مین جہان سے یہہ اقتباس کیا گیا (توڑیگا) ہے کئی
مترجمون یعنے سپٹواجنٹ کے ترجمہ مین چوپانی کریگا آیا ہے ان دونون لفظون کے

جنرانی الفاظ باہم بہت مشابہ ہین صرف حرکات کا فرق ہے حرفون کا کچہہ فرق نہین ہے۔ سوسترون کی نقل بیان ہے ❖

(۲۸) (مین صبح کا ستارہ دونگا) ۲۲ باب ۱۶-آیت خود خداوند صبح کا ستارہ کہلایا اس کا سبب یہہ ہے کہ ابدی بادشاہت اُس کے ساتہہ ہے اور خداوند کہتا ہے کہ وہی بادشاہت مین جیتنے والون کو دونگا اور اس ستارہ کی ایک اور تعریف ہے کہ اس کے آنے سے ہمیشہ دن سے ہو جایا کرتا ہے۔ وہ دن کا اُسے نمودار لاتا ہے ❖

باب سوم

خط پنجم سارد ی کی کلیسیا

شہر سار دی کے مشہور ہونے کا سبب خاص یہہ ہے کہ وہ لو دیا کی بادشاہت کا دار السلطنت تہا اشوری اور بابلی بادشاہتون کے آخر مین یہہ سلطنت بڑی وسیع اور قوی ہو گئی تہی چنانچہ قریباً سارا ایشیاء کوچک اُس کے اختیار مین تہا۔ جب خورس شاہ فارس نے بابل کو لے لیا تو اوس سلطنت پر چڑہائی کی اُن ایام مین لو دیا کا بادشاہ کروسس کہلاتا تہا جو اپنی دولت مندی کے باعث سے ضرب المثل ہو گیا۔ اُنہی دنون مین ایک مشہور اور نہایت عالم حکیم سُلون نامی تہا اور اکثر اُسکا یہہ قول تہا کہ (آخر کا دیکہو) جب تک کہ کام کا انجام معلوم نہو۔ تب تک اُسکو خوش وقت اور اقبالمند مت کہو ایک دن کا ذکر ہے کہ وہ کروسس شاہ لو دیا سے ملاقات کرنے گیا بادشاہ نے اپنے کل خزانے اُسکو دکہا کر اُس سے پوچہا کہ کس کو خوشحال کہتا ہے اُس نے سمجہا تہا کہ

ضرور مجھ ہی کو کہیگا کہ تو خوش وقت ہو مگر اُس نے ایک گمنام ابتہاج کا ذکر کیا۔ بادشاہ بہت مشہور
ہوا نقل ہے جبکہ خورس شاہ فارس نے اسکو فتح کیا اور بادشاہ کو گرفتار کر لیا تو خورس نے حکم
دیا کہ ایک چتا بنائی جاوے اور کروسس جیتا اُسپر جلا دیا جائے جب یہہ تیار ہو چکا اور کروسس اس
چتا پر رکہا گیا تو اسوقت یہہ سلون اُسکو یاد آیا اور اُسکا نام لیکر پکارنے لگا سلون سلون جب
خورس نے یہہ سُنا تو مطلب دریافت کیا اس نے سارا مذکورہ بادشاہ کو سنایا خورس نے اُس
کے دل کی تبدیل پر ترس کہا کر اُسکے چھوڑ دینے کا حکم دیا اور تب سے خورس نے کروسس
کو برابر اپنے پاس رکہا۔ یہہ ایک نہایت دلچسپ بات ہے جو شہر سارد س کا نام سنتے ہی
یاد آجاتی ہے اور بہت مفید بھی ہے اور اس خط سے موافقت بہی رکھتی ہے کہ ہر
مین خداوند سلون سے بہی بڑھکر اپنے تئین لوگون کے جانچنے والا اور انجام کو
دیکھنے والا بیان کرتا ہے طبیری قیصر کے وقت یہہ شہر زلزلہ سے برباد ہوگیا قیصر
نے اسکو سرِنو تعمیر کرا دیا۔ ہوین صدی مین ترکون نے اُسکو لے لیا اور تیرہوین صدی مین
تیمورلنگ نے اسکو بالکل نیست و نابود کر دیا اس کے ویرانہ پر اب ایک گانو سارت نام بستا ہے +
(۱) (جو خدا کے سات روحون کو رکھتا ہے) خداوند کے اس حلیہ مین جو یوحنا رسول کو پہلے
باب مین دکھایا گیا یہہ صورت خداوند کے مرقوم نہین البتہ پہلے باب کی ۴ آیت مین سات
روحون کا ذکر ہے اور ۵ باب کی ۶ آیت مین سات روحین خدا کی کہلاتی ہین اور یہان
سات روحین مسیح کی کہلاتی ہین اس سے باپ اور بیٹے کی شراکت روح القدس مین معلوم
ہوتی ہے اور یہہ کہ وہ ان دونون سے بھیجا ہوا ہے ... اور ... مطلب یہہ ہے کہ مین سب کچھ
دیکھتا ہون اور سب پر اختیار رکھتا ہون ... (تو جیتا ہے) یہہ تیرا نام عیسی ہے اور
عیسی نام کے ساتھ زندگی شامل ہے اس واسطے تیرا نام ہے کہ تو جیتا ہے مگر فی الحقیقت تو مردہ
ہے۔ یہان مردہ کا مطلب کلیطور پر نہین ہو سکتا ہے کیونکہ اگر بالکل بے حس و حرکت ہو جاتا
تو اُس سے بولنا لا حاصل ہوتا مگر مطلب ہے کہ تو مردہ کی حالت کے نہایت نزدیک پہونچا ہوا ہے
(۲) اس مین خداوند اُس کو کہتا ہے کہ ان چیزون کو مضبوط کر جو مرنے پر ہین اس حکم سے
یہی معلوم ہوتا ہے کہ کچھ زندگی تو اس مین ضرور تہی اور مرنے پر ہونے کا مطلب یہ اسی آیت کے

آخر سے بخوبی ظاہر ہے کہ مین نے تیرے کاموں کو خدا کے سامنے پورا ہوا نہیں پایا (یعنی خالی پایا) شیشے

ظاہر ہوا تو وہ خوب اور زندہ معلوم ہوتے تھے [illegible] ظاہر اُن [illegible] مگر [illegible]

[illegible] چھلکے [illegible] [illegible] دقتقتن [illegible]

[illegible] زندگی [illegible]

[illegible] فسی ۵ باب ۱۴ آیت مین بیداری اور

مین اور [illegible] اور خشکی کا علاقہ بخوبی عیان ہے۔ وہیان بیداری اور زندگی

کا ویسا ہی علاقہ بیان ہوا کہ بیدار ہونا زندہ ہونا ہے ✦

(۳) اور [illegible] (یاد کر کس طرح پایا ہے) فسی [illegible] باب ۱ آیت مین یہی مطلب ہے کہ تعلیمات

پایا ویسا چلو اور جو کچھ پایا ہے اسکو حفاظت سے رکھو [illegible] کی

کسی جگہ مثلاً ۱ باب [illegible] آیت [illegible] دل [illegible]

[illegible] مثال دیتا ہے اور [illegible] آیت مین یہی ہے اور یہہ بات معلوم

[illegible] تیری ہی بار بار اُس کا ذکر کرتے ہین اس قسم مین دو باتین شامل

ہین [illegible] کہ چور اچانک آتا ہے۔ دوم [illegible] نقصان کرنے کے واسطے آتا ہے جیسا

[illegible] دنیا یا اُسکے آمد کے وقت جو لوگ بیدار نہ پائے جائینگے اُنکا نقصان

ہوگا ✦

(۴) اس [illegible] بھی خداوند یسوع تیرا کے نظ کی طرح اُن کے طرف مخاطب ہوتا ہے جو

[illegible] ہے اگرچہ یہہ کلیسیا تھیوٹیرا کے کلیسیا کی نسبت زیادہ بگڑ گئی تھی تو بھی ہمیشہ

وہ لوگ اس مین تھے اُس سے باہر نہین نکل گئے تھے ✦

(۵) جنہوں نے پوشاک سفید کی) شروع مین دستور تھا کہ اصطباغ کے وقت سفید کپڑے

پہنتے تھے البتہ اب بھی سفید ہی کپڑے پہنتے ہین مگر یہہ کچھ مقرر دستور نہین ہے مطلب

کہ جس حال مین وہ مسیح کے پاس آئے اُسی حال مین اب تک ہین اور وہ میرے ساتھ چلتے

پھرتے رہے [illegible] کے خیال سے یہہ کہا گیا کہ وہ آسمان مین میرے ساتھ چلتے پھرینگے

(میرے ساتھ) جیسا کہ یوحنا ۱۷ باب ۲۴ آیت مین مسیح نے دعا مانگی کہ وے میرے

ساتھ ہو وینگے (اسلیئے کہ وے لائق ہین) اُن کی لیاقت صرف اتنی ہی ہے کہ مسیح نے اپنی آمد کے وقت جو کچھہ مسیح سے اُنہین بخشا تھا اُنہون نے حفاظت سے رکھا - اور اُنکے پیرہن [illegible] اس وقت ہو ویگی کہ اُنہون نے پہلے نہین پہنے [illegible]

شہیرت ✦

(۵) اسکی اصل جگہہ خروج ۳۲ - باب ۳۲ و ۳۳ آیات اور ۶۹ - زبور ۲۸ آیت مین خروج مین ایک کتاب کا ذکر ہے جسکا مطلب وہان ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کتاب زندگی کی کتاب ہے اور زبور مین تو صاف زندگی کی کتاب کا ذکر ہوئیگا - اس آیت کا دوسرا فقرہ گویا پہلے فقرہ کی تفسیر ہے - یعنے سفید پوشاک پہنا لینے کا مطلب یہہ ہے کہ مین اُنکا نام کتاب حیات سے کاٹ نہ ڈالونگا اور اپنے باپ کے حضور اُن کا اقرار کرونگا - یہہ بات تو اِس وعدے سے خود بخود نکلتی ہے کہ جو اپنی پوشاک میلا ہونے دیگا - اُس کو مین بھی اپنی کتاب حیات سے کاٹ ڈالونگا (فرشتون کو آگی متی ۱۰ - باب ۳۲ و ۳۳ - آیت لوقا ۱۲ - ۸ و ۹ پر یہہ نظیر موقوف ہے جنمین باپ کا ذکر ہے اور لوقا مین صرف فرشتون کا پر بیان اُن دونون کا اس خط مین نام بہت بار آیا اوّل - چہارم و پنجم آیات مین پہلی آیت مین تو خالی نام ہی کا ذکر ہے مگر چوتھی اور پانچوین آیات مین جنمین ایمانداروں کے نام مذکور ہوئے ہین وہ خالی نام ہی نہین بلکہ اُن کے جیسے نام ہین ویسے ہی کام بھی ہین ✦

مکتوب ششم فلادلفیا کی کلیسیا

یہہ شہر پرگام کے ایک بادشاہ نے بنایا تھا جسکا نام اتّلس فلادلف تھا اُس نے اپنا نام اِس شہر کو دیا بہت دنون تک تو یہہ ترکون سے محفوظ رہا پر آخر کو ۱۳۹۲ء مین بایزید نامی ترک نے ایک سپہ سالار نے اُسکو لے لیا اب اُسکا نام آلہ شہر ہے یہان چوبیس گرجا گھرون کے کھنڈر مین

(۷) اِس مین خداوند اپنا بیان یون کرتا ہے (وہی جو پاک ہے وہی جو سچا ہے) جب خداوند مین پہنچا تو پہلے شیاطین نے اور پھر بطرس نے پہچانا کہ یہہ خدا کا قدوس ہے - لیکن

یہان خداوند اپنے تئین خدا کا قدوس نہین کہتا اِس مین پرانے عہد نامہ کی اُن آیات کی طرف
اشارہ ہے جہان خدا اسرائیل کا قدوس کہلایا ہے - البتہ فرشتگان بہی پاک ہین مگر خدا کے
سوائے اور کوئی کبھی [illegible] הקדוש [illegible] پاک نہین کہلایا یعنے پاک
تو اور بہی کہلاتے ہین مگر آرٹیکل کے ساتھہ کبہی کوئی خدا کے سوائے نہین کہلایا اِس سے مسیح کی
الوہیت اظہر من الشمس ہے - ا یوحنا ۵ - باب ۲۰ - آیت مین مسیح الحق کہلایا ہے مسیح کے یہہ دونون
مرقومہ بالا صفات کلیسیا کے لئے نہایت تسلی کی باعث ہین کیونکہ کلیسیا یہودیون سے ستائی جاتی تہی -
اِس دُکھ کی حالت مین خداوند کلیسیا کو کہتا ہے کہ تو مت ڈر کیونکہ مین وہ ہون جو قدوس ہے
اور جو حق ہے اِس لئے یہہ ناپاک یہودی تجھپر غالب نہ آسکین گے اور جب تجھپر غالب نہ آوین گے
تو تجھہ پر کیونکر آسکین گے (داؤد کی چابی) اِسمین اشارہ ہے یسعیاہ - ۲۲ باب ۲۲ - آیت
کیطرف جس مین الیاقیم کے کندہے پر داؤد کی چابی رکھنے کا وعدہ ہے اور وہان الیاقیم
سے مُراد ہے مسیح ۰

داؤد کی چابی یعنے داؤد کے گہر کی چابی - داؤد کا گہر خاندان شاہی تہا سو جس کے پاس اُسکے
گہر کی کُنجی ہے وہ اُس کی بادشاہت مین لوگون کو داخل بہی کر سکتا ہے - اور روک بہی سکتا ہے
اور جب کہ سارے وعدے داؤد اور اُس کے خاندان کے ساتھ کیئے گئے تہو کوئی اُن وعدون
مین شریک ہونا اور خدا کی رضامندی چاہتا ہے کیونکہ اُنہین وعدون کے ذریعے رضامندی ہے
اُسکے لئے ضرور ہے کہ داؤد کے گہرانے سے علاقہ رکہے - پس داؤد کی کنجی کا مطلب نجات کی
چابی ہے اُسکو مسیح نے آسمان کی چابی کہا (متی ۱۶ - ۱۹ - آیت) رستعام رومن کیتہلک کلیسیا کا ایک عقیدہ غلط ٹہرتا ہے
کیونکہ مسیح نے پطرس کو آسمان کی کنجی ایسی نہین دی کہ اُس کے ہاتھ مین بالکل نہین رہی کیونکہ
ستّے برس کے بعد خداوند کہتا ہے کہ وہ چابی میرے پاس ہے ۰

(کہلا ہوا دروازہ) اِس کے دو مطلب ہین ایک تو ساتوین آیت سے علاقہ رکہتا ہے اور
دوم نوین آیت سے اوّل یہہ کہ مین نے تیرے لئے آسمان کی بادشاہت کا دروازہ کہولا یا
ہے اب یہہ یہودی لوگ اِس کو بند نہین کر سکتے ہین دوم یہہ کہ مین نے تیرے [illegible] اور [illegible]
[illegible] دروازہ کہولا ہے کہ تو خدا کی بادشاہت کو اُن مین پہیلا سکے [illegible]

۱۶ - باب ۹ - آیت پولس کہتا ہے کہ میرے لئے ایک بڑا اور بڑے کام کرنے کا دروازہ کھلا ہے۔ اور مخالف بہت سے ہیں۔ (تیرے پاس تھوڑا ہی زور ہے) متی ۲۵ باب ۱۵ - آیت میں جو تمثیل ہے اُس سے یہہ بات بخوبی ظاہر ہے کہ خداوند ہماری طاقت اور لیاقت کے موافق ہمارا انصاف نہیں کریگا بلکہ اُس کام کے موافق جو ہمنے اپنی حیثیت کے موافق کیا۔ تمثیل میں تو اُس تھوڑی طاقت والے نے کچھ کام نہیں کیا مگر اس کلیسیا نے اپنی تھوڑی ہی طاقت سے بہت کام کیا اور خود کہتا ہے کہ تو نے میری کلام کی حفاظت کی اور میرے نام کا انکار نہیں کیا۔ اِس کلیسیا کے حق میں مسیح کا وہ وعدہ پورا ہوا کہ جس کے پاس ہے اُسکو دیا جاویگا۔

(۹) (دیکھ میں بعضوں کو شیطان کی جماعت میں سے دیتا ہوں) یعنے میں اُس میں سے بعضونکو تجھہ میں ملاونگا اور میرا عمل اِس کام کا کرتا ہے اور اِس ارادہ کے پورا ہونے کے وقت پر گویا کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ میں ایسا کرونگا۔ اِس آیت کا آخری حصہ یسعیاہ ۴۹ باب ۲۳ - آیت اور ۶۰ باب ۱۴ - آیت سے ملتا ہے اور اِس میں جو فروتنی ہے یہہ ظاہری نہیں بلکہ خداوند کی اطاعت اور فرمانبرداری کی فروتنی ہے۔

(۱۰) (صبر کا کلام) یعنے وہ کلام کہ جس میں میں نے صبر کرنے کی نصیحت کی خصوصاً متی ۲۴ باب ۱۳ - آیت میں کہ جو آخر تک ہے الخ۔ (اِس لئے میں بھی تجھے حفاظت سے رکھونگا) جیسا کہ نوح نے خدا کی کلام کو مانا اور جبکہ اور لوگ ہنستے اور ٹھٹھہ کرتے تھے اُسوقت اُسنے کلام کو تھاما تھا۔ پھر اُسکو تو خدا نے محفوظ رکھا پر اور لوگ ہلاک ہو گئے۔ لوقا ۲۱ - باب ۳۶ - آیت بھی اس کے موافق ہے (اُس آزمایش کی گھڑی سے الخ) یعنے یا تو وہ گھڑی تجھہ پر آویگی پر تو سلامتی سے اُس میں سے نکل آوے گا۔ اور یا اُس میں آنے نہ پاویگا یعنے وہ گھڑی تجھ پر نہیں آویگی۔ یہہ گھڑی کون سی ہے البتہ بہت گھڑیاں تو ہیں لیکن خاص کرکے عدالت کے پیشتر ایک گھڑی آویگی جو سخت آزمایش کی ہوگی جسکا ذکر مسیح نے متی ۲۴ - باب ۲۱ - آیت میں کیا ہے کہ دنیا کی پیدایش سے اب تک ایسی گھڑی نہیں آئی اور اُن بہت سی گھڑیوں میں سے چند گھڑیاں مثلاً یروشلم کی بربادی کی گھڑی اور رومی بادشاہت کی بربادی اور گذشتہ صدی میں جو فرانس کا غدر ہوا۔ یہہ گھڑی بہتوں کے امتحان کرنے [illegible] ظاہر ہو جاوے اور دنیا داروں کے امتحان کیلئے بھی ہے تا کہ اُن کی بے

ایمانی بخوبی ظاہر ہو جاوے (زمین کے رہنے والون کے لئے) اِس کتاب مین اِس محاورہ کا مطلب
دنیادار لوگون سے ہے۔ کیونکہ وے نہ صرف اِس زمین پر رہتے ہین بلکہ اُنکا دل اِس زمین مین لگا ہوا ہے۔
جیسا کہ لوقا ۲۱ باب ۳۵ آیت مین ہے کہ وہ جال کی نہج پھیل جاوے گا جو زمین پر بیٹھے ہوئے ہین
تو ہو نہین سکتا کہ اِسمین مسیح کے ایمان دار بھی شامل ہون ۔

(۱۱) جیسا کہ تھیوتیرا کی کلیسیا کو کہا ویسی ہی اِس کو بھی خداوند کہتا ہے (کہ وہ جو تیرے پاس ہے
اُس کو پکڑے رہ) یعنے اگر تو اِسکو جو مین نے تجھے دیا ہے مضبوطی سے پکڑے رہے تو مین اُسکو
جو تیرا میرے ہاتھ مین ہے ضرور ہی پکڑے رہونگا (کوئی تیرا تاج نہ لے لے) اِسکا یہہ مطلب نہین کہ
تیرے دشمنون مین سے کوئی اُسکو اپنے واسطے نہ لے لے کیونکہ اُس کو تو کسی صورت سے لے جا
نہین سکتا۔ مگر یہہ کہ مبادا کوئی تجھ سے چھین لے یعنے تجھ کو ایسا پہنچاوے کہ تو اُس سے
محروم رہے ۔

(۱۲) یہان ہیکل کا ذکر ہے نئے عہد نامہ کے اور مقامات مین جہان کہین ہیکل کا ذکر ہے تو اِسکا مطلب
خدا کی کلیسیا سے ہے جو اب موجود ہے۔ مگر یہان اِسکا مطلب اُس کلیسیا کا ہے جو آسمان پر ہونیوالی
ہے ۲۱ باب ۲۲ آیت مین جہان نئے یروسلم کا ذکر ہے وہان ہیکل کا ذکر نہین ہے مگر تو بھی وہ آیت
اِس آیت سے مختلف نہین ہے کیونکہ وہان ہیکل کا اِس لئے مذکور نہین ہوا کہ نئے یروسلم سراسر خود
ہیکل ہے۔ اور وہی ہیکل یہان مذکور ہے۔ ابتک تو مسیحی لوگ اُس ہیکل کے پتھر کہلاتے پر یہان
ستون کہلاتے ہین۔ ممکن ہے کہ پتھر دیوار مین سے نکل جاوے مگر ستون کسی طرح نہین نکل سکتا
جب تک کہ گھر نہ ڈھایا جاوے پس کلیسیا ابدالآباد رہیگی اور اُسکے ساتھ سچے مسیحی لوگ
بھی ابدالآباد تک رہینگے الغرض اب جو اُس ہیکل سے دور ہو جانیکا خوف ہے وہ بہت باقی [illegible]
بعضون نے سمجھا کہ اِس وعدہ کے یہان کہنے کا خاص سبب یہہ ہے کہ فلادلفیا مین بھونچال
بہت ہوتے تھے تو خداوند وعدہ کرتا ہے کہ تو ستون کے مانند ہوگا اور بھونچالون سے گریگا
نہین (اور اُسپر مین نام لکھونگا یعنے خدا کا نام اپنا نام اور یروسلم کا نام) یہہ نام ابدالآباد تک
اُسپر قائم دائم رہینگے اور جیسا کہ کوئی اپنی چیز پر اپنا نام کہدواتا ہے کہ اُس کی ملکیت [illegible]
ہو ویسے ہی یہہ نام اِس بات کے نشان ہونگے کہ یہہ مسیحی خدا کا نام ہے [illegible]

خدا نے کہا کہ مین اُن کا خدا ہوونگا اور وے بہت لوگ ہونگے اور جب خدا کے شہر کا نام اُس پر
لکہا جاویگا تو یہہ ظاہر ہوگا کہ یہہ شہر خدا کا ہے - اور شہر کے [illegible] حقوق اپنے مالک پر ہوونگے
[illegible] وارث ہوگا [illegible] نام [illegible] باب [illegible] مین جسکو کوئی نہین [illegible] پس یہہ کام کی کلیسیا
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مکتوب ہفتم لاودیقیا کی کلیسیا

لاودیقیا کا اصل نام دیوس پولی تہا جب وہ کچہہ ویران ہوگیا تہا تب انطاکیہ کے ایک پادشاہ نے اُس کو بسایا اور اپنی بی بی کے نام پر اُس کا نام لاودیقیا رکہا - مسیح کے زمانہ کے قریب وہ بڑا وسیع اور نامور شہر تہا - لیکن ۶۲ سنہ عیسوی مین ایک بڑے بہونچال سے برباد ہوگیا - وہان کے باشندگان ایسے دولتمند تہے کہ بغیر کسی سرکاری مدد لینے کے اُنہون نے خود اُس شہر کو از سر نو تعمیر کیا - بعد از ان ترکون نے اُسکو بیخ و بُن سے اُکہاڑ دیا اب اُس شہر کی کہنڈر دور دور تک ہین اور وہین ایک چہوٹا سا گانون اسکیحصار نام آباد ہے ◆

(۱۴) اس مین مسیح اپنے تئین آمین کہتا ہے اور اشارہ یسعیاہ ۶۵ باب ۱۶ آیت کیطرف ہے جہان "آمین کا خدا" آیا ہے - لفظ آمین کا مطلب تہا سچ - پر اب اُسکا استعمال ہوگیا ہر سچائی سے - یسعیاہ مین جو "آمین کا خدا" ہے اُسکا مطلب ہے کہ جو کچہہ وہ کہتا ہے وہ آمین کے لائق ہے کچہہ شک و شبہہ کی جا اُس مین نہین ہے وہ بالکل قابل یقین اور برحق ہے اور یسعیاہ کے اُسی مقام سے یہہ بات بہی ظاہر ہے کہ وہان آخری زمانہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو مسیح کی پہلی آمد سے شروع ہوا یعنے خدا آخری زمانہ مین مسیح مین ہوکے ظاہر ہونے والا ہے - اور آخری زمانہ مین خدا کا ظہور مسیح مین ہوگا - تو وہ مسیح بہی آمین کا خدا ہے کیونکہ اُس مین خدا کی سچائی ایسی ظاہر ہوئی کہ

جیسے آگے کبھی نہین ہوتی تھی - چنانچہ یوحنا رسول فرماتے ہین کہ شریعت تو موسی کی معرفت دی گئی پر فضل اور سچائی مسیح سے پہنچی اور پولس رسول فرماتے ہین کہ خدا کے جتنے وعدے ہین مسیح مین اُنکی ہان اور آمین ہے دیکھو ۲ قرنتی ۱ باب ۲۰ آیت اور یہہ آمین کا خدا ہے یعنی جب یہہ ظاہر ہوا تو اپنے اقوال کے ثبوت مین بھی یہی لفظ استعمال کرتا تھا یعنی آمین آمین جسکا ترجمہ ہوا سچ سچ کہتا ہون - اِس آیت مین آمین کہلانیکا مطلب اِس کے بعد سے کھلتا ہے - یعنے یہہ کہ اس خط مین خداوند لاودکیا کے فرشتہ کو بہت سرزنش و ملامت کرنے کو ہے اِس لئے اپنی سچائی اور سچے گواہ ہونے پر زور دیتا ہے کیونکہ اگر وہانکے فرشتہ کو پہلے یہہ معلوم نہوتا کہ میرا ملامت کرنے والا ایسا سچا ہے تو شاید اُسکی ملامت کی برداشت نہ کرتا مگر اب چونکہ وہ جانتا ہے کہ جو کچھہ وہ کہتا ہے سب راست اور حق ہے لہذا اُس کی ملامت کو اپنے حق سے زیادہ نہین سمجھتا بلکہ اُسکو اپنا حق جانتا ہے کیونکہ یہہ اُس کی ملامت بھی حق اور سچ ہے پہر نہ صرف ملامت کی تقویت کے لئے بلکہ وعدہ کی مضبوطی کے لئے بھی جو اِس خط کے آخر مین ہے مسیح اپنے تئین آمین کہتا ہے - (خدا کی خلقت کا شروع) البتہ اگر یہی فقرہ ہوتا تو ہم یہہ مطلب نکال سکتے کہ جسکو خدا نے ساری خلقت کے پیشتر پیدا کیا - مگر جب ہم اور سب مقامون کو جو اُسی مضمون مین ہین اِس سے مقابلہ کرتے ہین تو یہہ مطلب ہرگز نہین نکلتا ہے - اِسی کتاب مین مسیح الفا کہلاتا ہے پس اگر وہ مخلوق ہوتا تو الفا کیونکر کہلا سکتا یونانی مین شروع کے لئے جو لفظ ہے اُس کا مطلب اصل بھی ہے - چنانچہ کلسی ۱ باب ۱۸ آیت مین قرینہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہان اِس لفظ کا مطلب اصل ہے نہ شروع پہر سلیمان کی حکمت کی کتاب مین لکھا ہے "کہ بت پرستی تمام برائی کی اصل ہے" اور نیکودیمس کی جعلی انجیل مین لکھا ہے "کہ شیطان موت کی اصل اور گناہ کی جڑ ہے" - اِن سب مقامون پر یونانی مین وہی لفظ ہے جو یہان ہے اور جسکا ترجمہ شروع ہوا - پس یہان بھی ضرور اِس لفظ کا مطلب اصل ہے نہ شروع یعنے وہ خدا کی تمام خلقت کی اصل ہے اور اُسی سے خدا نے ساری خلقت کو پیدا کیا - پس جب کہ یہہ ایسا ہے تو اِس مین بھول یا دہوکہ کا امکان نہین ہو سکتا البتہ جب پہلے اُس نے اپنے تئین سچا گواہ کہا تو بھی اُس مین دہوکہ کا امکان رہا مگر جبکہ وہ ساری خلقت کا اصل ٹھیرا تو سارا امکان دور ہوگیا نہ تو وہ دہوکہ کہا سکتا ہے نہ دے سکتا ہے کیونکہ وہ سب کچھہ جانتا ہے جیسا کہ ۳۳ زبور ۱۵ آیت مین لکھا ہے کہ یہوواہ وہ ہے جو اُن کے دلون کا بنانے والا ہے

اور جب دلون کا بنانے والا ہے تو سارے کامون اور ارادون کا جاننے والا ہے اور جب وہ لودکی
اصل ہے تو وہ یقیناً کلیسیا کی بابت دہوکہ کہا نہین سکتا ہے ◆
(۱۵) گرم سے مراد ہے مسیح کی محبت سے بہرپور اور سرد سے مراد ہے اُس سے خالی ہونا ۔ غزل ۱۵ - آیت
الغزلات ۸ باب ۶ ۔ آیت مین عشق (اصل مین محبت) آگ کہلاتی ہے ۔ شیر گرمی کیا ہے ۔ گرمی
بہی ظاہر ہوتی ہے اور سردی بہی معلوم پڑتی ہے ۔ شیر گرمی وہ ہے جو معلوم نہین ہوتی ہے ۔
ہان حقیقتاً سردی ہے پر معلوم نہین ہوتا کہ سرد ہے یا گرم ۔ اکثرون نے سمجہا کہ یہ درمیانی حالت
ہے نہ سرد نہ گرم یعنے نہ مسیح کے بالکل مخالف اور نہ بالکل دوست مگر جبکہ مسیح کہتا ہے کہ کاشکے یا
تو گرم یا سرد ہوتا تو اگر اسکا مطلب درمیانی حالت ہو تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مسیح اُس کو جو قدرے
اُسکا دوست ہے کہے کہ کاشکے تو بالکل سرد یعنے میرا مخالف ہوتا ۔ کیونکہ بالکل مخالف ہو جانے
سے درمیانی حالت تو بہتر ہے اور جو لوگ مسیح کی محبت سے خالی ہین اور اپنی اِس تہی دستی کو جانتے
ہین اور اُس حالت سے دکہ بہی پاتے ہین جیسا کہ سردی سے آدمی کو تکلیف ہوتی ہے پس اُنکی حالت
بہتر ہے اُن سے جو غافل ہین اور اپنے تئین جانتے نہین کہ کیسے ہین ۔ چنانچہ خداوند نے بہی کہا
"کہ مبارک وہ جو غریب ہین" حالانکہ اُن سے بہتر وے ہین جنہون نے حقیقی دولت پائی ۔ ٹھیک
اسیطرح یہان بہی کہتا ہے کہ مبارک وے جو سرد ہین یعنے جنکو اپنی سردی معلوم ہوتی ہے حالانکہ
زیادہ مبارک وے ہین جو گرم ہین اور سردی کے مبارک حالی آخری فقرہ سے ظاہر ہے ۔ کہ
شیر گرم کو مسیح اپنے موہنہ سے نکال پہینکنے پر ہے اور اِس سے نفرت رکہتا ہے ◆
(۱۶) مین مذکورہ شیر گرمی کی تفسیر ہے ۔ کہ تو کہتا ہے کہ مین دولتمند ہون [illegible] تو
اپنے حال کو نہین پہچانتا ہے کہ تیرا کیسا برا حال ہے جو تجہے بہی آسودہ [illegible] معلوم ہوتی ہے مسیح
[illegible] باب ۵ ۔ آیت مین دولت سے مطلب ہے روحانی دولت ۔ ویسے ہی یہان روحانی
دولت کا مطلب ہے ۔ اور اُس کا حال اُس فریسی کا سا تہا جس نے کہا کہ مین شکر کرتا ہون کہ مین
ایسا نہین الخ پر ایسون کی بابت مسیح نے کہا (کہ وے بہلے چنگے ہین) یعنے اپنے تئین
بہلے چنگے جانتے ہین ۔ پہر ۔ (جو کہتے ہین کہ ہم دیکہتے ہین ہم بینا ہین) ۔
ہین کی نسبت خود مسیح نے فرمایا یوحنا ۹ باب ۴۱ ۔ آیت مین کہ "تمہارا گناہ بنا رہتا ہے" ۔ ایسونکو کہا

یہ سچا گواہ جو دلون اور گردون کو جانچتا ہے کیا کہتا ہے یہ کہ تیرا ایسا خراب حال ہے کہ سب
کمبختون سے تو ہی زیادہ کمبخت اور خراب حال ہے اور زیادہ تر تیری کمبختی اور خرابی
اس مین ہے کہ تو اپنی اس بُری حالت کو جانتا نہین جیسا کہ وہ بیماریان زیادہ تر مہلک ہین جن
[illegible] معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح [illegible] زیادہ تر [illegible] ہے جیسے [illegible] دیکھ سکے
[illegible]
[illegible] مفلس۔ اندھا [illegible] ننگا [illegible] تو [illegible] ہے [illegible] دولتمند [illegible]
مفلس ہے پر تو اپنے افلاس کو جانتا نہین۔ علیٰ ہذا القیاس +

آیت (۱۸) مین مسیح اُس کی بدحالی پر رحم کرکے اُس کو صلاح دیتا ہے کہ "تو مجھ سے مول لے"
مجھ سے کیون کہ میرے ہی پاس ہے۔ اور کہین نہین۔ مول لے فی الحقیقت یہ قیمتاً
نہین ملتا بلکہ بالکل مفت برعکس اسکے جو کوئی قیمت دینا چاہتا ہے اُس کو مل نہین سکتا۔ جیسا کہ
اسی کلیسیا نے چاہا پر نہ ملا یہ قول ملتا ہے یسعیاہ ۵۵ باب ۱ آیت سے واضح ہو کہ وہان بے قیمت
مول لے کہا ہے جس سے یہ ظاہر ہے کہ یہ مول لینا ایسا ہے کہ جس کے عوض سونا چاندی
نہین دیا جاتا جیسا کہ رواج ہے اور اگر یہ مفت ملتا ہے تو مول لینا کیون کہا اس کا مطلب
یہ ہے کہ اگرچہ گنہگار آدمی مسیح سے مفت فضل پاتا ہے۔ پر اس مفت پانے کے لئے
بھی کچھ نہ کچھ اپنے سے نکالنا ہوتا ہے سو وہ ہمارا اپنا بھروسہ غرور اور دولت کا فخر ہے
جیسا کہ اس کلیسیا مین تھا۔ پس ان سب کو چھوڑ کر اُس کو لینا ہوتا ہے جو ایک طرح کا لین
دین ہے چنانچہ متی ۱۳ باب ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ آیتون مین مذکور ہے کہ وہ اپنا سب کچھ
بیچ کر اُس موتی کو خریدتا ہے بغیر بیچنے کے اُس کو وہ موتی نہین مل سکتا سونے سے مراد
ہے سچا ایمان جیسا ۱ پطرس ۱ باب ۷ آیت مین ہے کہ تمہارا ایمان سونے سے
بہتر ہے اگرچہ وہ تایا ہوا ہو۔ اور یعقوب ۲ باب ۵ آیت مین بھی "سفید
پوشاک" سو مطلب ہے سچی راستبازی جو ساردیس کے خط مین مذکور ہوئی۔
انجن کا مطلب ہے سچی دانائی جو روح القدس سے ملتی ہے۔

آیت (۱۹) جو کوئی اپنے آپ کو غیر محتاج جانتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے کچھ کمی نہین ہے وہ [illegible]

اصلاح کو ہرگز نہیں مانتا ہے۔ یہی حال وان کے کلیسیا کا تھا۔ اِس لئے مسیح یہہ بات کہتا ہے کہ میں جتنوں کو پیار کرتا ہوں اُنہیں کو تنبیہ کرتا ہوں اور تجھے بھی تنبیہ کرنا محض پیار ہی کے سبب سے ہے اِس لئے اُس کو بُرا نہ مان بلکہ پذیرا کر۔ واہ! کیا ہی عجیب محبت ہے [illegible] کی اصلاح کو پذیرا کرنا نہیں چاہتے ہیں اُن [illegible] جن کو وہ محبت کرتا ہے ضرور ہے کہ ہمیں ملامت بھی کرے اور بے ملامت نہ چھوڑے پس جب ہم اُس کی ملامت کے شنوا نہیں ہوتے تو وہ ہم کو تنبیہ کرتا ہے مگر تو اُس ملامت سے اور تنبیہ سے یہہ خواہ مخواہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہمارا فائدہ ہی ہو سو اِس لئے وہ کہتا ہے کہ تو بھی اپنا کام کر اور اپنی خود مختاری کو کام میں لا۔ اُسی حال میں مسیح کی ملامت اور تنبیہ مفید ہوگی یعنی کہ اپنی سرگرمی سے توبہ کر جس کا پہلا قدم یہہ ہے کہ اپنی سردی کو پہچانے ۔

۲۰ آیت (۲۰) اِس کی اصل جگہہ غزل ۵ باب ۲ سے ۶ آیات تک ہے خصوصاً ۲ آیت۔ اور جو مسیح کی آواز کے شنوا نہیں ہوتے اُن کا حال باقی آیات میں مندرج ہے۔ اِس کھٹکھٹانے سے مراد وہی ملامت اور تنبیہ ہے اور مسیح کی جو محبت ۱۹ ویں آیت میں دیکھ چکے وہی اِس آیت میں بھی ہے کہ وہ ہمارے دلوں کے دروازوں پر کھڑا ہوکر کھٹکھٹاتا ہے (اگر میری آواز سُنے) اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نہ صرف کھٹکھٹاتا ہے بلکہ ساتھ ہی بولتا بھی ہے کہ میں اندر آن اب دل میں۔ یاں [illegible] کہ جب مسیح کھڑا ہے اور اندر آنا چاہتا ہے تو کیوں خود دروازہ نہیں کھول لیتا۔ تاکہ وہ اندر آجاوے مگر یہہ خیال تو آدمیوں کی تہذیب و اخلاق سے بعید ہے کہ بے اجازت اندر آوے (میں کھانا کھاؤنگا) ہمارے دلوں میں کون سی ایسی چیز ہے کہ جسکو وہ کھانا چاہتا ہے؟ وہ ہماری محبت ہے جس کو وہ اپنی خوراک بنانا چاہتا ہے۔ اور دستور تو یہہ ہے کہ جب کوئی کسی کے گھر جاتا ہے تو اُس کے پاس سے کھاتا ہے اپنے پاس سے نہیں کھلاتا مگر جب مسیح ہمارے پاس آتا ہے تو نہ صرف ہمارا کھانا ہے بلکہ

ہم کو اپنے باپ کہلاتا بھی ہے ۔ آسودہ کرتا ہے غزل ۱۴ باب آخری آیت اور ۲ باب ۔ ۱۰ آیت کی طرف اشارہ ہے اور غزل ۲ باب ۴ ۔ ۱۶ آیت میں بھی ذکر ہو چکا ہے تو ان دونوں مقاموں میں بھی یکدوسرے کے گھر میں کھانے کا ذکر ہے جیسے یہاں اور یوحنا ۱۴ باب ۲۰ [illegible]

[illegible] ہے صرف ان [illegible] طلوں کے [illegible] سے خدا بائبل کے سارے وعدوں سے عمدہ تر ہے اور لوقا ۱۲ باب ۳۷ آیت میں جو وعدہ ہے وہ بھی بہت عمدہ ہے ۔ البتہ ہمارے خداوند کا ہماری خدمت کرنا نہایت عجیب بات ہے پر اس سے بڑھ کر یہ عجیب ہے کہ اپنے تخت پر ہم کو بٹھاوے اور اپنی بادشاہت میں ہم کو شریک کرے (جیسا کہ میں غالب آیا وغیرہ) یہ کیسی محبت کی بات ہے دیکھو اس کا غلبہ تو کامل پر ہمارا ناقص ہے اور اس کا غلبہ محض اس کے اپنے زور سے ہوا پر ہمارا محض اس کے فضل سے پر تو بھی اپنی محبت کے سبب ہمارے ناقص غلبہ کے پھل کو اپنے کامل غلبہ کے پھل کے برابر کر دیتا ہے ۔

باب چہارم

اس باب سے دو مطلب نکلتے ہیں ۔ اول یہ کہ یہ اس حصّہ کا جو ۴ سے ۲۲ باب تک ہے دیباچہ ہے اور دوم ۔ ہم اس کو ساری کتاب کا دیباچہ بھی کہہ سکتے ہیں اس باب کا خاص مضمون اس مکان اور اس مکان کی آرایش کا بیان ہے ۔ جس میں حاضر ہو کر یوحنا رسول نے یہ رویا دیکھیں ۔ کیونکہ رویت کے لئے بھی خواب کی طرح مکان ضرور ہے ۔

اسلئے یہان پہلے اُس مکان کا ذکر آیا جہان آیندہ روتین دیکھی گئیں۔ گو اُس مکان کے اسباب آرایش کا ذکر آگے چلکر لیگا پر تاہم نصف سے زیادہ بیان جہان ہوئے اور آرایش بھی وہی مطلب نکلتا ہے ۔ جو اس ... کتاب سے ... ہے جیسا کہ ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

... رسول چڑھ گیا ... لکہا ہے کہ ... ہی مین آگیا ... سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پر چڑھ جانے اور روح مین آجانے کا ایک ہی مطلب ہے ۔ کیونکہ روح مین آجانے سے زمینی اشیا غایب ہو جاتی ہین اور آسمانی چیزون کی طرف نظر کہل جاتی ہے حزقیل ۱ باب ۱ و ۳ - آیات مین لکہا ہے کہ آسمان کہل گیا اور تیسری آیت مین ... تفسیر ... کلام پہنچا جیسا کہ پہلے باب مین لکہا ہے کہ مین روح مین آگیا و ... بھی یہان مرقوم ہے اسکا سبب یہ ہے کہ ان دو رویتون کی علیحدگی ظاہر ہوا اور معلوم ہو جاوے کہ ان دونون رویتون کے بیچ مین یوحنا اپنی اصلی حالت مین آگیا تہا۔ آسمان کی جو کیفیت اس باب مین بیان ہوئی ہے یہی کیفیت ہمیشہ آسمان کی نہین رہتی ہے۔ مگر یہ ایک معین وقت کے موقع کا بیان ہے یعنی گویا کچہری لگی ہوئی ہے جس کا منصف خداوند ہے اور بزرگ لوگ اُس کے اردگرد بیٹہے ہین اسی طرح اسلاطین ۲۲ باب ۱۹ - آیت مین ہے کہ خداوند تخت نشین ہے اور سب بزرگ اوس کی خدمت مین استادہ ہین دانیال ۷ باب ۹ و ۱۰ و ۱۳ مین بہی عدالت کا ذکر ہے ۹ - آیت مین چھوٹے تختون کے لگائے جانے کا ذکر ہے اور جیسا کہ دانیال مین مذکور ہے کہ یہ تخت خدا باپ کا ہے اور ابن آدم اُس کے پاس آیا - اسی طرح یہان یہ تخت خدا باپ کا ہے جیسا کہ ۴ باب مین اور ۵ باب مین ذکر ہے کہ ابن آدم اُس کے پاس آیا برعکس اس کے حزقیل ۱ باب ۲۶ - آیت مین ابن آدم ہی تخت پر بیٹہا ہوا دیکہا گیا ہے ۔

(۳) یہ تخت یشم اور عقیق کی مانند ہے - یشم چمکیلا ہوتا ہے جیسے ۲۱ - ۱۱ مین - یشم سے مراد جلال اور عقیق سے جو سُرخ رنگ کا ہوتا ہے مراد غضب ہے - حزقیل ۱ باب ۲۶ - آیت

اور ۱ باب ۱۰ آیت میں خدا کی جو صورت دکھائی دی وہ اوپر سے نورانی اور نیچے سے آتشی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہر جگہ یکسان نہ تھی۔ یہی خیال ہم بیان کر سکتے ہیں کہ اوپر یشب کی اور نیچے عقیق کی تھی۔ اس تخت کے گرد دھنک کی صورت تھی دھنک خدا کے فضل کے عہد کا نشان ہے۔ سو اسکا مطلب یہ ہوگا کہ عدالت جو ہونے پر ہے اگرچہ اور ونکے لئے تو غضب [illegible] [illegible] اور ہلاکت کی [illegible] دھنک [illegible] بادلون پر [illegible] اگرچہ [illegible] سے کالی گھٹا [illegible] ہوتا ہے [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے اپنا چہرہ چہپا لیا ہے مگر ایسا وقت آتا ہے کہ جس مین بادل دور ہو جاینگے اور خدا کے چہرہ کی روشنی جلوہ گر ہوگی حزقیل ۱ باب ۲۶ و ۲۸ آیت میں ایسا ہی بیان ہے اور یسعیاہ ۵۴ باب ۷ سے ۱۰ آیت تک اس مقام سے بہت ملتا ہے البتہ اُس میں اول مطلب تو اسیری یعنی کہ اسیری کا طوفان میں نے بہیج لایا۔ پہر اب میں تجہ سے عہد باندہتا ہے کہ تجہ پر فضل کرونگا اور پہر تجہکو نہ چہوڑونگا۔ یہ دہنک سبز رنگ تہی۔ اسکا مطلب تو یہ نہیں ہوگا کہ بالکل سبز تہی ورنہ وہ دہنک کی مانند نہ ہوتی۔ بلکہ یہ رنگ اُسمین زیادہ روشن تہا۔ یہ سبز رنگ آنکہون کے لئے فائدہ بخش ہے اور اس سے خدا کی رحمت اور نرمی اور مہربانی ظاہر ہوتی ہے اگر ہم ہمیشہ خدا کے غضب اور جلال ہی کو دیکہتے تو [illegible] کی برداشت نکر سکتے پر اُسکے ساتہ اُس کی نرمی اور مہربانی ہی ہمین ملنے والی ہے ۞

۴ آیت [illegible] بزرگ کون ہیں؟ بلاشک یہ کلیسیا ہے کیونکہ پرانے عہدنامہ کی کلیسیا یعقوب کے بارہ بیٹون کی بنیاد پر بنے ہوئے تہے اور نئے عہدنامہ کی کلیسیا بارہ رسولون کی بنیاد پر لیکن اسکا مطلب ہرگز نہ سمجہنا چاہئے کہ وہان صرف یہی چوبیس ہین بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ وہان ایک پارلیمنٹ ہے اور یہ چوبیس بزرگ کلیسیا کے وکلا ہین جنکو کلیسیا نے اپنا نمائندہ کر کے بہیجا۔ ان کے وسیلہ سے کل کلیسیا وہان حاضر ہین۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ خدا کی کلیسیا کی بہتری کے لئے عدالت تو گت سے پر صرف یہی نہین بلکہ کلیسیا کو اپنی عدالت

کلام مین شریک بھی کرتا ہے گویا اُس کی اِس کام مین اصلاح لیتا ہو دوسری یہہ بھی ایک وجہ
ہے کہ جس سے یوحنا نے اُن کو بزرگون کی صورت مین دیکھا (اپنے اپنے تختون پر اع)
عدالت مین اجلاس کا یہ نشان ہے جسفید پوشاک اور سونے کے تاجون سے معلوم
ہوتا ہے کہ یہ بھی بادشاہ ہین اور حکومت کرتے ہین اِس پر یہہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ
کیا خدا اپنے مشیرون کے سبب سے اپنے ارادہ اور مرضی کو بدل سکتا ہے - جواب عدالت
مین مشیر بننے اور شریک ہونے کا اور یہی قاعدہ ہے یعنے یہ کہ کوئی اُس مین شریک نہین
ہو سکتا - جب تک کہ اُس کی مرضی خدا کی مرضی کے تابع اور موافق نہو ◆

(۵) بجلیاں - گرجین آوازین - اِس بات کا نشان ہین کہ عدالت ہونے والی ہے چنانچہ ۵-آیت
کوہ سینا پر شریعت دینے کے پیشتر یہ تینون وقوع مین آئے اِس کا سبب یہ تھا کہ بنی اسرائیل
واجب طور سے خدا کا خوف رکھین [illegible] دیکھو یوحنا ۱۲ باب ۲۸ و ۲۹ آیت مین مذکور ہے کہ جبکہ
اوروں نے سمجھا کہ بادل گرجا یسوع نے [illegible] آواز سنی ویسے ہی یہ گرج وغیرہ
اوروں کے لئے تو غضب کا نشان ہے مگر اُسکی کلیسیا کے لئے اُسکی نوازش ہے اور وہ اُسکو
پہچانتی ہے (سات شمعدان روشن) یہ خدا کی روح کی کامل تاثیر ہے جو ہر کہین اثر [illegible]
ہے اور اُس کی عدالت کو کام مین لاتی ہے ◆

(۶) سمندر - یہ بھی شمعدانون کی طرح حقیقت کے ساتھ ہے - اور معلوم ہوتا ہے کہ ان [illegible] ۶-آیت
چیزون کا مطلب یکسان [illegible] مین کہا ہے کہ یہہ سمندر آگ سے ملا
ہوا تھا [illegible] شعلہ کو آگ [illegible]
[illegible] تعاون کا ایک جلوہ [illegible]
آگ [illegible] دیتا ہے [illegible] مین کہی بات [illegible]
گیت ہے جو خدا کی عدالتون کے ہو چکنے کا ایک سپاس نامہ ہے - پس اِس سمندر سے
مراد ہے خدا کی عدالتون کا مجموعہ چنانچہ ۳۶ زبور کی ۶ آیت مین عدالتین بڑے سمندر کی مانند
ہین اور انتہا گہراؤ کے لئے اصل مین جو الفاظ ہین وہ پیدائش ۷ باب ۱۱ آیت مین
آئے ہین پس زبور نویس کا یہ مطلب ہے کہ تیری عدالتین ایسی گہری ہین جیسے طوفان کے وقت

ہین اور ۱۵ وین اور پہلے باب مین جو گیت ہے وہ موسیٰ کا گیت کہلاتا ہے پر اُسنے عہدنامہ مین
موسیٰ کے دو گیت ہین ایک خروج ۱۵ باب اور دوسرا استثنا ۳۲ باب مین مگر اِس آیت مین اشارہ ہے
خروج ۱۵ کی طرف وہ گیت اُسوقت گایا گیا جب خدا نے بنی اسرائیل کو بحر قلزم کے پار
اُتارا تب سمندر کے کنارے کھڑے ہو کر اُنہون نے یہ گیت گایا اور اُسوقت خدا کی عدالت
سمندر کے ذریعہ ظاہر ہوئی سو اسوقت ساری عدالتون کے سمندر سے پار ہو کر کلیسا نے
فتح کا گیت گایا۔ یہین مرقوم ہے ۔

آتشین سمندر کا اِس سے مطلب ہے عدالت۔ یہ نہایت ہولناک ہو کر اُسکا غلاف مین وہ بھی بے انصافی
کی کدورت اُن مین نہین (بلور کی مانند) جیسا کہ سمندر سے خدا کی عدالتون کی محمودی ثابت
ہوتی ہے ویسے ہی بلور سے اُسکی خوفناکی نکلتی ہے حزقیل ۱ باب ۲۲ آیت مین بلور وحشت انگیز
مذکور ہے حبقوق ۳ باب ۲ آیت مین اُسکا نتیجہ لکھا ہے جب مینے سنا کہ تو عدالت کے لئے آتا ہے
تو مین ڈر گیا اپنے لئے تو نہین پر ساری دنیا کے لئے ۱۵ باب ۳ و ۴ آیتون مین اِن تشبیہات
کا مطلب صاف لکھا ہے ۔

یہ سمندر جو خدا کے تخت کے سامنے ہے اگرچہ دنیا کے لئے خوفناک اور ہیبت ناک ہے
پر کلیسا کی تسلی کا باعث ہے اور کلیسا کو چاہئے کہ اپنا سارا غم اُس مین غرق کر دے (چار
جاندار تخت کی بیچ) البتہ ہین تو تخت کے نیچے مگر ایسے نیچے ہین کہ تخت کے بیچ
تک پہنچی ہوئی ہین یعنے ایسے نہین کہ ایک کنارہ پر ہون بلکہ بیچ تک اسطرح وہ سراسر اِس کے
نیچے ہونگے اور باہر کیطرف ہی نکلے ہوئے ہونگے ۔ حزقیل ۱ باب مین بہت طویل بیان اِن
جاندارون کا ہے چنانچہ ۵ آیت سے ۲۱ آیت تک چار جاندارون کا مطلب یہ ہے کہ جیسا
۲۴ بزرگ کلیسا کے وکلا ہین ویسے ہی یہ چارون جاندار زمین پر کی کل اشیاء اور اقوام کے
وکلا ہین ۔ اُنکے تخت کے نیچے ہونے سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ زمین کی ساری قوتین خدا کی
تخت کے نیچے ہین ۔ اور حزقیل ۱ باب ۲۶ آیت مین ابن آدم کا تخت اِن کے سر پر دکھائی
دیا اور پاکترین مقامون جو کروبیم ہے تھے اُن کے اوپر خدا کا تخت تھا ۔ اِن سب کا مطلب یہ ہے کہ
سب قادرون سے اوپر خدا قادر ہے یہ کلیسا کے لئے نہایت تسلی کا باعث ہے کہ جو اُس کا

مالک ہے وہ سب کا مالک ہے اور سب کچھ اسکے ماتحت ہے ۔

جانداروں کی تعداد چار اسلئے ہے کہ زمین کی چار سمتیں ہیں ۔ چاروں سمتوں کے وہ گویا موکل ہیں (آنکھوں سے بھرا ہوا) آنکھ کا مطلب ہے خدا کی روح کی قدرت تو آنکھوں سے بھرا ہوا ہونے کا مطلب ہوگا کہ خدا کی قدرت کی تاثیر تمام خلقت میں ہے حزقیل ۱ باب ۱۰ - اور ۱۰ باب ۱۲ - آیت میں مضمون [illegible] جسکا مطلب یکسان [illegible] ہوتا ہے - اور ان دونوں کا مطلب ایک ہے جیسا [illegible] آنکھوں سے بھرا ہیں ۔

[illegible] بیان جانداروں کے [illegible] تشبیہ صرف اُن کے منہ کی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ منہ کے سوا [illegible] انکا [illegible] آدمی کا سا تھا اس تفسیر کے معاون چند دلایل ہیں - اوّل یہہ کہ جیسا باقی تین جانداروں کی بابت لکھا ہے کہ فلان کا منہ شیر کی مانند وغیرہ ویسے تیسرے جاندار کی بابت نہیں لکھا ہے صرف لکھا ہے اُسکا منہ آدمی کا سا تھا - جس سے یہ نکلتا ہے کہ ان تینوں کے منہ حقیقتاً شیر وغیرہ کے نہ تھے صرف اُن کی مانند تھے پر تھے کسی اور کے - اور اُس تیسرے کا منہ جو آدمی کا سا منہ تھا یہ مراد نہیں کہ کسی اور کا ہو کر آدمی سے تشبیہ دیا گیا ہو - پھر ۱۰ آیت میں لکھا ہے کہ ان جانداروں نے سجدہ کیا تو بار بار خود ایسا کرنا آدمی کے سوائے [illegible] روں کا شکل بالمحال ہے دویم پیدائش کی کتاب سے لیکر مکاشفہ تک انسان کا بیان کہیں نہیں ہوا کہ وہ صرف جانداروں کے ساتھ میں [illegible] ہے بلکہ انکا سر کرکے مذکور ہوا پس اگر ہم مذکورہ بالا تفسیر کو قائم رکھیں تو بائبل کا بیان بھی انسان کی بابت اس کے مطابق ملتا ہے جس سے انسان کی سرداری بھی قائم رہتی ہے ورنہ نہیں - بعض مفسروں نے سمجھا کہ شیر متی ہے اور بیل مرقس ہے اور آدمی لوقا ہے اور عقاب یوحنا ہے ان چاروں میں سے یوحنا تو اس نام کا ٹھیک مصداق ہے کیونکہ جیسا کہ عقاب آفتاب کیطرف اوڑتا ہے ویسا ہی یوحنا آفتاب صداقت کی طرف جنت [illegible] تک اوڑتا ہے چنانچہ پرانی کلیسیا میں یوحنا کا یہی نام تھا - پر باقی تینوں پر یہ نام صادق نہیں آتے ہیں ۔

شیر سے اسلئے مشابہہ کیا گیا - کہ سب درندوں سے عمدہ اور افضل تر ہے اور بیل چارپایوں

سے عمدہ اور آدمی سب جانداروں سے بزرگ اور عقاب سب پرندوں سے تیز پرواز ہوتے ہین ۔

(۸) (ان کی چھ چھ پر تھے) جیسے یسعیاہ ۶-۲ مین مذکور ہوا کہ سرافیم کے چھ چھ پر تھے اور ان کا سبب بھی وہان ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ دو پر سے اپنے مُنہ ادب کے سبب ڈھانپتے تھے اور دو پر سے اپنے پاؤن کو بسبب پستی اور عاجزی کے اور دو سے اوڑتے تھے تا کہ خدا کے احکام بجالاوین ۔

اگر داگرد اور اندر ۔ اس کا مطلب وہی ہے جو ۶ آیت مین مذکور ہو چکا ہو تاکید کے ۔ ۔ ۔ الفاظ ۔ ۔ ۔ گئے اس تاکید ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کو خوب سمجھ لیا ۔ وہ جو خدا کی قدرتون سے بہرے ہین وہ اس قوت کو سب تب خدا کی حمد و ثنا کے کام مین صرف کرتے مین ۱۹ زبور او ۲ آیات مین یہی مطلب ہے کہ خدا کی خلقت بلا ناغہ اُس کی حمد و ثنا کے کام مین مصروف رہتی ہے اور یہ اُس کا شغل خواہ مخواہ کی بات ہے کہ آپ سے آپ اُس سے اُس کی حمد بیان ہوتی ہے ۔

(قدوس قدوس قدوس الخ) اس کا اصل مقام بھی یسعیاہ ۶ باب ہے یعنے خلقت کے حال ہی سے خدا کی قدوسیت نکلتی ہے ۔ اور یہ مدح خوان از روے ادب خدا سے مخاطب نہین بلکہ خود ایک دوسرے سے یہ کہتے ہین کہ قدوس وہ ہے جیسا ۹۹ زبور ۳ و ۵ و ۹ آیتون مین تین دفعہ قدوس آیا ہے ۔ پس جبکہ وہ قدوس ہے اور خلقت بھی اُس کی مقر ہے تو ضرور ہے کہ آخرکار وہ ظاہر بھی ہو اور کلیسا کو رہائی دیوے ۔

(۹ و ۱۰) (اپنے تاج نکال اوتارتے ہین) اس بات کے اقرار کے لئے کہ ہماری بادشاہت تیری بادشاہت کے سامنے ہیچ ہے ۔ جیسا تسیس مورخ لکھتا ہے کہ جب ہیرود اوگسطس قیصر کے پاس روم مین گیا ۔ تو روم مین پہنچتے ہی اُس نے اپنا تاج اوتار دیا ۔

(۱۱) جب جانداروں نے تعریف کا گیت گایا تو خدا سے مخاطب نہین ہوئے مگر چوبیس بزرگ خدا سے مخاطب ہو کر یہ کہتے ہین کہ "تو لائق ہے" یعنے اُس جلال پانے کے تو

لائق ہے - اِس آیت کے آخر مین خدا کی ختم ہونے والی تعریف جاندارون کے ستائش نامہ مین ہوگی جس حال مین چوبیس بزرگ ... کیونکہ خدا کے ... کلیسا مین ... ۵ ... جو کوئی خدا کی خلقت ... کلیسا کے انجام کو بھی مان لیگا کیونکہ جس نے دنیا کو خلق کیا وہ کلیسا کے انجام کے پورا کرنے پر بھی حاوی ہے - ۱۰۴ زبور خدا کے خلقت کا تعریف نامہ ہے یہ زبور اُن زبورون مین سے ایک ہے جو اسیری کے وقت لکھی گئی تھی جبکہ کلیسا کا نہایت پست حال تھا - اس ستائش نامہ مین کلیسا نے خود اِس بات سے تسلی پائی کہ کیا جس نے سب کچھ پہنچایا کیا وہ کلیسا کو انجام تک نہ پہنچا سکیگا - اور اِس سبب سے وہ آخری آیت مین کہتا ہے کہ شریر نیست ہو جاوینگے اسی آیت مین اِس ساری زبور کا مطلب کھل گیا ۔

(تیری مرضی کے سبب سے وے ہیں) اِس مین خدا کی خالص خلقیت کا بیان ہے کہ اوسنے چاہا کہ ہون اور وے ہوگئے ۔

باب پنجم

(کتاب) اِس مین وہ فتوہ لکھا ہوا ہے جو کلیسا کے بچاؤ اور دشمنون کی بربادی کے لئے دیا گیا تھا اور اِسی سبب سے وہ اُسکے ہاتھ مین تھا جو مسند عدالت پر بیٹھا ہوا تھا - معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب طومار کے طور پر لپٹی ہوئی تھی - اور اتنی باتین اِس مین قلمبند تھین کہ اندر اُسکی گنجائش نہ تھی اسلئے اُسکے باہر کیطرف بھی بالکل لکھا ہوا تھا اور یہ کثرت

باعظمت اُس فتویٰ کی ہے جو خدا نے اپنے دشمنوں پر دیا۔ معترض یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ طومار
تو بہت بڑا تھا اور اس میں کثرت سے لکھا ہوا تھا۔ مگر اُس کا مضمون تو ایک چھوٹی سی باب میں
سما گیا یعنی چھٹویں باب میں۔ جواب اول اس طومار کا بیان صرف ۶ باب میں نہیں ہے مگر اس
کتاب مکاشفہ کی اور سب رؤیتوں میں اسکا بیان ہے گو اور رؤیتوں میں اس طومار کا کچھ تذکرہ
نہیں ہے پر وہ فتویٰ جو دشمنوں پر دیئے گئے وہ اسی سے علاقہ رکھتے ہیں۔ جواب
دوئم یہ ہے کہ نہ صرف اس چھٹویں ہی باب میں بلکہ کسی میں بھی اُن فتووں کا مفصل
بیان نہیں ہو سکتا ہے جو خدا نے اپنے د[illegible] دیئے ہیں [illegible] میں باب میں تو صرف
اس سارے طومار کا ایک لباب مندرج ہوا [illegible] تھے یعنی اس میں
جو فتوے تھے وہ بجز خدا کسی کو معلوم [illegible] تھا [illegible] ان میں سر بمہر کا
یہی مطلب ہے (سات مہروں سے) اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ کلیۃً بند تھی [illegible] کا مضمون بالکل مخفی
تھا۔ (نہ زمین پر اور نہ فرشتے) [illegible] آواز تو [illegible] زمین پر اور
اس کے نیچے اور آسمان بھی [illegible] جیسے [illegible] میں لکھا ہے۔

(۳) ان تینوں باتوں سے واضح ہے کہ کوئی اُسکے بولنے کے قابل نہ تھا۔ [illegible] آیت میں ان
تینوں جہتوں کا ذکر ہے [illegible] خدا [illegible] مسیح ان تینوں سے علیحدہ مذکور ہوا ہے اور جیسے
[illegible] باب میں [illegible] بیان ہو چکی [illegible] اس کتاب کو کھولا [illegible] آیت
[illegible] اس کتاب کے رازوں [illegible] کچھ بھی [illegible] تعجب نہیں ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
سونپا گیا اور میں ہی ان سب [illegible]

(۴) (میں بہت رونے لگا) یہہ کام اسکی نادانی کے سبب سے ہوا کیونکہ اگر وہ پختہ ایماندار
ہوتا تو اس واقعہ سے کچھ بھی نہ گھبراتا بلکہ فی الفور مسیح کیطرف رجوع لاتا۔ اُسکے آنسو مریم کے
آنسوؤں کی مانند تھے جو مسیح کی خالی قبر پہ روتے تھے اور کہتے تھے کہ لوگ میرے خداوند کو اٹھا کر
لے گئے۔ اور اُن مسافروں کی مانند بھی جو اماؤس کو جاتے تھے کہ ہم نے سمجھا کہ یہ اسرائیل

کا چھڑانے والا ہوگا ۔ کیونکہ یوحنا ہی تو ہے جو رویا میں کلیسیا کا بڑا خطرناک حال دیکھتا تھا اور لوگ اسپر جبر کرتے تھے اور چاروں جانب سے اسپر لہر آتے تھے اور معلوم ہوتا تھا کہ اب کلیسیا نیست ہو جائیگی کیونکہ خدا کا ارادہ اس سے کچھ بھی معلوم نہیں ہوتا تھا پس چنداں حیرانی کا باعث نہیں کہ یوحنا بوڑ اس ماجرے کو دیکھکر رو پڑا ۔ یوحنا کے آنسوؤں کو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو یوحنا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کتاب کو کھولکر یوحنا اور کلیسیا کے آنسوؤں کو پونچھا یہی کام ہمیشہ اور ہر وقت خداوند اپنے روح کے وسیلے سے ہر ایک کلیسیا اور ہر فرد مسیحی کے ساتھ کرتا رہتا ہے ۔

(۵) (بزرگوں میں سے ایک نے کہا مت رو الخ) اگرچہ مسیحی اپنی کم ایمانی کے سبب سے رو رہا ہے پر مسیح آکلیسیا کا ایمان کبھی جاتا نہیں رہتا (وہ شیر جو فرقہ یہوداہ سے ہے) پیدایش ۴۹ باب ۹ ۔ میں جب یہوداہ کو شیر ببر سے تشبیہ دی گئی تو کیا تعجب ہے کہ شیلو کو جو اُس سے نکلنے والا تھا اُس سے تشبیہ دی گئی (داؤد کی اصل) اول مطلب تو یہ ہوگا کہ وہ داؤد سے پہلے تھا یعنے اپنی الوہیت کے رو سے پھر یہ کہ جب داؤد کا درخت کٹ گیا تو ایسی جڑ سے وہ درخت پھر سر سبز ہوا اسلئے وہ دوسرا داؤد کہلاتا ہے یعنے داؤد کی جو بادشاہت موعودہ تھی سو اُس سے کبھی قایم نہیں ہوتی بلکہ اِسی سے ہوئی ۔ اور یسعیاہ ۱۱ باب اور ۱۰ آیت میں وہ ایسی کی اصل کہلاتا ہے (وہ شیر ببر غالب ہوا کہ کھولے) اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس کام کے لئے لڑائی کرنی پڑی کیونکہ جب تک غالب نہ آیا تب تک اِسکو کھول نہ سکا اور یہ نہیں کہا کہ چونکہ وہ قادر ہے اِس لئے کھولے گا بلکہ لکھا ہے کہ غالب آیا تو یہ غلبہ اُس لڑائی میں ہوا جو اُس کی موت کے وقت ہوئی جسکی طرف اشارہ کر کے اُسنے ۱۶ باب میں کہا کہ میں غالب آیا ۔ پھر یہ تو اسکا مطلب نہیں ہے کہ جبتک وہ غالب نہ آیا تب تک ابن فتوے اُسکو جانتا نہ تھا ۔ مگر یہ کہ جب تک غالب نہ آیا تب تک کلیسیا پر ظاہر نہ کر سکا ۔ اور اِس نہ سکنے کا باعث اُس کی ناتوانی نہیں ۔ بلکہ ہماری کم زوری تھی ۔ گویا اُس لڑائی سے

نے اُن فتووٗن کے علم کو اپنی کلیسیا کے لیئے کیا جیسا کہ اُسکی اخری باتون سے جو یوحنا ۱۴ باب ۱۳ و ۱۴ - ۱۲ آیتون مین ہے معلوم ہوتا ہے کہ "اگر مین جاؤن تو تسلی دینے والا آویگا اور آیندہ کی باتین تمکو بتاویگا [illegible]

[illegible]

[illegible] دکھائی دیا [illegible]

ہے خدا کی قفت یعنے خدا اور کلیسیا کے بیچ مین درمیانی ہوکے وہ دکھائی دیا - اور یہ بات قابل غور کے ہے کہ جب اس بزرگ نے یوحنا کو مسیح کی خبر دی تو شیر ببر کہا پر جب وہ خود دکھائی دیا تو برہ کی صورت مین دکھائی دیا جس سے دو باتون کا علم حاصل ہوتا ہے - اول حلیمی یعنے اگرچہ وہ شیر ببر کی مانند زور آور ہے پر تو بھی برہ کیطرح حلیم ہے دوم یہ کہ برہ کو دیکھتے ہی اُسکی قربانی کا خیال آتا ہے کہ جس کے سبب سے اسکو یہ غلبہ حاصل ہوا یعنے ذبح ہونے ہی سے اسکو یہ غلبہ ملا - اور یوحنا کو یہ مذبوح برہ استادہ دکھائی دیا تو بھی اُسکے ذبح ہونے کا کوئی نہ کوئی نشان ہنوز باقی ہے گو معلوم نہین کہ یہ کیسے نشان تھے شاید وہ پانچ گھاؤ جو اس دنیا مین مسیح نے کھائے یوحنا نے دیکھے ہون - یوحنا بھی اس بات کو صرف تشبیہاً بیان کرتا ہے کہ گویا ذبح کیا ہوا (خدا کی سات روحین جین) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی روح کی جتنی قدرتین اور تاثیرین ہین وہ سب برہ کے اختیار مین ہین روحون کا آنکھون کے استعارہ سے بیان ہوا ہے - جیسے ۲ تواریخ ۱۶ باب ۹ - آیت خداوند کی آنکھین دوڑتی پھرتی ہین وغیرہ اور زکریاہ ۴ - باب ۱۰ - آیت ۔

(۶) اچارون جاندار کرسی) خدا کا تخت اُن جاندارون کے اوپر تو تھا پر اُنپر موقوف نہین تھا - ورنہ وہ کیونکر گر سکتے اس سے ایک بات نکلتی ہے کہ خدا کسی پر موقوف نہین اگرچہ سب کا ہے پر سب سے الگ ہے - کہان گرے ؟ برہ کے سامنے - اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اُنہون نے برہ کو خدا مانا کیونکہ چوتھے باب مین لکھا ہے کہ اُنہون نے اُسکو سجدہ کیا جو تخت پر بیٹھا ہے اور وہ خدا ہے اُسی طرح اب برہ کے سامنے گرتے مین کیونکہ اُسکو بھی خدا جانتے تھین اور اس آیت مین بربط اور پیالون کو بزرگون سے منسوب کیا ہے

سمجھ رکھنے میں دونو شریک تھے یعنے جاندار اور بزرگ اور کتاب کا سمجھا جانا تو کلیسیا کی خوشحالی اور اقبال مندی کا نشان تھا پر جاندار بھی کلیسیا کی خوشی میں شریک ہوتے ہیں کیونکہ کلیسیا تو موجودات کا سر ہے اور جب کلیسیا کی خوشحالی ہوتی ہے تو تمام خلقت کی خوشحالی ہوتی ہے اور یہ بزرگ لوگ سفارش تو نہیں کرتے ہیں جیسا بعض نے سمجھا ہے ظاہر ہو گیا ہے ۔ مقدسوں کی دعاؤں کو پیش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مقدسوں کی دعاؤں پر ... کیونکہ وہ مقدسوں کے نزدیک ہوکے ان کو پیش کرتے ہیں اور مقدسوں کی دعاؤں کا ذکر بھی اس لئے ہے کہ کلیسیا کا حال پست ہے جسکی خاطر یہ کتاب لکھی گئی سو اسی پست حالی کے سبب سے کلیسیا دعا مانگتی ہے ۔

(۹) دعاؤں کو بخور سے تشبیہ دی گئی ہے اسکا خاص سبب ۱۴۱ زبور ۲ میں ہے ہیکل اور پاک خیمہ میں ہمیشہ بخور جلایا جاتا تھا ۔ زبور نویس نے اس کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ وہ بخور کیا ہے ۔ یعنے دعائیں مگر ان بزرگوں کے ہاتھ میں نہ صرف بخوردان تھے بلکہ بربط بھی تھی ۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ کلیسیا کتنی ہی پست حالی میں غرق کیوں نہو وہ صرف دعا ہی نہیں مانگتی بلکہ ستایش بھی کرتی ہے چنانچہ فلپیوں ۴ باب ۶ آیت میں پولوس فرماتا ہے : صرف خدا کے حضور ہماری دعا ہونی چاہئے بلکہ شکرگذاری بھی ۔ اور اگر ہم بخور خدا کے سامنے نہیں جلاتے ۔ یعنے دعائیں نہیں مانگتے تو ہماری بربطیں فضول اور بیکار چیز ہیں پر اگر ہم برابر دعا مانگتے رہتے ہیں ۔ تو گو دعا مانگنے کے وقت بربط یعنے شکرگذاری کا سامان کچھ نظر نہ آوے تو بھی بربط کو اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہئے یہ بات ہم یاد رکھیں ضرور یہ کام میں آوے گی یعنے خدا ہماری دعاؤں کو قبول کریگا اور ہم کو شکرگذاری کا موقعہ دیگا ۔ پس چاہئے کہ دعا مانگتے وقت بھی شکرگذاری کے لئے مستعد ہیں ۔ اسیطرح سے یہ بزرگ دعائیں تو مانگتے تھے پر شکرگذاری کے لئے بھی سست نہ تھے بلکہ ان کی بربطیں طیار تھیں ۔ پس ان کی بربطیں کام میں آئیں کیونکہ جب برہ نے اس کتاب کو کھولدیا تو ۹ آیت میں لکھا ہے کہ انہوں نے ایک نیا گیت گایا ۔ اور یہ گیت نیا کہلاتا ہے کہ اب نئی رحمت ظاہر ہوئی اور نئے سرے سے وہ خدا کی وفاداری سے آگاہ ہوئے ۹ ۔ اور ۱۰ ویں آیات میں بزرگوں کا گیت ہے ۔ جس میں سے ۹ میں تو مفعول جمع متکلم ہے یعنے ہم کو ... اور ۱۰ میں مفعول جمع غائب ہے انکو ... یہ دونوں انہی بزرگوں کے قول ہیں جو انہوں نے اپنے اپنے

استعمال کئے پر وہ حالتوں میں ... اس کا سبب یہ ہے کہ جب وہ ہم کو کہتے تو بھی خود اپنی ذات کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور جب اُن کو کہتے ہیں تو اُن کی طرف اشارہ کرتے ہیں جنکے وہ وکیل ہو کر
آئے ہیں [illegible] آیتوں میں بار بار
[illegible] کا بیان ہے [illegible]
نسبت میں عمل ہوا جسمیں ہشتے جمع کرنے کا بیان ہے اور شکرگذاری ہے وے بزرگ کہتے ہیں
تو تو نے ہمکو ... فرقوں وغیرہ میں منتشر ہوگئے تھے پر تو نے پھر ہم کو اکٹھا کیا ہے +

آیت (۱۰) (روی زمین پر بادشاہت کرتے ہیں) اس جملہ پر بہت زور ہے مقدس لوگ اگرچہ اُس زمین پر منتشر ہیں اور دشمنوں سے محصور ہیں پر تو بھی تیرے ذریعہ سے وے اُسی زمین پر بادشاہت کرتے ہیں۔

اگر ہم بعض نسخوں میں ہی (بادشاہت کرینگے میں) ہیں مستقبل سمجھیں تو اُن باتوں کی طرف اشارہ ہوگا جو اس کتاب کے آخر میں درج ہیں جب بزرگوں نے اس گیت کو ختم کیا۔ تو انکے دایرہ کے باہر ایک اور فرشتہ کا دایرہ تھا اب وے بھی یہی گیت گانے لگے اس دایرہ کی ترتیب سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتوں کی نسبت آدمیوں کا دایرہ خدا کے زیادہ تر قریب ہے اسکا سبب یہ ہے کہ جب سے خدا کا بیٹا آدمی بنگیا۔ تب سے خدا کی کلیسیا فرشتوں کی نسبت خدا کے تخت کے زیادہ تر قریب ہوگئی بلکہ فرشتگان کلیسیا کی خدمتگذار ہیں

(۱۱) دانیل باب ۷ آیت ۱۰ اور ۹۸ زبور ۱۷ میں فرشتگان کے بے شمار ہونے کا ذکر ہے اور یہ بھی کہ وے خدا کے تخت کے سامنے ہیں +

آیت (۱۲) یہاں خدا کے لئے سات مبارکبادیاں مرقوم ہیں پر ۱ تواریخ ۲۹ باب ۱۱ و ۱۲ آیات میں خدا کی دس مبارکبادیاں مذکور ہوئی ہیں۔ دس کا عدد بھی سات کی طرح کاملیت کا نشان ہے +

آیت (۱۳) جب فرشتگان بھی اپنے گیت کو ختم کر چکے تو اس دایرہ کے باہر بھی ایک اور مخلوقات کا دایرہ تھا وہ بھی اپنے گیت کو گانے لگے ۔ اور اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی مخلوق اس سے باہر نہیں تھا اوپر نیچے وغیرہ جو کچھ ہے اُن سب سے میں نے یہ آواز سنی جیسا کہ ۱۴۸ زبور میں ہے۔ اسکو انسان کے سوا سبھی اور سب کو زبور نویس کہتا ہے ...

ہے کہ خدا کی تعریف کریں اور اُس کی تعظیم بجالاویں۔ اِس مخلوقات کے گیت میں بھی بلحاظ اِن کی ستون کے چار مبارکبادیاں مذکور ہیں ‌+

جب یہ ستایش کی آواز دنیا کی حد تک پہیل گئی تو آ۔ آیت ہیں جانداروں نے آمین کہا اور بزرگوں نے سجدہ کیا اور وے اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔ جیسے ہمیشہ رہتے ہیں ‌+

باب ششم

(۱) ہم پانچویں باب میں اسکا کچھہ بیان کر آئے ہیں ... عبارات اِس باب میں مذکور ہیں اور جنہیں یوحنا رسول نے مہروں کے توڑے جانے پر دیکہا اُن کا مطلب تو مدہ وہی ہوگا جو اِس کتاب کا مطلب ہے جسکو برہ نے لیا۔ لیکن یہ ... بل ملرنا چاہیئے کہ جو کچھہ اِس کتاب میں قلمبند ہے وہ لفظاً بلفظ اِس باب میں یا ابتدا ابواب میں مندرج ہے اور یہ بھی نہ خیال کرنا چاہیئے۔ کہ مہروں کی تعداد کے ٹوٹنے کے حساب سے کتاب کے حصوں کا بھی انکشاف ہوتا گیا یعنے جب ایک مہر کہل گئی تو کتاب کا ایک ساتواں حصہ کہل گیا علی ہذا القیاس بلکہ یہ کہ جب تک کل مہریں توڑی نہ گیئں تب تک وہ کتاب مطلق نہیں کھلی نہ یہ کہ اُس کے باقی حصہ بند رہے بلکہ یہ کہ کل کتاب ساتوں مہروں کے کہلنے تک بند رہی کیونکہ ایک مہر کے کہلنے سے بہت تھوڑا اسرار اِس کتاب کا کہل گیا اسیطرح سے ساتوں تک ہوا پر جب ساتویں مہر کہلی تو بالکل اِس کتاب کا مطلب ظاہر ہو گیا ‌+

کتاب مکاشفہ کے تفسیر کرنے میں جو اختلاف مفسرین میں واقع ہوتے ہیں اور ہوئے ہیں سو اِسی باب کے آغاز سے شروع ہوتے ہیں یہاں تک تو سب متفق الرائے ہیں اِس باب سے کتاب کے آخر تک چند اقسام کی تفسیریں لکہی گیئں۔ اُن میں سے کئی ایک کا تہوڑا سا بیان یہاں کیا جاتا ہے ‌+

پہلے قسم کے وے لوگ ہین جو سمجھتے ہین کہ بیان سے آخر تک تواریخ کے طور پر ایک پیشگوئی ہے - اور یہ تواریخی حال جس سلسلہ اور ترتیب سے بیان کیا گیا ہے اوسی سلسلہ سے وقوع مین آنے والا تھا - ایسے لوگون کی تفسیر تین قسم کی ہے اوّل قسم وے ہے کہ جس کے مفسرین سمجھتے ہین کہ مکاشفہ کے آخری دو تین باتون کے سوائے اور جو کچھ بتایا وہ کلیسا کو پہلے زمانہ مین پیش آ چکا - دوئم قسم کے وے ہین جو سمجھتے ہین کہ یہ سب کچھ ہنوز ہونے والا ہے اس مین سے کچھ بھی اب تک نہین ہوا - سوم قسم کے وے ہین جو سمجھتے ہین کہ یوحنا رسول کے وقت سے قیامت تک سلسلہ وار اُن سب واقعات کا بیان اِن ابواب مین پیشین گوئی کے طور پر ہے جو ہونے والے ہین - البتہ اگر پہلی اور دوسری قسم کی تفسیر کو مانین تو ہمارے لئے بہت ہی کم فائدہ اِس کتاب سے ہوگا - مگر تیسری قسم کے برخلاف بھی چند اعتراض ہین +

اعتراض ۱- یہ کہ اگر اِس کتاب کا ایسا ہی حال ہوتا تو ہر ایک زمانہ کے مسیحیون کو اِس کتاب کے ایک چھوٹے سے حصہ سے فائدہ ہو سکتا باقی کتاب اُن کے لئے لاحاصل ہوتی +

اعتراض ۲- یہ البتہ دانیل مین تواریخ کے طور پر پیشین گوئی ہے مگر بائبل کی اور کسی کتاب کا یہ حال نہین ہے - پر دانیل مین بھی اکثرون مین عمومیت ہے کہ بہت سے واقعات پر صادق آ سکتے ہین +

اعتراض ۳- یہ کہ پیشین گوئی کی تواریخ کے طور پر ہونے یا تواریخ ہی کی پیشین گوئی ہونے سے چندان مشاہدہ نہین ہوتا ہے اور بائبل کا اصل مطلب اِس طریقہ سے نہین نکلتا ہے +

ایضاً ۴- یہ کہ جو لوگ اِس رائے کو مانتے ہین اُنکو چاہئے کہ جو کچھ اِس مین پیشتر ہو چکا ہے اُسکو تواریخ کلیسا سے ثابت کرین تاکہ آیندہ کے لئے ثبوت کامل ہاتھ آوے البتہ وہ اعتراض کے دفع کرنیکی کوشش کرتے ہین بعض تواریخی واقعات سے اِسکا مقابلہ کرتے ہین مگر اُن کی اِس تحقیقات مین تین نقص پیدا ہوتے ہین - اوّل نقص یہ ہے کہ کہین کہین اِس رائے والون کو اِس کتاب کے لفظی مضمون کو بالکل چھوڑنا پڑتا ہے اور صرف و نحو و محاورات کے مخالف ترجمہ کرنا پڑتا ہے اِس کی ایک مثال ۶ باب ۸ - آیت مین ہے وہان ٹھیک لفظی ترجمہ یہ ہو (زمین کی چوتھائی پر) مگر جب اِس بات کو ثابت نہین کر سکتے ہین کہ کب یہ

۲ ملتی ہین کی جو تہائی پر واقع ہین تو ترجمہ یون کرتے ہین (زمین کے چوتھے حصون پر)
حیوانون پر چنانچہ اس لئے کے مشہور مفسر کہتے ہین کہ اب ہم اس کتاب کے ۱۲ باب ۸ آیت
مین ہین یعنے اس آیت کے واقعات ہم پر گذر رہے ہین ✦

(۵) پس اگر یہ رائے درست ہے تو یہ ضرور ہے کہ تواریخ کے اہم واقعات ضرور اس کتاب
مین مندرج ہون مگر اس رائے والے اس مشکل کو حل کرنے کی خاطر کبھی تو مشہور
اور نامی واقعات سے تو درگذر کرتے ہین اور کبھی انکے عوض [illegible]
کو پیش کرتے ہین ✦

(۶) اگرچہ اِنکا مطلب تو یہ ہے کہ سلسلہ وار اسکی تفسیر کرین مگر تو بھی اپنے اس مقصد کو تغیر
چھوڑنا پڑتا ہے۔ اور سلسلہ کے انتظام مین نہایت خلط ملط واقع ہو جاتا ہے چنانچہ وہ کہتے ہین
کہ اسکا ۱۰ ۔ ۱۱ ۔ باب سے پہلے پورا ہوچکا اور ۱۳ و ۱۴ ۔ ابواب کے ساتھ ہی ملانا چاہیئے تو وقت کا
سلسلہ ٹھیک ٹھیک جائیگا اب یہان تک یعنے اوّل قسم کی رائون کا بیان کیا اب ہم دوسری قسم کی رائے
کا بیان کرتے ہین اس قسم کی تفسیر کے ماننے والے وے لوگ ہین جو مانتے ہین کہ ۶ باب سے آخر
تک کتاب کے جتنے حصے ہین وہ مختلف نہین ہین بلکہ باہم برابر ہین اور کم و بیش اس
کتاب کے ہر ایک حصہ مین کلیسیا کے کل احوال کی پیشین گوئی ہین اور ہر ایک حصہ اپنے
ما قبل کے حصہ کی نسبت زیادہ مفصلاً اسی حال کو بیان کرتا ہے۔ یہ بھی خیال نہین کرنا
چاہیئے کہ ہر ایک حصہ مین کلیسیا کے آئندہ احوال سلسلہ وار لکھے ہوئے ہین البتہ کچھ تو
سلسلہ وار ہین پر اکثر عام طور پر ہین۔ کہ بار بار پورے ہونے والے تھے۔ اور اب اُن
مین سے بہت ہو چکے اور اکثر ہو رہے ہین اور ہونے والے بھی ہین۔ جیسا کہ زبور اور انبیا کی
کتابون مین اکثر باتین عام طور پر لکھی ہوئی ہین ایسے ہی اس کتاب مین بھی ہین ✦

(۱) (یعنے ایک کو کہتے ہوئے سُنا الخ) یہ متکلم کس کی طرف مخاطب ہوا معلوم ہوتا ہے
فرشتہ کی طرف مخاطب ہو کر کہتا ہے آ۔ اسکا ثبوت یہ ہے کہ اصل زبان مین لفظ آ۔ اور دوسرا [illegible]
مین یعنے کسی طرف مخاطب ہو کر مستعمل ہوا یعنے ۲۲ باب ۱۷ و ۲۰ آیت مین اور اسی کتاب مین [illegible]
[illegible] مین لفظ استعمال کرتا ہے کہ مین آتا ہون الخ [illegible] لفظ خداوند کے لئے مستعمل ہے

پس اسکا مطلب یہی ہوگا جو پولس رسول کا خط رومیون کو ۸ باب ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ آیتون مین
ہے المخصوص یہ آیت ہین ساری خلقت خداوند کی انتظار مین چنین مارتی ہے کیونکہ اس سے اسکی
بھی مخلصی ہوگی اور یوحنا رسول پر بھی اس رویا مین یہ بات ظاہر کی گئی کہ چارون جاندار دن
یعنے (دکلاء مرزمین) مین سے ہر ایک مسیح کو پکارتا ہے کہ آ۔ اور ہم کو بطالت کے تحت
سے چھڑائے اور مخلصی دے۔ جیسا کہ ہندو کہتے ہین کہ آدمیون کے گناہون کے سبب زمین گاؤ کی
صورت پکڑ کے ہر ایک اوتار کے ظاہر ہونے کے پہلے پکارتی ہے اور چنین مارتی ہے "
ہندوؤن کا یہ خیال بائبل کے اصل خیال سے ملتا ہے کہ خلقت مسیح کو پکارتی ہے کہ آ اور ہم کو
چھڑا۔ ساتون مہرون مین سے پہلی چار مہرون کا کھل جانا جواب ہے اس دعا کا جو پہلی آیت
مین خلقت نے مانگی اور درخواست کی کہ آوے اور جواب اسطرح کا ہے کہ چارون مہرون کے
کھل جانے سے جو جو اجرے وقوع مین آئے انہون نے مسیحیون کو بتلا دیا کہ اسطرح مسیح آتا
ہے اور یہ اس کی کامل اور آخری آمد کی طیاری ہے۔ مگر ان مہرون مین سے پہلی مہر کا بیان
باقی تینون مہرونکے بیان سے متفرق ہے کہ پہلی مین مسیح بعینہٖ اپنی صورت مین دکھائی دیا مگر باقی تینون مین
صورت بدلکر نظر آیا ✦

(۲) اس مین ایک سوار شاہانہ فتح کرتا ہوا اور فیروزمندی کی امید کے ساتھ نکلتا چلا آتا ہے اس کا
مطلب یہ ہے کہ جو ہو سو ہو کلیسیا پر کچھ ہی کیون نہ گذرے اور دنیا کیسی ہی غالب کیون
ہوتی جاوے۔ پر یہ بات یقینی ہے کہ جبتک مسیح نہ آوے تب تک اسکی بادشاہت بلا مزاحمت
باوجود ان سب حادثات کے برابر بڑہتی چلی جاوے گی اور مسیح فتح کرتا ہوا بڑہتا چلا جائیگا
کبھی نہ پیچھے ہٹیگا اور نہ ہٹایا جائیگا چنانچہ اس بات ۴۵ زبور ۳ و ۴ و ۵ کی طرف صاف صاف
اشارہ ہے اور حبقوق ۳ باب ۹ سے ۱۳ تک خداوند کو ایسا سوار کہ ہاتھ مین کمان لئے ہوئے ہے تاکہ کلیسیا کو
رہائی دیوے۔ باقی تین مہرون کے کھلنے پر جو کچھ وقوع مین آیا وہ بادی النظر مین تو ترقی کی
سد راہ اور مزاحم معلوم ہوتا ہے مگر اس کا مطلب یہ ہے کہ مسیح تو اپنی بادشاہت کی ترقی
کرنے مین فیروزمند ہوتا ہے وہ ایسے وسیلون سے بھی جو بظاہر مزاحم معلوم ہوتے ہین اپنا
کام لیتا ہے اور ان کے ذریعے اپنی بادشاہت کو بڑہاتا ہے۔ دیکھئے [illegible]

تنگی اور کال کی مصیبت بیکسی فتنہ اب بہ کل حا نسبت [illegible] سے تنگ کرنا [illegible] شمول سے دیا گیا
کہ وہ بادشاہ کے پیچھے پیچھے چلتے ہین اور خدا نے اسکی پیروی کرتے ہین ٭

۴ آیت (۴) مسیح اپنی بادشاہت کو لڑائی کے وسیلہ سے بھی قائم کرتا ہے ۔ لڑائی وہ وسیلہ ہے کہ جس سے
مسیح اس دنیا کے زور کو توڑ ڈالتا ہے اور اپنی کلیسیا کے لئے رہائی اور آرام کی صورت نکالتا
ہے ۔ تواریخ مین اس امر کی کئی مثالین ہین چنانچہ جب جرمنی مین پروٹسٹنٹ لوگ بڑھنے
لگے تو وہان کا شاہ ۔ زمانہ بہت تصدیع دینا شروع کیا ۔ مگر چونکہ اکثر ترک لوگ اُس پر حملہ آور ہوتے رہتے
تھے ۔ اسلئے اُس کو اُن کی فکر کرنی پڑی اور کلیسیا کی طرف سے غافل رہنا پڑا جس سے اُس کو آرام
اور ترقی کی صورت نکلتی آئی اور پھر اسی زمانہ مین ترکی کے زور گھٹنے سے اُسکے اطراف کلیساؤن کو
آرام پہنچا وغیرہ ۔ اور متی ۱۰ باب ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ ۔ تینون کا بیان بھی کچھ اس سے ملتا ہے ٭

۵ آیت (۵) مسیح کی بادشاہت کے قیام کا ایک وسیلہ تنگی ہے ۔ اور سیاہ رنگ گھوڑے کا مطلب ہے
ماتم اور غم کیونکہ تنگی کے حال مین سب کے گھرون مین ماتم اور غم ہوتا ہے اور ترازو کا یہ مطلب
ہے کہ قحط کے وقت لوگ تول تول کے کھاتے ہین کھلا کھُلی طور سے نہین کھا سکتے چنانچہ
احبار ۲۶ باب ۲۶ ۔ آیت اور حزقیل ۴ باب ۱۰ و ۱۶ ۔ آیات کو دیکھو مگر اس تنگی مین بالکل قحط نہو گا
۶ آیت یعنی لوگ بھوکے نہ مرینگے کیونکہ ایک آواز آئی (یہہ آواز چارون جاندارون کی
تھی) کہ گیہون ایک دینار کا سیر بھر وغیرہ) سیر بھر کے لئے جو اصل لفظ یونانی ہے
اوسکے معنے ایک پیمانہ کے ہین جسقدر کم سے کم دن بھر کا کھانا ایک آدمی کا ہوتا تھا ۔ ہیرودوٹس مورخ اپنی
کتاب مین فارسیون کی چڑھائی کا جو انہون نے یونان پر کی ذکر کر کے یون حساب
کرتا ہے کہ بادشاہ کو اپنے لشکر کو کتنا رسد روزمرہ دینا پڑا تو تخمیناً اسی پیمانہ سے حساب
فی آدمی حساب کرتا ہے ۔ کیونکہ کہتا ہے کہ اتنا تو ضرور فی آدمی ملا ہو گا ۔ مسیح کی تمثیل سے
معلوم ہوتا ہے کہ دینار فی یوم کی مزدوری ایک مزدور کی تھی ۔ اور چونکہ عیال دار کو
[illegible] ایک دینار کے تین سیر جو تاکہ وہ بھی بھوکے نہ مرین
[illegible] استثناء ۲۸ باب ۳۸ و ۳۹ مین اور میکاہ ۶ باب ۱۵ آیت
[illegible] اسکا باشندہ ہونے کے لئے اُس کا ہونا ضروری معلوم

سکے منشا نہیں [illegible] ہیں — اور حقارت کے لئے بہت خطرہ ہے کہ ایسی انتقام کی خواہش ہماری
[illegible] ناجائز [illegible] ایسے انتقام کے منتظر ہیں کہ جس سے خدا کا جلال اور بزرگی
[illegible] خواہش کم و بیش اس دنیا میں پیدا ہو سکتی ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] وقت ہوگی [illegible]
[illegible] دنیا کے آخر تک [illegible] مخالف غالب رہینگے تب تک انکی [illegible]
انتقام کی خواہش [illegible] بعض افراد کا بالتخصیص ذکر ہوتا ہے تو انکی بہت سی خواہش
ناجائز ہے مگر انکی نسبت تو یہ خیال مناسب اور ضروری ہے [illegible] بڑی جماعت ہو تو تحمل اور صبر
جیسا کہ خود خداوند [illegible] خواہش کی اس سوال کا جواب ۱۹ باب ۲ آیت میں دیا ہے (زمین پر بسنے
دیکھنے [illegible] سے) [illegible] کہ بڑی آفت کا حکم نہیں ہوا — مگر معلوم ہوتا ہے
[illegible] آفت [illegible] کی شکایت ہے تو ان تینوں سے بڑھکر ہے کیونکہ خدا کو وہ
چار تین [illegible] ایسی بڑی آفت ہے کہ ساری زمین پر [illegible]
[illegible] ذکر [illegible] باب ۹ آیت میں ہے — پہلے چار آفتیں بلاواسطہ
[illegible] ہوئی ہیں [illegible] دروازہ [illegible] شاگردوں کے شہید ہونیکا ذکر آتا ہے جو بڑا
بھاری دروازہ ہے — [illegible] یہ دروازہ کلیسا کو اکھاڑتا ہے یعنے دنیا کلیسا کو ستاتی ہے
تب تک زیادہ زور سے شہیدوں کی فریاد خدا تک پہنچتی ہے اور گویا انتقام کے دن کو کھینچ کر نزدیک
لے آتی ہے ۔

(۱۱) سفید جامہ دیا گیا — سفید جامہ کا مطلب ہے وہ جلال اور خوشی جس میں مقدس لوگ
آسمان پر رہتے ہیں [illegible] یہ مطلب نہیں ہے کہ جب انہوں نے فریاد کی تب ہی دیا گیا بیشتر تھا
مگر یہ کہ دیا جانا یوحنا کی نظر میں ہوا ورنہ تھا تو پیشتر سے یعنے یوحنا نے پہلے انکی فریاد
کو دیکھا جامہ کو نہیں دیکھا اور اسوقت ایسی حرکت جس سے معلوم ہوا کہ انکو دیا گیا اور کہی گئی
یوحنا جانتا ہے کہ اگرچہ مقدس لوگ فریاد کرتے ہیں [illegible] حالت میں ہیں تو بھی فی الحال بھی جلال
اور خوشی [illegible]

تاثیر کم ہی معلوم ہوتی ہے صرف جلال بلکہ آرام ہی ملا کہ ایک مدت تک آرام کرین جیسا ۱۴ باب ۱۳
آیت مین ہے - اگرچہ کلیسیا یہان تو اب تک آرام مین نہین بلکہ سیقدر [illegible]
ہے مگر وہان مطمئن اور آرام سے رہتی ہے العرض خدا انکو کہتا ہے کہ اب تم تھوڑی دیر تک اور [illegible]
[illegible] وقت [illegible] دیکھا تو [illegible] ہوگا [illegible]
تمہارے [illegible] بھائی [illegible] یعنی تمہارے [illegible] باب ۴۰ آیت
اور [illegible] باب ۷ آیت [illegible] اسی طرح یہ عبرانی ۱۱ باب [illegible] آیت مین [illegible] ہے اسکا
مطلب یہ ہے کہ جبتک مسیح نہین آیا تب تک پورا نہ ہوا تھا کہ مقدس لوگ اس جلال کو
نہین پا سکتے تھے جو [illegible] کو ملتا ہے - یعنی ہمارے بغیر وہ کامل نہین
کامل نہین [illegible] ایسا ہی [illegible] انکو جواب ملتا ہے کہ جب تک تمہارے بھائی نہ آوین تب تک
تم کامل ہونے نہ پاؤ گے اور تمہارا کمال تمہارے بھائیون کے آنے پر موقوف ہے (ہم خدمت)
اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ تمہارے ہم خدمت ہین جیسے تم [illegible] زمین سے الگ فداکاری
نہین ہوا اور چونکہ وہ تمہارے بھائی ہین اور ہم خدمت بھی ہین اسلئے تمکو انتظاری کرنی چاہیئے ::
(۱۲) چھٹوین مہر کے کھلنے کا یہ مطلب تو نہین کہ سب چیزون کی آخرت ہوگئی کیونکہ آخرت ساتوین ۱۲ - آیت
مہر کے کھلنے پر ہونی والی ہے مگر آخرت کا وقت بہت نزدیک ہے - اس بات کا ثبوت کہ اسکے کھلنے پر ہی آخرت
نہیں ہوئی ہے کہ جو بیان ۱۲ سے ۱۷ تک ہے اسمین دنیا کے لوگون کی بربادی کا کچھ ذکر نہین ہے بلکہ ۱۴ آیت
مین لکھا ہے کہ ہر ایک پہاڑ [illegible] یہ رویت ہی بار بار وقتاً فوقتاً پوری ہوتی آئی ہے لیکن کامل طور سے دنیا کی
اخیر مین پوری ہوگی جب [illegible] یروشلیم کی بربادی کی وقت اور [illegible] بادشاہت کی بربادی
کے وقت جب کہ برسون تک یورپ مین اسطرح کی گھبراہٹ اور بیقراری رہی اور اٹھارہوین
صدی کے آخر مین ایسا ہی ہلکہ مچا جسکو اکثر فرانسیس غدر کہتے ہین لیکن اس مین خصوصاً اس
وقت کی طرف اشارہ ہے کہ جو ہنوز نہین آیا ہے پرانے عہدنامہ مین گرہر کو زلزلہ سے اکثر تشبیہ
دی ہے چنانچہ یسعیاہ ۱۳ باب ۱۰-۱۳ آیت جسمین خاص اشارہ بابل کی بربادی کی طرف ہے
زبور ۴۶ - اور [illegible] زبور مین خصوصاً حجی ۲ باب ۶ و ۷ آیت مین جسکی تفسیر عبرانی ۱۲ باب [illegible]

اون کا بے اختیار اور محتاج ہو جانا جیسا کہ یسعیاہ ۵ باب ۳۰ آیت یرمیاہ ۱۸ باب
۲۱ آیت اور حزقیل ۳۲ باب ۷ و ۸ آیت خصوصاً یوئیل ۲ باب ۱۰ آیت اور متی ۲۴
باب ۲۹ آیت آسمان کی قوتیں ہل جائینگی یعنے ذی اختیار بے اختیار ہو جاوینگے
تمام جہان (الخ) یعنے پورہ چاند بہ نسبت ہلال کے ڈراونا ہے۔

(۱۳) [illegible] یسعیاہ ۳۴ باب ۴ آیت اور متی ۲۴ باب ۲۹ آیت

(۱۴) اور پہاڑ اور ٹاپو اپنے [illegible] انکے لفظی طور پر پورا ہونے سے وہ تبدیلی ہوگی جو علم ارضیات سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت [illegible] ہو چکی ہے - پہاڑون اور ٹاپو وغیرہ کی تبدیلی ہوگی جیسے کہ کئی بار ہو چکے ہیں - یہ ملتا ہے نحوم ۱ باب ۵ آیت سے ؛

۱۲ و ۱۳ و ۱۴ آیات میں ان واقعات کا بیان ہوا - اب بعد کی ۳ آیات میں انکی تاثیر کا بیان ہے جو ان واقعات سے باشندوں کی اون پر ہوگی - ان آیات میں سات قسم کے لوگوں کا ذکر ہے جن میں پہلے تین تو حاکم ہیں اور باقی چار محکوم ہیں - یہ سب دنیادار لوگ ہیں مسیحیوں کا انمیں شمول نہیں ہے - اول تو مسیحی لوگ ان میں شامل ہو سکتے ہیں مگر انکا شمار بھی ایسا ہی کیا اونکا ذکر تب بھی نہیں ہوتا - پر ترتیب سے ظاہر ہے کہ اسمیں صرف دنیاداروں کی حالت کا بیان ہے؛

(۱۵) (چھپایا الخ) یسعیاہ ۲ باب ۱۹ اور ۲۱ آیات جب ان غاروں میں چھپ جاوینگے تو بھی ان کو آرام نہیں ملیگا بلکہ چاہینگے کہ اونکے نیچے دب جاویں اور اپنی زندگی سے علیحدہ ہو جاویں اس کا اصل مقام ہوسیع ۱۰ باب ۸ آیت ہے اور نحوم ۱ باب ۶ آیت اور مسیح نے لوقا ۲۳ باب ۳۰ و ۳۱ وغیرہ آیات میں فلسطین کے جو [illegible] سے ستائے جانے کا ذکر کرکے دنیا کو سوکھے درخت سے تشبیہ دیکر کہا کہ اس سے کیا کچھ نہ کیا جاویگا یعنے سب کچھ اور ایسے خوف اور دہشت کے وقت مسیح کا نام ان کے منہ سے نکلے گا (برّہ کے غضب سے) معلوم ہوتا ہے کہ اس میں دو باتوں کی طرف اشارہ ہے اول یہ کہ وہ برّہ کی مانند حلیم اور صابر ہے لیکن جسنے اوسکے صبر کو ناچیز جانا دوم یہ کہ اوس نے برّہ کی مانند ہمارا کفارہ دیا جسنے اوسکو قبول نہ کیا بلکہ اپنے سے دور پھینکا - اور جیسا کہ پہلے خوشی [illegible] تھا وہ برہ

لینے نظر آیا پر اب وہی بڑہ شیر ببر کیطرح نظر آویگا ✦

(۱۷) (اُسکے غضب کا بڑا دن آ پہنچا ہے) یوئیل ۲ باب ۱۱ آیت ملاکی ۳ باب ۲ آیت (کون کھڑا رہ سکیگا) جیسا کہ مسیح نے لوقا ۲۱ باب ۳۶ آیت میں کہا کہ اگر کوشش کرو تو کھڑے رہ سکوگے ✦

باب ششم

یہ باب ایک بڑا طویل جملہ معترضہ ہے جو چھٹوین اور ساتوین مہر کے بیچ مین آیا ہے اسکا خاص مطلب یہہ ہے کہ کلیسیا کو تسلی ہو کیونکہ یہہ سب جو چھ مہرون اور مصیبتون کا بیان ہوا تو بعض دل ڈر گئے ہونگے کہ ہم پر کیا گذریگا پس یہاں سے ظاہر ہوا ہے کہ کلیسیا مسیح صاحب کی جو برہ ہے اس دنیا مین بھی حفاظت پاتی ہے اسکا کچھ نقصان نہین ہو سکتا جسکی تسلی کیلئے یہہ باب لکھا گیا ✦

اس باب کے دو حصے ہین اوّل پہلی آیت سے آٹھوین آیت تک دوسرا نوین آیت سے آخر تک ان حصون مین ایک یہ ہے کہ دنیا دلہی کی پہلی دو باتون سے یہہ تسلی ملتی ہے کہ کلیسیا کے لوگ دنیا مین رہتے ہین اور مذکورہ بالا سارے مصائب مین مبتلا ہین پر تو بھی انکو حقیقی ضرر نہ پہنچیگا کیونکہ خدا کی مہر اُن پر لگی ہوئی ہے اور دوسرے حصے مین یہہ ہے کہ بڑی تسلی ملتی ہے یعنے یہ کہ نہ صرف انکو اس دنیا ہی مین حقیقی ضرر نہین پہنچیگا بلکہ دوسرے جہان مین بھی اُس ضرر سے چھوٹ جاوینگے جو انکو اس دنیا مین پہونچا ہو بلکہ وہان پر خوشی اور جلال کی حالت مین رہینگے ✦

مہرون کی ترتیب میں ۲ باب سے نسبت ملتی ہین اور اس باب کی چھٹی آیت ہمین دکھلاتی ہے کہ ایک خاص علاقہ رکہتا ہے ہمکو بہت مشابہت پائی جاتی ہے مثلاً ۲۹، ۲۵، ۲۶، ۲۷ و ۳۰ ... خصوصاً

[illegible] ۲۔ آیت میں بھی وہی مضمون ہے جو بیان ہے - اس باب کا علاقہ
[illegible] ہے جو [illegible] باب ۱۲ [illegible] کا اسکی [illegible] ویں آیت کے ساتھ
[illegible] سلامت۔ کیونکہ جیسا کہ [illegible] دربار [illegible]
[illegible]

[illegible] جو خدا [illegible] دنیا میں بھیجیگا۔ [illegible]
[illegible] ملایا جاتا ہے
[illegible] آندھی کی تفسیر بیان ہوئی ہے اور یہی سے
[illegible] ہے یہہ محاورہ عہد عتیق میں سب ملتا ہے - چنانچہ حزقیل
[illegible] اُس کے سوا یرمیاہ اور مقامات ہیں جن میں چارون ہواؤن کا
ذکر ہے یرمیاہ - ۴۹ باب ۳۶- آیت - دانیل ۷ باب ۲- آیت - ذکریاہ - ۶ باب ۵- آیت اور
یہان بھی جسکا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ مصیبت جو آنے والی ہے بہت ہی بڑی مصیبت
ہے اکثر اور مقامون میں یہہ ہوائیں [illegible] کی ہوائیں کہلاتی ہین پر یہان زمین کی ہوائین
کہلاتی ہین تاکہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ یہ آفتیں زمین پر آنے والی ہین بلکہ اس بات کی
تاکید کے لئے اس آیت میں تین دفعہ زمین کا لفظ آیا ہے - یہہ ہوائین چارون فرشتون
کے ہاتھون میں ہین - ہاتھون میں دو کامون کے لئے - اوّل یہ کہ اس کو روک رکھین
اور دوم یہ کہ اسکو چلائین - جس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ان مصیبتون کا لانا یا نہ لانا
خدا ہی کے ہاتھ میں ہے اُسی کا حکم فرشتگان مانتے ہین - سمندر سے مراد قومونکا
مجموعہ ہے جیسا کہ دانیل ۷ باب ۲- آیت میں سمندر کا بھی مطلب ہے - اور درختون سے
مراد عالی قدر آدمی ہے جسکی طرح ۹ باب ۴- آیت میں گھاس سے کم قدرون کو تشبیہ دی
گئی ہے - یسعیاہ ۱۰ باب ۳۳ و ۳۴- آیت میں اور حزقیل ۳۱ باب ۳- آیت میں شاہ اسور دیودار
کہلایا اور حزقیل ۱۷ باب ۳- آیت میں یہودی بادشاہ دیودار کہلایا - جب درخت گرایا جاتا ہے
تو اُسکی بناہ گیرون کو بھی نقصان پہنچتا ہے اسلئے ہوا اُنپر چلنے سے روکی گئی - اس سے ہم یہہ
نتیجہ نکالتے ہین کہ جبتک وقت نہین پہونچتا تب تک خدا کسی بادشاہ کو گرنے نہین دیتا

[illegible] سے آنکھ [illegible] تھے ۔

[illegible] آیت کے دوسرے [illegible] ہم [illegible] نہیں جانتے [illegible]
ہے کہ وہ مسیح ہے کیونکہ وہ سورج سے طلوع ہونے [illegible] نکلتا ہے [illegible] اپنے [illegible]
جو لوقا کے پہلے باب میں [illegible]
[illegible] میں ہے اور جسکا [illegible] ہے [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] مسیح نے ابھی [illegible] اپنے ساتھ [illegible] کہ خدا اپنا خدا اور باپ نہیں ہے ۔ البتہ مسیح
نے اکیلے تو بار بار یہ کہا ۔ مگر ہمکو [illegible] ہمارا خدا یا باپ کبھی نہیں کہا وہ جیسے کہ میرا خدا
اور تمہارا خدا وغیرہ ۔

(یعنی [illegible] جن پر مہر کی گئی اور وہ بنی اسرائیل کے بارہ اسباط میں سے تھی) [illegible] کی یہ رائے ہے کہ یہ مہر یافتہ اسرائیلی مسیحی ہیں۔ لیکن یہ رائے [illegible] نہیں ہو سکتی کیونکہ اگر ہم یہ مان لیویں تو اس سے یہ نتیجہ ضرور نکلیگا کہ [illegible] اس دنیا میں محفوظ رہتے ہیں مگر جو ان کو نہیں پہنچے ہیں [illegible] غیر [illegible] بچائے نہیں گئے [illegible] دنیا میں محفوظ نہ تھے [illegible] یہ نتیجہ تو نہایت [illegible] کتاب [illegible] بلکہ [illegible] کے [illegible] ہیں ٭

اس سے [illegible] ہر ایک فرقہ میں سے ٹھیک برابر برابر نجات پاتے ہیں جو [illegible] معصوم [illegible] اور اسباط کی نسبت یہوداہ میں سے بہت زیادہ بچے ہیں [illegible] ریگانات یا فکات کا نکلنا مشکل ہی ہوئے تو آرام تو ہی اور تینوں [illegible] کلیسا [illegible] کلیسا کے حق اس [illegible] میں جتنا ہے [illegible] بارہ [illegible] پر [illegible] کی بنیاد [illegible] ہوگا کہ رسولوں کا ایمان [illegible] اور ایسی قدرت سے اُسنے ترقی [illegible] چند ہو گئے یعنی ۱۲×۱۲×۱۰۰۰ [illegible] ہو گئے۔ الغرض ترقی کی شدت و کثرت اس بیان سے [illegible] کی گئی [illegible] اس میں ترقی [illegible] مضبوطی [illegible] استواری بھی کیونکہ [illegible] ترقی کو [illegible] صورت میں بیان کرنے ظاہر کیا [illegible] میں استواری اور مضبوطی ہے ویسی ہی اُسمین ظاہر ہو کہ کلیسا کی ترقی اور [illegible] اس سے [illegible] استواری [illegible] ہے بلکہ حفاظت بھی کیونکہ قوانین جنگ میں سے ایک قاعدہ یہ بھی ہے کہ سپاہیوں کو مربع [illegible] رکھیں [illegible] سے فوج کی حفاظت رہتی ہے ویسی ہی کلیسا محفوظ رہیگی پس ہم [illegible] جانتے ہیں کہ [illegible] کرنا تو بخوبی اور یقینی طور سے جانتے ہیں کہ اُسکا شمار کامل ہے اسمین کچھ نقص [illegible] ہوگا جیسا کہ مربع ہی کامل اور خوبصورت ہوتا ہے جبکہ اُسکا طول و عرض وغیرہ ٹھیک برابر ہو ویسی ہی کلیسا کا حال ہے ٭

جب یشوع نے کنعان کو تقسیم کیا تو صرف اسرائیلیوں ہی کو بارہ شاخیں قوموں کو حصہ
میں سے حصہ [illegible] بلکہ سے نکال دیئے گئے مگر اس نے کنعان میں غیر قوم والوں کو بھی
[illegible] کا قبیلہ اس رویا میں خاص [illegible] نام بنایا گیا
[illegible] کے شمار کی بات چند [illegible]
[illegible] تو نہیں
[illegible]
[illegible] ہو گیا ہو [illegible]
صرف ایک ہی گھرانہ [illegible] تھا جس کا [illegible] ہو گیا ہے
چنانچہ بھی تواریخ کے پہلے باب [illegible] اسرائیل کے فرقوں کا نسب نامہ مذکور ہے
اس میں دان کے فرقہ کا کچھ بھی ذکر نہیں ہے دوم یہ [illegible] بابل
وغیرہ سے جانے میں سو یہ سبب کہ جب انہوں نے اپنی میراث پائی تو بت پرست ہو گئے
اور ان کی بت پرستی مدت تک جاری رہی جس کا بیان قاضیوں کے [illegible] باب میں ہے
اور حزقیل نے جب اپنے [illegible] باب کی رویت میں ملک کو منقسم دیکھا تو دان کے فرقہ کو اُتر کی
سمت دیکھا جو مقدس سے دور ترین جگہ تھی اور یوحنا رسول نے اُس سے بھی بڑھ کر اپنی
رویا میں اُسکو بالکل معدوم دیکھا ۔ پس جدا کر ہو ۔ اسکو اپنی گمراہی اور بیوفائی کے
سبب رسولوں کی جماعت سے خارج ہوا ایسا ہی دان اپنے اسباط کی جماعت سے خارج
ہوا دوم یہ کہ افرائیم کا نام اس فہرست میں نہیں ہے مگر اُس کے عوض یوسف کا نام آیا
ہے اسکا سبب یہہ ہوگا کہ جب سے افرائیم نے داؤد کے گھرانے سے بغاوت کر کے اُس خرابی کو
جو اُتر کی طرف رہنے والے اسرائیلیوں میں ہوا کرتی تھی جاری کیا تب سے برابر اُن میں یہہ
خرابی جاری رہی اس سبب سے کہ وہی اس خرابی اور مکروہات کا موجد اور مخرج تھا اُسکا نام ایسا
نفرتی ٹھہرا کہ وہ اس قابل نہیں سمجھا گیا کہ کلیسیا کی جماعت کی فہرست میں درج کیا جاوے +
سیوم یہہ کہ یہوداہ کے فرقہ کا ذکر یہاں سب سے پہلے اسلئے کیا گیا کہ ہمارا خداوند اسی فرقہ میں سے تھا
گو یہ فرقہ شمار میں سب سے پہلا نہیں ہے +

چہارم یہ کہ تین آیتون کا ذکر یہوواہ کے گہرانے سے بہت دور ... اور یہوواہ نے استثناء ۳۳ باب
[illegible] آیت مین ... ساتھ ہی اُسکا ذکر بھی کیا اور اُسکو برکت دی۔ مگر اُسکا
[illegible] کلیسا مین لیوے یا کہانت کی خصوصیت بالکل جاتی رہی تھی ... کا بیان جو انی
[illegible] ہو چکا ہے ... قومون کے نام بیان ... سلسلہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
... کو کچھ ... [illegible]

(۹) [illegible] ... بڑی جماعت آیت
کہا ہی۔ پیدایش ۱۲ باب ۱۱ آیت ... باب ... آیت ... باب ۱۰ آیت
مین نے بہت صفائی کے ساتھ یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ... [illegible]
نہین بلکہ کُل کلیسیا ہی جو ... کی حقیقی اسرائیل ... [illegible]
... مین سے ... شمار فی الحقیقت بے شمار نہین کیونکہ خدا اُسکا شمار جانتا ہے
مگر ہماری نظرون میں بے شمار (یعنی بہت) ... محاورہ ۵ سے ۹ آیات تک
مل چکا ہے اور یہان قوم کے صیغہ واحد اور زبانون کے صیغہ جمع ہونے کا سبب یہ ہے
کہ ... قوم (صیغہ واحد) کہے لئے جو لفظ یونانی مین ہے اُسکو ہمیشہ صیغہ جمع مین
... ناکہ اسے تین لُنے ... گریان اُنکی سمجھے ... برخلاف صیغہ واحد
مین لکھا گیا کیونکہ اس جماعت مین صرف غیرقوم والے نہین بلکہ بنی اسرائیل بھی شامل ہین۔
(تخت کے سامنے کھڑی تھی) اُنکے استادہ ہونے کی جگہہ وہی جگہہ ہے جسکو یوحنا
رسول نے ۴ دین باب کی رویت مین دیکھا صرف فرق یہ ہے کہ اس رویا مین ایک جماعت اُسی
جگہہ مین دکہائی گئی جسکو اُسنے پہلے نہین دیکھا تھا (سفید جامہ) اسکا مطلب پیر استبازی
اور کہجورون کی ڈالیون سے اشارہ ہے عید خیمہ یعنے جہونپڑیون کی عید کیطرف جیسا کہ
احبار ۲۳ باب ۴۰ آیت اور استثناء ۱۶ باب ۱۴ و ۱۵ آیات نحمیاہ ۸ باب ۱۵ آیت

[illegible]

اور ... [illegible] ... تھا ... [illegible] ... ان کو ... [illegible]

... [illegible] ... سے ساری ... [illegible] ... اور زمین ... [illegible] ... اچھی فصلیں ... [illegible]

... [illegible] ... ان سبزہ و درخت اور خوشی کے اسباب بکثرت موجود ہیں اور ... [illegible]

اسی یہ جلالی حالت کا نشان ہے کہ اس دنیا کے مقدس لوگ ہر خوف و خطروں سے نڈر

آسمانی کنعان میں آرام کرینگے ... [illegible] ... وقت ... جاتی تھی بلکہ زمین کے

کل حاصلات کی ... [illegible] ... جاتی تھیں اسکا مطلب یہ تھا کہ ہماری ساری محنت کا بدلا ہم کو

مل چکا اور اب محنت کا وقت گذر گیا۔ اسواسطے اب ہم خوشی کرتے ہیں ورثہ جلالی

میں اسی طرح مقدس لوگ جلالی حالت میں اپنی ساری محنتوں کا پھل حاصل کرکے خوش ہونگے۔

(۱۰) اس رویت کے دکھانے کا یہ سبب ہے کہ کلیسیا کی تسلی ہوے جو اس وقت

مصیبت زدہ دنیا کے بیچ میں رہتی ہے اور اپنی ان ساری تکالیف میں آسمانی کنعان کے اندر

جلالی احوال پر نگاہ کرے اور دیکھے آیا اس کی موجودہ حالت بنی اسرائیلیوں کے اس

حالات سے تشفی ہوتی ہے یا نہیں جب انہوں نے بیابان میں سفر کی تکالیف و مصائب اٹھائے

اس حالت میں بھی کنعان کے پہنچنے کے خیال کو اپنی نظروں کے سامنے ہی رکھا۔ پھر دیکھو

تمام سال کی محنت میں کاشتکار لوگ اسی خوشی کو اپنے مدنظر رکھتے ہیں جو فصل کے پکنے یا کٹنے پر ہونے

والی ہوتی ہے الغرض یہ مقدس جماعت یہ کہتی ہے کہ سارا جلال اور تعریف برہ کو ہو کیونکہ وہی ہمارا اس

خوشحالی کا بانی ہوا اور جس برہ کے غضب سے لوگ بھاگے اسی کی تعریف مقدسوں کی جماعت گاتی ہے۔

(۱۲) آسمان مین کل فرشتگان نظر آتے ہین کیونکہ آدمی کی نجات پر فرشتگان خوب دل لگاتے رہتے
ہین ... مسیح کے کام کے شروع ہوتے ہین فرشتگان بڑی خوشی سے گاتے ہوئے نظر آئے تو تعجب کیا
ہے ... مسیح کے کام کے کمال ہونے پر ... خوشی کرتے ہین اور جب ... ایک گنہگار کے تائب ہونے پر
فرشتگان آسمان پر خوش ہوتے ہین تو کیا جب کل نجات یافتگان اکٹھے ہونگے تب بات ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ... تب تعجب کی بات ... [illegible]
... ہے کہ محمد ... [illegible] ... فرشتے ... [illegible] ... کا منظر جاتا تو بھی یہ کتنا عظیم
کی حد ... باہر تھا مگر اس کتاب ... آخر مین ... رسول نے ... سب بھی ... کیا ... تو ... کیا (دیکھو ۱۳)
چونکہ تو جانتا ہے ... وہ ہے ... پر ... اُس نے جواب دیا کہ یہ وہ ہین جو اُس بڑی
مصیبت مین سے آئے ہیں - اس لفظ مصیبت مین دو کل مصائب شامل ہین جو مسیحیون کو
سہنے ہوتے ہین مگر خاص ہو ... اسکا مطلب اُس مصیبت سے ہی جو دنیا کے آخر مین ہونے والی ہے
... جو متی ۲۴ باب ۲۱ آیت مین مرقوم ہے جسکا اول مطلب تو یروشلیم کی بربادی ہے -
دوم وہ مصیبت جو مسیح کی ہر ایک آمد کے پیشتر ہوتی ہے خصوصاً وہ جو آخری آمد کے پیشتر ہوگی
(اُنہون نے اپنے جامے دھوئے بلکہ سفید بھی کئے) یہان سفید کرنے کا مطلب دھونے
سے بڑھکر ہے - مسیح پہلے اپنے لوگون کے گناہ دھوتا ہے اور بعد ازان سفید کرتا ہے -
جیساکہ زکریاہ ۳ باب ۴ آیت مین مذکور ہے کہ یہوسیع سردار کاہن بہت میلے کپڑے پہنے
ہوئے تھا - اسلئے دیا مین میلے کپڑے اوتارے اور سفید پہنائے گئے یعنے مسیح کے خون
کے سبب ہم راستباز ٹھیرتے ہین اور راستباز ٹھیرکے جیون جیون ہم زیادہ تر مسیح کے خون مین
غسل پاتے اور مسیح مین شریک ہوتے جاتے ہین تیون تیون ہم راستباز بھی ہوتے جاتے ہین پس
راستباز ٹھیرنا اور راستباز ہونا فقط مسیح کے لہو ہی کے سبب سے ہے +
(۱۵) (اسلئے) یعنے اِسی لئے کہ برہ کے خون سے اُنکے گناہ معاف ہوئے اور دہوے

راستباز ٹھہرے اور جسمی مین وہ راستباز بھی ہوے اُنکی یہ خوشوقتی اور فرشتہ آسمان
دفترون میں لکھی ہوئی ہے۔ اُنمین سے پہلے تین فقرے اس آیت مین ہین دوسرے فقرہ مین
یہ ہے کہ خدا کی ہیکل مین رات دن پرستش کرتے مین یہ کیسی خوشوقتی ہے کیونکہ یہان ہم
باوجودیکہ جانتے ہین کہ خدا کی پرستش کیسی خوب اور پسندیدہ ہے اور ہمارے دل کا کمال
شوق بھی اس مرغوب عبادت مین رہنے کو چاہتا ہے مگر پھر جسم کی ناتوانی کے سبب سے ہم
تھک جاتے ہین تو بھی ایسی عبادت پرستش کے لئے یہ ایک نہایت تسلی بخش بات ہے کہ اگرچہ یہان ہم تھک
جاتے ہین مگر وہان ہمیشہ لگاتار ہم اسمین مصروف رہینگے (جو تخت پر بیٹھا ہے وہ انپر ڈیرا
کرکے رہیگا) یعنی خود اُنکے بیچ ڈیرہ ہوگا وہ اُسکے پاس رہینگے اور اُسکے ساتھ رنگ برنگ
کی برکت اور آرام ہوگا۔ آیت مین ذکر ہے کہ خدا انکے بیچ اپنے لوگون کو خوش کریگا اور یسعیاہ
۴ باب ۵-۶ آیت مین اس سے بھی زیادہ لکھا ہے اور استثنا ۳۳ باب ۲۷ آیت اور
۱۰ زبور ۱ آیت مین خدا اپنے لوگون کی سکونت گاہ کہلاتا ہے پس اگر اس جہان مین وہ
اپنے لوگون کا مسکن ہے تو کتنا زیادہ قیامت مین ہوگا۔ پھر یوحنا ۱ باب ۱۴ آیت مین لفظ
رہا کیا اصل مین یہی لفظ ہے جسکا ترجمہ یہان ڈیرہ کیا گیا ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ اسوقت وہ
ہمارے درمیان ڈیرہ بناکر رہا پر اُسوقت خود کیسیا کے اوپر ایک ڈیرہ ہوگا ✦
(۱۶ و ۱۷) یعنی یسعیاہ ۴۹ باب [illegible] کی طرف اشارہ ہے جہ دونون مقام باہم
[illegible]
[illegible]
ہے) یعنی وہ تخت پر باپ کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے (زندگی کے پانیوں کے سوتون تک
الخ) یہ فقرہ بھی یسعیاہ کے مذکورہ بالا مقام سے فرق ہے شاید بیان اسکا مطلب ہے ہمیشہ کی
زندگی کا پانی اور عجب نہین کہ یسعیاہ ۱۲ باب ۳ آیت کی طرف بیان اشارہ ہو جیسا کہ یہودیون کا
دستور تھا کہ جھونپڑیون کی عید کے وقت یسعیاہ ۱۲ باب ۳ آیت پڑھکر گھڑون مین پانی
بھر بھر کے انڈیلتے تھے۔ اس آیت مین بھی اسی عید کی طرف اشارہ ہے ان دونون آیات
مین مقدسون کی خوشوقتی کے بیان کے ۴ فقرات مرقوم ہین اور ان مین مذکورہ عید کو اُس خیال کی

خدم ... خاموشی ... وہ ... نسلین ہے جو کاٹ کر ہونے والی ہے -
شروع ہو کر صبا ... دسمون کی ایسی ہلاک ہوئی کہ بالکل خاموشی ہو گئی اور خداوند اور
مسیح ... خداوند مجھ جیسی ... جب فرعون اور اسکا لشکر بحیرہ قلزم مین
ڈوب گئے تو انکا ... بنی اسرائیل ... ہمیشہ کے لیے نابود ہوگیا انبیا اصغر کے تین مقامون
مین ... ذکر آیا ہے - حبقوق باب ۲ - آیت ۲۰ صفنیاہ باب ۱ - آیت ۷ اور زکریاہ -
باب ۲ - آیت ۱۳ یہ ہمارے تیسرے مطلب کے برخلاف ہے کیونکہ یہ سکوت تو آسمان پر ہوئی اور
... زمین پر ... جواب یہ ہے کہ اگر یہ وقعات جنکو یوحنا نے سُنا یا دیکھا یہ سب
زمین پر کے واقعات ہیں مگر ان سب ہی کو یوحنا نے آسمان پر دیکھا ویسا ہی اس زمین کے
ماجرے ... لئے آسمان پر ہوتے دیکھے کہ دشمن خاموش ہوگئے (آدھی گھڑی تک)
مذکورہ بالا ... ان کے ساتھ اِس آدھی گھڑی کا ایک ہی مطلب ہو - یہ نہین سمجھا
جاتا ہے کہ یہ تینوں واقعات آدھی گھڑی تک رہے - البتہ یوحنا نے تو ایسا ہی دیکھا مگر فی الحقیقت

ایسا نہیں ہوا چونکہ رویت رسول کو دکہائی ہتی اِسلئے وہ ابدی خاموشی ابد تک یوحنا کو نظر آئی بلکہ صرف تہوڑی دیر تک رہیکے بعد اور رویت رسول کو دکہائی گئی ✦

باب ہشتم

یہان سے ایک رویت کا بیان شروع ہوتا ہے جسکو نرسنگون کی رویت کہتے ہین اِسکا مطلب بہی وہی ہے جو مُہرون کی رویت کا یعنے وہ آفتین دنیا پر نازل ہوتی دکہائی گئین جنکا مطلب یہ ہے کہ کلیسیا کا انتقام لیوین اِن آفتون کا مذکورہ بالا آفتون سے فرق بالکل صاف تو نہین ہے پر بعضون کی رایٔ ہے کہ یہ آفتین جنکا ذکر اِس باب مین ہے یہ مطلب رکہتی ہین کہ خدا اِسی دُنیا کی اچہی اچہی چیزون کو اُسکے نقصان اور سزا کے وسائل کر دیتا ہے جس نے اِس دُنیا کے فائدے کے لئے دی ہین پر بعضون کی یہ رائے ہے کہ اِن سب آفتون سے خاص مراد جنگ و جدل ہے یعنی خدا جنگ کے وسیلے سے دُنیا کو سزا دلاتا ہے پہلی رویت مین جو ایک آفت یعنے لڑائی ہے اس رویت مین اُسی ایک آفت کا مفصل بیان ہے ✦

(۲) نرسنگون کا مطلب [illegible] مشہور ہے [illegible] چنانچہ گنتی ۱۰ باب [illegible] آیت تک [illegible] ۲ باب [illegible] رویت سے ثابت ہے یعنے کہ خداوند کا دِن جو قہر کا دن ہے نزدیک آیا ہے اور شریعت [illegible] توریت خدا کی یوبل کے برس کی پہلی تاریخ کو نرسنگے پہونکے جاتے تہے دیکہو احبار ۲۵ باب ۹ آیت یوبل کے لفظی معنے ہین خوش آوازی - اور یہ آفتین کلیسیا کے یوبل یعنے مسیح کی بادشاہت کے قیام اور کلیسیا کی بحالی کے لئے نرسنگون کے ذریعہ سے پہونکی جاتی ہین اور یہ ظاہر کرتی ہین کہ بس اب تنگی کے دن گذر گئے - پُرانے عہد نامہ مین ایک مقام ہے جو خصوصاً اِس سے ملتا ہے یعنے

یشوع ۶ باب ۴ ۔ ۱۶ آیت ۔ بنی اسرائیل چھ روز تک فی یوم ایک بار اور ساتوین روز سات بار نرسنگے پھونکتے اور یریحو کے گرد گھومتے رہے ۔ پس جسطرح پہلے چھ دن ۔ بلکہ ساتوین دن تک بھی نرسنگے پھونکنے اور پھرنے کا کچھ فائدہ ظاہری معلوم نہین ہوتا تھا کیونکہ یہہ کچھ فتح کے نشان نہ تھے مگر ساتوین دن ساتوین بار پھونکتے ہی یک لخت یریحو گر پڑا ویسا ہی اب تو ان فتنون کی کچھ صحیح تاثیر نظر نہین آتی ہے پر وقت آتا ہے کہ یک لخت دنیا کا [illegible] اور مسیح کی بادشاہت قایم ہو کر بالکل غالب آجاویگی ✚

[illegible] کامل ہے [illegible] بعض یہہ ہوا ہے [illegible] بات کہ [illegible] فرشتہ [illegible] رہتے ہین مگر یہہ بات بائبل کی اور کسی جگہ سے نہین نکلتی پر اور بہت سے مقامون سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ فرشتون مین درجون کا فرق ہے سب مسلمان جانتے ہین مثلاً پولس رسول اکثر اپنے خطون مین فرشتون اور اختیار والون وغیرہ کا ذکر کرتا ہے اور دو مقام ہین جن مین فرشتگان کا خدا کے حضور مین کھڑا ہونے کا ذکر ہے ۔ لوقا ۱ باب ۱۹ آیت ۔ و متی ۱۸ باب ۱۰ آیت مین نرسنگے کے پھونکے جانے کی تیاری ۲ و ۳ و ۵ ۔ آیات مین ایک بیان ہے جسکا تعلق ۶ باب ۹ ۔ ۱۰ و ۱۱ ۔ آیات سے ہے ۔ یعنے جیسا کہ جب پانچ مہرین کھل چکین تو مقدسون کی دعاؤن کی آواز سنائی دی کہ انتقام کے لئے پکارتے ہین ویسا ہی اس رویا مین ساتون نرسنگون کے پھونکنے سے پہلے مقدسون کی وہی دعائین پیش آتی ہین جس سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس رویت مین جن آفتون کا بیان ہے وہ سب مقدسون کی دعاؤن کا جواب ہین فرق ان دونون رویتون کی دعاؤن مین صرف یہہ ہے کہ پہلی رویت مین صرف اُن مقدسون کی دعاؤن کا ذکر ہے جو مر گئے اور شہید ہوئے پر اس رویت مین یعنے ۳ ۔ آیت مین کل مقدسون کی دعاؤن کا ذکر ہے خواہ مردہ ہون خواہ زندہ اور یہہ بات کلیسیا پر ظاہر کی جاتی ہے کہ اگر غالب آنا چاہتی ہے تو دعا مین مشغول رہے جیسا کہ مسیح نے لوقا ۱۸ باب ۷ ۔ آیت مین کہا اور دعاؤن کی مثال یوئیل ۲ باب ۱۷ ۔ آیت اور زبور ۹ ۔ آیت ۱۹ ۔ اور ۹۰ زبور ۱۱ و ۱۲ ۔ آیات مین ہے ✚

(۳) دوسرے فرشتہ کی بابت بہتون نے سمجھا کہ مسیح ہے کیونکہ اُسنے دعاؤن کے ساتھ بخور ملایا مگر یہہ خیال اچھا نہین ہے کیونکہ اول تو اس فرشتہ اور اُن سات فرشتگان مذکورہ مین کچھ فرق

نہیں لیا گیا [illegible] مسیح کی [illegible]
ٹھہر گیا [illegible] باب [illegible]
اور بجھ گیا [illegible] سے کلمہ
کا ابھی دعا ان کو [illegible] ساتھ نذر ہوتی ہے - اور مسیح کی رسالت کا وہاں نہ تو انکار ہے
اور نہ اقرار ہے عرش تخت کا ذکر نہیں ہے - ویسے ہم یہاں بھی سمجھ سکتے ہیں مگر اس
آیت میں ایک اور بھی مشکل ہے کہ اس میں فرشتہ کا ذکر ہے - اسکا مطلب معلوم
ہوتا ہے ہم جانتے ہیں کہ فرشتگان کلیسیا کے خدمتگذار ہیں اور انسے یہ خدمت کر
حضور پہنچ [illegible] ملایا یعنے جب دعاؤں کی قبولیت کا وقت آپہونچا تو اس نے اُن میں
بخور کو ملا دیا اور دعا کے ساتھ بخور ملانے کا مطلب یہ کرنا ہے کہ وہ قبولیت کے لائق
ہوئیں -

(قربانگاہ کے اوپر کھڑا ہوا) یہ مطلب تو نہیں کہ اُسکے اوپر پاؤں رکھے مگر یہ
کہ اُسکے پاس کھڑا ہوکر اپنے ہاتھ اور اپنا منہ قربانگاہ کے اوپر رکھتا تاکہ اُس پر کام کرے -
یہ قربانگاہ کونسی ہے ؟ جب اُسکا بیان یوں ہوا کہ وہ پہلی تھی تو معلوم ہوتا ہے کہ اسکی مانند
ہوگی جو پاکترین مقام میں تھی جسپر بخور جلایا جاتا تھا پس قربانگاہ بھی اُس ہیکل کے اسباب
میں سے ایک ہے جن کا ذکر ۹ باب میں ہوا - اور جیسے ۶ باب میں سوختنی قربانگاہ
ویسی اس باب میں بخور کے قربانگاہ دکھائی دے -

(۵) سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے حضور بخور کے دھوئیں کا چڑھنا یعنی مقدسوں کی دعاؤں کے قبول ہونیکا ۵ آیت
کیا مطلب ہے - یہ کہ وہی آگ جس میں بخور جل کر خدا کے حضور پہنچا اور مقبول ہوا - زمین پر ڈالی گئی
آگ کی صورت میں بلکہ آفتوں کی صورت میں - چنانچہ پولس رسول عبرانی ۱۰ باب ۲۷ آیت میں آتشی
غیرت کا ذکر کرتا ہے - اور اس آگ کے ڈالی جانے سے یہ کیفیت ہوئی کہ آوازیں اور گرجیں وغیرہ ہوئیں
البتہ یہ تو وہ آفتیں نہ تھیں بلکہ پیش علامتیں تھیں جن سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ آفتیں اب ضرور
آوینگی جیسا کہ خروج ۹ باب ۸ و ۹ و ۱۰ آیتوں میں ہے کہ بھٹی میں سے موسیٰ اور ہارون نے
راکھ نکالکر پھینکی اور پھوڑے ہوگی - اِسکا یہ مطلب نہیں کہ راکھ سے پھوڑے ہوگی کیونکہ یہ قاعدہ کے

تمام نفسانی خواہشیں بھی پامال ہوتی ہیں ۔

۸ ۔ جلتا ہوا پہاڑ کا مطلب ہے بڑی بادشاہت اور سمندر کا مطلب ہے عوام الناس کی جماعت چنانچہ
[illegible] یعنی [illegible] پہاڑ کا مطلب ہے اشور و بابل وغیرہ [illegible] وہ ان کو منتشر کر کے نکال جاتا ہے
[illegible] تو بھی [illegible] ہو کر [illegible] تو [illegible] سامنے [illegible] جن میں [illegible] ہے ۔ [illegible] ۲۶
[illegible] میں یہ مذکور ہے کہ [illegible] بڑی [illegible] تین سمندر یعنی عوام الناس میں جنبش
[illegible] ذکر کیا [illegible] مرقوم ہے [illegible] بادشاہت تو زروبابل کے
سامنے میدان ہو جا [illegible] گویا یہ پہاڑ زروبابل کے سامنے کون تھا؟ [illegible] بادشاہت ہے
[illegible] بڑی [illegible] یعنی عوام [illegible] جاتی ہے
۔ یعنے اسکا بادشاہ پھر عوام میں ملایا جاتا ہے [illegible] یرمیاہ ۔ [illegible] باب ۱۳ [illegible]
[illegible] قوم ہے کہ بابل جن پانیوں سے نکلا انہیں میں پھر ملایا جاوے گا یعنے عوام الناس میں جن سے
وہ پہلے نکلا تھا [illegible] ساری [illegible] تیسرا حصہ [illegible] ہو گیا [illegible] عوام میں لہو بھی ہوگا یعنے جب بادشاہ
[illegible] تو بھی کشت و خون لہو بھی [illegible] گا جیسا کہ [illegible] بادشاہت جب پست کی گئی تو برسوں تک سب کچھ
[illegible] الغرض یہ وہ آفت ہے جو بادشاہوں کے تغیر و تبدل سے زمین پر آتی ہے اور زمین کو لہو سے رنگتی [illegible]

اور خصوصاً اس میں اشارہ [illegible] آفت [illegible] میں دریائے نیل [illegible] لہو ہو گیا [illegible]
جل [illegible] تھا [illegible] آیت میں صدا [illegible] کہ میں [illegible] اور [illegible]
پہاڑ [illegible] کا [illegible] وان کو [illegible] پر [illegible] ہو [illegible]
[illegible]

(۱۰) [illegible] آسمان سے [illegible] بادشاہ و بیسا ہی
یہاں [illegible] کہ وہ [illegible] بادشاہت [illegible]
[illegible] صفت [illegible] غضب اور خونریزی [illegible] ہے [illegible]
دنیا کی [illegible] آیت میں [illegible] ۔

(۱۱) اس [illegible] کا نام [illegible] ہے کہ اُسکی تاثیر نہایت تلخ اور تکلیف [illegible]
جن لوگوں [illegible] چار پہلی آفتوں کے باب میں یون ہے کہ خدا [illegible] چیزوں کو [illegible]
فایدہ اور آرام کے واسطے [illegible] آفت [illegible] کا [illegible] واسطے [illegible] کہ
شراب [illegible] پینے جدا کر تاکہ [illegible] واسطے [illegible] استعمال [illegible]
[illegible] کے استعمال [illegible] وہی آفت ہے یعنی [illegible] شراب [illegible]
ایک شربت ایجاد کیا گیا اور [illegible] استعمال [illegible] تلخ [illegible]
تھا یعنی [illegible] ہو گئی [illegible] مقامات میں [illegible] کیا [illegible]
مین گریہان محاورہ کر کڑوا ہو گیا [illegible] واسطے مستعمل [illegible] آیت [illegible] اشارہ
پہلی صدیون کے مسیحی لوگ اُس لکڑی کو جو پانی میٹھا کرنے کے لئے مارہ میں استعمال کی گئی

جب چوتھے فرشتہ نے پھونکا تو سورج چاند اور ستارون کی تہائی تہائی ماری گئی)
یہ کہ مذکور ہوا کہ چوتھی [illegible] سے مراد ہے دنیا کے بڑے بڑے اقتدار والے لوگ اور انکے مارے جانے
سے [illegible] کی ایک تہائی تاریک ہو گئی اسکا مطلب یہی ہے جو بہت لوگونکی گزشتہ
[illegible] واقع ہوئی ہے اور تہائی کا مطلب وہی ہے جو [illegible] بیان ہوا۔ جب ہم دوم
[illegible] تصور کرتے ہین تو وقت کی ترتیب [illegible] ہے کیونکہ [illegible] ایسے
پہلے [illegible] اور [illegible] سورج [illegible] جو [illegible] اور [illegible] وغیرہ
[illegible] نظر آتے ہے۔ [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] حادثات [illegible]
[illegible] ہوئے کہ کوئی ان کو لفظی نہ سمجھے۔ جیسے [illegible] روئیت مین ۴
[illegible] الگ [illegible] ویسی ہی [illegible] اور جب پانچوین
[illegible] کا ذکر ہونے لگتا ہے تو [illegible] کے پیشتر ایک [illegible] مشتہر کیا جاتا ہے جو ۱۳ وین
آیت مین مذکور ہے ٭

(۱۳) (عقاب) اسکا ذکر پرانے عہد نامہ مین بکثرت ہے چنانچہ استثنا ۲۸ باب
۴۹ آیت اور [illegible] ۸ باب ۱ آیت اور حبقوق ۱ باب ۸ آیت اور یرمیاہ ۴۸ باب
۴۰ آیت خرقیل ۱۷ باب ۳ آیت اور نئے عہد نامہ مین متی ۲۴ باب مین اسکا ذکر ہے
اور ان سب مقامون مین اسکا مطلب ہے کوئی بڑا زبردست بادشاہ یا بادشاہت
اور یہان مطلب ہے [illegible] بڑے بادشاہ کو اپنے دشمنون کی سزا کے لئے بھیجیگا
[illegible] کا مطلب ہے جیسے کہ مذکور ہوا وہ لوگ جنکے دل اس
دنیا مین لگے ہوئے ہین یعنے دنیا دار ٭

باب نہم

لڑائی کی آفت ہے +

(۱) اِس آیت مین ستارہ کا یون بیان ہوا کہ وہ (گرا ہوا تھی) بیان کر لے کا وہ مطلب نہین جو ۸ باب ۱۰ آیت مین ہے وہان اسکا صریف یہہ مطلب ہے کہ بتا وے کہ وہ کہان سے آیا۔ یعنے آسمان سے آیا اور ۸ باب ۱۰ آیت مین ہے کہ وہ ہلاک ہوا مگر اِس مین ہے کہ وہ آسمان سے آتا ہے (اقتباس کرو یا گرجا) اِسکا مطلب ہے جہنم۔ لوقا ۸ باب ۳۱ آیت سے وہ دیوؤن کا مسکن معلوم ہوتا ہے دیکھو مکاشفہ ۲۰ باب ۳ آیت (اِسکی کُنجی اُسکو دی گئی) یعنے اُسکو یہہ اختیار بخشا گیا کہ وہ جہنم کے سے خیالات اور افعال اور دستورات کو اِس دُنیا مین پھیلا وے اور یہہ ستارہ جسکو یہہ اقتدار بخشا گیا نہایت زبردست لوہ جبار بادشاہ کی مثال ہے جو کبھی اِس دُنیا مین ظاہر ہوئے اور جنکے سبب سے خدا نے لوگون کو سزا دی مثلاً تیمور لنگ اور چنگیز خان اور نپولین یعنے اُنہون نے ایسی خونریزی خود بھی کی اور کرائی کہ گویا شیطان اِس دنیا مین ظاہر ہوا اور شرارت کا دروازہ زمین پر کُھل گیا +

(۲) یہ دھوان جو اُس دوزخ سے نکلا یہ اُس دھوین کا بالکل متضاد ہے جو مُقدسون کی دعاؤن سے نکلا اور اگرچہ ضد ہے مگر تو بھی اُنہین کی دعاؤن کا جواب ہے جیسا اُس دھوین کے نکلتے ہی یعنے جب وہ نکلنے لگا تب ہی +

۳ آیت (۳) مین لکہا ہے کہ ٹڈیان اُس دھوئین سے نکلین جسکا بیان اِن آیات مین بہت طویل ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک خونریز بادشاہ کی افواج ہین جو روئے زمین کو ویران اور سنسان کرتی جاتی ہین۔ ایسی دستاویز نبیون نے عہد نامہ مین بہت ہین (قاضی ۶ باب ۵ آیت عاموس ۷ باب ۱ آیت سے ۳ تک) مگر خصوصاً یوئیل مین ٹڈیون کے چڑہنے کا ایسا باتشریح بیان ہوا ہے کہ ہو نہین سکتا کہ اُسکا مطلب ٹڈیون سے ہو گو کہ بعضون نے یہہ سمجہا ہے یوئیل ۲ باب ۱ سے ۱۱ آیت تک اور خرقیل ۲ باب ۶ آیت مین بہی آدمی ٹڈیان کہلائے یعنے شریر و ایذا رسان آدمی۔ (اُن کی صورت تو ملخون کی سی ہے پر اُونکا اختیار بچہوؤن کا سا) اِس لئے لکہا گیا کہ ملخ تو صرف زمین کی روئیدگی کو ویران کرتی ہین — آدم زاد کو کچہ ضرر نہین پہنچاتی پر یہ جبار جو ملخون سے مشابہ ہوا آدم زاد کو بہی دکہہ دیگا اسلئے اِس بات کے ظاہر کرنے کے لئے اسکو بچہوؤن کا اختیار دیا گیا اور اِس سے اسکا مہلک ہونا عیان ہے ✚

۴ آیت (۴) اِس آیت مین ایک مشکل بات ہے کہ اِس سے پیشتر ہم نے گہاس [illegible] کا مطلب سمجہا کہ آدمی کی تشبیہ ہے مگر یہان گہاس لفظی طور سے سمجہا پڑتا ہے کیونکہ آدمی کا ذکر ہو چکا ہے البتہ بعضون نے تو یہ تفسیر کی کہ سبی چہوٹے اور بڑے آدمی کو نقصان پہنچاوین بلکہ انہین کو جنپر مہر ہے مگر اِس ترجمہ مین وہی مشکل ہے جو ہمنے بیان کی کہ ایک ہی آیت مین آدمی گہاس بہی اور انسان بہی کہلاوین یہ ذرہ مشکل معلوم ہوتا ہے۔ خیر یہان گہاس کو ہم لفظی طور سے سمجہ سکتے ہین۔ تو بہی ایک بات تو اِس سے صاف نکلی کہ حقیقی نقصان اور ضرر انہین کو پہنچیگا جن پر مہر نہین یعنے جو خدا کے ہیں نہین ۔۔ انہین [illegible] مین ذکر ہوا ہے۔

۵ آیت (۵) [illegible] اسکا مطلب بہی وہی ہے جو تہائی کا مطلب [illegible] ہوگا مگر ہلاکت نہین ہوگی۔ علاوہ اِزین لوگ سمجہتے ہین کہ ملخ برس مین پانچ ہی مہینے تک نقصان پہنچاتی ہین اور ایسا کام کرتی ہین ✚

(۶) یرمیاہ ۸ باب ۳ آیت اِس سے بہت ملتی ہے ✚

۷ آیت (۷) آیت سے ملخون کا بیان شروع ہوتا ہے اور اُن کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فوجین ہین کیونکہ (انکی صورت جنگی گہوڑون کی سی تہی) اور گہوڑے اکیلے جنگ مین نہین جاتے اِسلئے

انکے سوا بھی ہونگے جیسے یوئیل ۲ باب ۷ آیت اور حبقوق ۱ باب ۸ آیت اور (لشکر فرعون پر قابض) اِس سے ظاہر ہے کہ وے صاحب اختیار اور بادشاہ ہین۔ اُن کے بال عورتون کے سے یعنے لمبے لمبے بال رکھنا اکثر وحشیون کا طریق ہے۔ کہ وہ اپنے بالون کو لٹکتے رکھتے ہین غرض وحشی پن کا نشان ہے اور باقی اُنکا بیان نہایت ڈراونا ہے اور اُسکی غرض بھی یہی ہے کہ [illegible]

[illegible]

(۱۱) [illegible]

نہیں ہے [illegible] ٹڈیون کا ذکر [illegible]

اور انکا بادشاہ وہی ہے جو پہلی آیت مین مذکور ہے [illegible] ہوشیار کہلاتا بادشاہ یہان فرشتہ کہلاتا ہے بعض سمجھتے ہین کہ یہان فرشتہ سے مراد ہے کوئی بڑا فرشتہ [illegible] سمجھنا کچھ ضروری نہیں ہے اُسکا نام (ابدون) پرانے عہدنامے کے کئی مقامون مین شاول کے ساتھ مذکور ہوا ہے عبرانی مین اسکی اصل ہے۔ ابدّو (ابدون، عبری) مین ہلاکت کو کہتے ہین اور انگریزی ترجمہ مین ایوب ۲۶ باب ۶ آیت اور امثال ۲۷ باب ۲۰ آیت مین اسکا ترجمہ یونانی لفظ دیولا آیا ہے ہواجسکا ترجمہ ہے ہلاکت مگر یہان اسکا ٹھیک ترجمہ نہیں لکھا ہے بلکہ وہ لفظ لکھا ہے جسکے معنے ہین ہلاک کرنے والا یعنے (ابولیون) یہہ اسلیئے بدلا گیا تاکہ ہم جانین کہ یہ ایک شخص کا نام ہے جو شاول مین پہنچا دیتا ہے اور یہ نام یسوع نام کی بالکل ضد ہے۔ پس یسوع کو جو نہین قبول کرتا وہ (ابولیون) کو ضرور قبول کریگا۔

(۱۲) مین لکھا ہے کہ ایک افسوس گذر گیا اور دو آتے ہین ۸ و ۱۱ باب ۱۴ آیت مین لکھا ہو کہ دو گذر گئے اور ایک آتا ہے ایسا ہی افسوسون کا بیان ہے ۸ باب ۱۳ و ۱۹ آیات اور ۱۱ باب ۱۴ آیت مین ہے۔ ۱۲ آیت

(۱۳) جو لوگ پہلے افسوس کو اسلام کا اجرا سمجھتے ہین وہ لوگ دوسرے افسوس کو ترکون کی بادشاہت خیال کرتے ہیں ✢ ۱۳ آیت

یہ اور بھی زیادہ سخت آفت اور لڑائی کا بیان ہے۔ کیونکہ اُنمین لوگون کو صرف دکھ دیا پر اس سے مار بھی گئے۔ آواز جو اِس آیت مین مذکور ہو وہ شہیدون کی اُس آواز

اسکا جواب ہے جو چھٹوین باب مین مذکور ہوئی اور مقدسون کی اُن دعاؤن کا جواب ہے جو ۸ وین باب
مین مذکور ہوئین - کیونکہ یہہ آواز اُسی سُنہری قربان گاہ سے نکلی جو خُدا کے سامنے تھی جسپر مقدسون
کی دعائین چڑہائی گئیتین دیکھو ۸ باب - پُرانے عہدنامہ مین قربان گاہ کے سینگون کا ذکر بہت ہے پر
مطلب ہے کہ جو کچھہ قربان گاہ کا مقصد و مطلب ہے وہ بالتخصیص اُسکے سینگون مین پایا جاتا ہے

آیت (۱۴) یہ آواز اُس چھٹوین فرشتہ کو کہتی ہے کہ (چار فرشتون کو الخ) یعنے جو واقعات اِس
چھٹوین نرسنگے کے پھونکنے پر ہونے والے ہین وہ اِسی پر موقوف ہین کہ وہ چار فرشتگان جو
بھاری آفتون کے لانے والے ہیں اور شمار مین چار کہلائے ہین کہ وہ زمین کی چارون حدون مین
آفتون کو پھیلاوینگے - اور اُنکے مقید ہونے سے یہ نکلتا ہے - کہ خُدا ابتک لوگون سے تحمل کرتا ہے
دفعتاً اپنا قہر نازل نہین کرتا ہے - بلکہ تب ہی کہ جب دُنیا بالکل سرکش ہوتی اور توبہ سے انکار کرتی
ہے اور ہم نہین کہہ سکتے ہین کہ اب تک وہ کتنے فرشتگان آفت رسان قید ہین (بڑی ندی فرات پر)
پُرانے عہدنامہ مین کہا ہے کہ ابراہام فرات کے پار سے آیا تھا اور اُسکی اولاد بابل کی اسیری کے زمان
مین رہی اُن دنون جو آفتین خُدا نازل کرتا تھا سو فرات کیطرف سے لاتا تھا وہ طرف گویا بنی اسرائیل
کی آفات کا منبع تھی مثلاً پیدائش ۱۴ باب مین جس چڑھائی کا ذکر ہے وہ بھی اُس جانب سے ہوئی
اور پُرانے عہدنامہ اور بائبل خوانون کے دلون پر یہ بات بخوبی نقش ہوگئی تھی کہ آفتین فرات
کیطرف سے آتی ہین اور یسعیاہ ۸ باب ۷ آیت مین آشور کو اسی ترمہ سے تشبیہ دیکر کہا ہے کہ وہ
اسکو فرات کے پار سے لاویگا (بڑا) یہ پُرانے عہدنامہ مین فرات کی عام صفت بتلائی گئی ہے +

آیت (۱۵) چار فرشتگان کھولے گئے جو اُس سال اور مہینے اور دن اور گھڑی کے لئے
مقرر کئے [illegible] دیکھو دانیال [illegible] مین ہوتے ہین [illegible] معین وقت خُدا
کے [illegible] مین ہے اور سب اُنکے [illegible] گویا ظہور مین آوینگے - اور خُدا کی مرضی
کو پورا کرینگے +

آیت (۱۶) مین جو لشکر کا شمار لکھا ہے وہ اِس دُنیا کے لشکر [illegible] ایک محال معلوم ہوتا ہے
کیونکہ آج تک اتنا لشکر کبھی سُنا نہین گیا - پس اِسکا مطلب ہے [illegible] بنہایت تا کہ بنہایت
نسبت ناکثیر یا اِسکی اِس جگہ [illegible] زبور ۶۸ - ۱۷ آیت [illegible] گاڑیون کا مطلب ان فرشتگان سے ہے

(شیطنیہ یہہ شمار سنا) کیونکہ تو وہ رسول اونکو گن نہین سکتا تھا +

(ایسا میںنے دیکھا) جیسا نیچے بیان ہوا - ہم نہین کہہ سکتے کہ ان مین سی ہر ایک کا بکتر بہت رنگون کا تہا یا کسی کا ایک رنگ کا یہہ اُن بہ... ون کے رنگ سے ملتے ہین جو گہوڑون کے منہہ سی نکلتی ہین -

[illegible] +

[illegible] ہوا لیکن

[illegible]

[illegible] ہوا ہے - [illegible]

اور اسکا مطلب نہ صرف اس نقصان کا ہے جو سانپ کے کاٹنے سے ہوتا ہے بلکہ اُس کے ساتھہ سانپ کی چترائی اور فریب بھی خیال مین آتا ہے کہ وہ نہ صرف سامنے سے کاٹتے ہین بلکہ پیچھے سے دُکھہ دیتے ہین - یہان نقصان کا چندان خیال نہین ہے نہ کہ ... رائے ... اس بات کو ترکون پر اس طرح صادق لاتے ہین کہ ترکون کی بادشاہت کا نشان گہوڑی کی دم ہے +

(۲۰) افسوس کی بات ہے کہ مسیح کی مخالفون مین سے جو بچ رہے اُنہون نے توبہ نہین کی بلکہ فرعون کی طرح اپنے دلون کو سخت کیا جیسا کہ یسعیاہ ۔ ۹ باب ۱۳ - آیت مین لکہا ہے (اپنے ہاتھون کے کامون سے) قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنکے ہاتھون کے کام بت ہین یسعیاہ ۲۸ باب ۲۰ - آیت زبور ۱۰۶ و ۳۷ آیت اور قابل لحاظ ہے کہ ہاتھون کے کام اور بتون کے بیچ مین ایسا لفظ آگیا ہے جسکا مطلب شیاطین ہے یہہ اس لئے ہے تاکہ معلوم ہو کہ بت تو کچھہ چیز نہین ہین پر انکی پرستش کرانے والا شیطان ہے - ۱ - قرنتی - ۱۰ باب ۱۹ - آیت - اُس ۲۰ وین آیت مین جو گناہ مذکور ہوئے وہ شریعت کے پہلے تختہ کے احکام کے برخلاف ہین اور ۲۱ وین آیت مین جو گناہ مذکور ہین وہ دویم تختہ کے احکام کے برخلاف ہین اور جادوگری کا جو یہان ذکر ہے سو اسلئے نہیں کہ یہ خدا کا گناہ ہے بلکہ اسلئے کہ اس سے اورون کو نقصان پہنچتا ہے - اور جب اورون کے قتل کے خیال سے یہہ کی جاتی ہے تو خون کے گناہ کے برابر ہوتا ہے +

اِس سوال کا جواب [illegible] ہے [illegible] وہ باطنی [illegible] سلامت [illegible] وقت بھی ایسی بات
ایک [illegible] ہے کہ دنیا پر آفتین آئی ہین تو اس مین بھی سوال [illegible] جواب
اس سوال کو اس جملہ معترضہ سے ملتا ہے وہ پہلے جواب سے متفرق ہے [illegible] یہ ہے [illegible] ظاہری
کلیسیا کا تو بڑا نقصان ہو کا اِسلئے کہ دنیا کی [illegible] غضب انگیز ہے اُس مین بھی [illegible] ظاہری
کلیسیا برباد ہو جاوے تو بھی باطنی کلیسیا سلامت [illegible] یہ ہوا کہ پہلے جواب مین ظاہری
اور باطنی کلیسیا کا کچھ فرق نہین کیا گیا عموماً کلیسیا کا ذکر ہوا مگر [illegible] دونون کے درمیان فرق کیا گیا
اور باطنی کلیسیا کی حفاظت اور ظاہری کی بربادی اِس رویت مین تو صرف جملہ معترضہ کے طور پر بیان
ہوئے مگر اِس کے بعد کی رویت کا خصوصاً یہی مطلب ہے کہ باطنی کلیسیا پورے امن اور چین مین ہے
اور ظاہری بالکل برباد ہے اِسی سبب سے اِسی جملہ معترضہ مین بعض باتین ایسی مذکور ہین کہ اگر وہی اکیلے
ہوتین تو انکا کچھ بھی مطلب نہ سمجھا جاتا مگر انکا مفصل مطلب بعد کی رویت مین بیان ہوا۔

(۱) وہ دوسرا زورآور فرشتہ کون ہے؟ بعضون نے سمجھا کہ ضرور مسیح ہے اور کوئی ہو نہین سکتا ہے
کیونکہ جو کچھ اوسکا بیان کیا گیا وہ کسی مخلوق پر کبھی صادق آ نہین سکتا ہے مگر بعضون کی یہ رائے بھی ہے
کہ یہ مخلوق فرشتہ ہے کیونکہ ۵ باب ۲ آیت مین ایک اور زورآور فرشتہ کا ذکر ہے اور وہ تو مسیح
نہین ہو سکتا ہے۔

اور جب ایک زورآور فرشتہ مسیح نہین ہے تو مسیح کا کوئی خاص الٰہی تو ضرور ہے تاکہ وہ مسیح کے نام سے

نہین ہے رنہ وہ باب ۱۰ نے ... وہ رف آسمان ہی کے واقعات دیکھ سکا اور زمین پر سے اُسکی نظر
باطل بند ہو گئی بلکہ یہ کرہو لیے آسمان پر واقع ہوا وسکا گویا آسمان پر بڑھ کے دیکھے (بادل سی ملبس تہا)
بادل اہل کی اصطلاح مین غم اور آفت ہے ... ان سب آفت وغیرہ ویسی لیکن اس بادل سے
ویکھنے ست جو کچھہ غم اور افسوس ہوتا ہے وہ اس بادل سے جو اُسکے سر پر ہے رفع ہو جاتا ہے کیونکہ
بلکہ ببیث اس بات کا نشان ہے کہ خدا کا غضب ہمیشہ نہین رہیگا اور خدا اپنے غضب مین بھی
اپنی مہربانی کو یاد کرتا ہے اور وہ وقت آتا ہے کہ جب بادل بالکل ہٹ جاویگا اور مطلع ... کل
صاف ہو جاویگا اور خدا کی ... روشنی بیغمائی تمام جلوہ گر ہوگی ... دھنک ... خدا کا عہد اور
وفاداری بھی یاد آتی ہے ... وہ اپنی کلیسیا کو کبھی نہین چھوڑیگا +
(اوسکا چہرہ سورج کی مانند تھا) باب ۱۶ آیت مین یہی بیان ... کا ہے جو کچھہ اوسکا مطلب
رہا ... وہی بیان بھی ہے ... مسیح کا الٰہی جلال - خواہ ہم یہان مسیح سمجھین خواہ مسیح کا ایلچی تصور
کرین دونون ہی صورتون مین اس سے اسکے ... ستون کے ... تسلی ہے مگر دشمنون کے لئے
محض خوف اور دہشت کا باعث ہے +
(اوسکے پاؤن آگ کے ستونون کی مانند) یعنی اسکے پاؤن تتنے تھے جسکا ... بیان ... جو اباب ۔
۵ آیت مین بیان ہو یعنی دشمنونکو روندنے اور پامال کرنیکو لیے - پھر نہ صرف آتشی مین بلکہ آتشی ستونونکی مانند بین
یہ بات دویم آیت سے علاقہ رکھتی ہے کہ ... ستون کہلانا اس لحاظ سے ہے تاکہ اس کام کی ہمواری اور مضبوطی بھی ... جسکا بیان دوم آیت مین ہے
(۲) (اوسکے ہاتھہ مین ایک چھوٹی کتاب کھلی ہوئی تھی) معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کا علاقہ ہے اُس کتاب سے جو
پانچوین باب مین مذکور ہوئی جس سے یہ مراد ہے کہ کتاب مین خدا کی وہ کل ارادے اور قصد مندرج ہین جو کلیسیا کے حق مین
پورے ہونیوالے ہین اور جو دنیا کے حق مین بھی پورے ہونیوالے ہین یہان ... کلیسیا سے تعلق رکھتی ہے ... +

مین صرف خدا کی ہی ادہر اور مقصد جمع ہین جو صرف اُسکی کلیسیا ہی سے تعلق رکہتے ہین اور اس مین سے
کچھہ اس جلد مقدس اور بعد کی رویت مین لکہا گیا علاوہ ازین ان دونون کتابون مین ایک فرق یہی ہے کہ
کتاب ... تہی کہ وا شدہ ... ہے کہتی بالکل بہن ... کہ ساتون مُہر ... جو بالکل آ
شدہ ... کتاب ... کہنا ...
ہمکو لسان ... زیادہ

(اُسنے اپنا دہنا پانون سمندر پر وغیرہ) اس امرسے ظاہر کیا کہ کل نسلی اور تری میری ہے کیونکہ
جب کوئی قصداً کسی زمین پر پانون رکہتا ہے تو علانیہ اُسکو ظاہر کرتا ہے کہ میری ہی جیسا فی الحقیقت ساری
زمین خدا کی ہے مگر ظاہرا اس سے منحرف معلوم ہوتی ہے سو ایک وقت آتا ہے کہ ظاہرا بہی اُسکے قبضہ و اختیار
مین بالکل آ جائیگی اور اگر ہم اس فرشتہ کو مسیح سمجہین تو یہ دعوی بالکل برحق ہے پر اگر ہم فرشتہ سمجہین تو فرشتہ کا مقدور
نہین کہ یہ دعوی کرسکے غرضیکہ اسکا مطلب یہ ہوگا کہ جسکا مین ایلچی ہون اُسکا یہ سب کچھہ ہے +

(۳) (شیر ببر کی طرح گرجا) جیسا کہ ہوسیع ۱۱ باب ۱۰ آیت یوئیل ۳ باب ۱۶ آیت اور پانچوین باب مین
مسیح شیر ببر کہلایا اور جو کچھہ اُسنے ایک گرج مین کہا اوسکو ان سات گرجون نے بہ تفصیل سات حصہ کر کے بیان کیا
اور بادل تو اکثر غضب کا نشان ہے مگر گرج علی العموم غضب الہی کا نشان ہے اور اس کتاب مکاشفہ مین
گرجون کا بہت بیان ہی اور یہ یوحنا کے اُس نام سے جو خداوند نے اُسکا رکہا ملتا ہے اور اس نام کی فضیلت
مرقس ۳ باب ۱۷ آیت مین ہوئی مگر زیادہ تر اس کتاب کے مصنف ہونے سے ظاہر ہوا ہی کہ یوحنا پہلے تو صرف
اپنی طبیعت کی حدت سے اس نام سے نامزد ہوا جبکہ اُسنے سامریون پر آگ برسانی چاہی مگر پیچہے خدا کی گرج یعنے
غضب کا بتلانے والا ٹہہرا اس سلسلہ مفسرین ان گرجون کو پاک کے زبان سمجہتے ہین +

(۴) سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ آوازین مہمل نہ تہین بلکہ باالفاظ اور بامعنی آوازین تہین کیونکہ یوحنا لکہنے بیٹہا جیسا کہ
یوحنا ۱۲ باب ۲۸ و ۲۹ آیتون مین ہی کہ اورون نے صرف بادل کی گرج سنی مگر مسیح نے اسمین سے الفاظ کو سنا +
(میننے آسمان سے آواز سنی کہ مت لکہہ) پہلے باب کے اخیر مین حکم ملا تہا کہ لکہہ مگر اب اوسکے برعکس
ممانعت ہوئی جیسا کہ دانیل ۸ باب ۲۶ آیت اور ۱۲ باب ۴ و ۹ آیت۔ اسکا سبب یہہ ہی کہ ہنوز ان باتون کے
سمجہنے کے قابل کوئی نہ تہا جب وہ قابل ہونگے تو ظاہر کیجائینگی +
... ان آوازون ... مین ہم چار باتون کا خیال کرسکتے ہین اول یہ کہ چونکہ یہہ بادل کی آوازین

ہیں اسلئے ضرور خوفناک اور ہیبتناک ہیں۔ دوم یہ کہ چونکہ یہ اس حصہ یعنے جملہ معترضہ میں ہو کہ جنکا
جو خصوصاً کلیسیا سے علاقہ رکھتا ہے اسلئے ضرور کلیسیا سے علاقہ رکھتے ہیں۔ سیوم یہ کہ آنیوالی
آفتوں کو خبر دینا خدا کے حکم میں داخل ہے۔ چہارم یہ کہ یہ امر نہایت خوف اور ہراسانی
کی بات ہے کہ پیش گفتہ آفات کے سوا اور آفات بھی ہیں جو ہنوز بتلائی نہیں گئیں اور تیر ترکمان، ترکش
سوا ہے اور تیر بھی خدا کی ترکش میں ہنوز مخفی ہیں۔

۵ و ۶ و ۷ آیات کا مضمون داخل [illegible] ہے [illegible] چونکہ ترجمہ میں بہت الفاظ
بھی [illegible] چھوٹے ہوئے ہیں۔

(اُس نے اپنا ہاتھ آسمان کیطرف اٹھایا) یعنے قسم کے لئے۔ پیدائش ۱۴ باب ۲۲ آیت
اصل زبان میں ہے یعنے اپنا ہاتھ اونچا کیا جسکا مطلب یہ ہے کہ قسم کہائی۔ بعض
سمجھتے تھے اس فرشتہ کی بابت دونوں رایوں کے مفسرین کا کچھ نہ کچھ قول ہے جو مسیح سمجھتے وہ کہتے
ہیں کہ مسیح کے سوائے اور کسی کی قسم کلیسیا کو زیادہ تر تسلی بخش سکتی ہے جو مسیح نہیں سمجھتے وہ کہتے ہیں کہ
ایسا کام مسیح سے زیبا نہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ خدا کی قسم کہاوے۔ اس قسم کا مقصد وہی ہے جو استثنا
۳۲ باب ۴۰ و ۴۱ آیات میں ہے۔ کہ اُسنے اپنی زندگی کی قسم اسلئے کہائی کہ وہ کلیسیا کے دشمنوں کو غالب
ہونے نہیں دیگا۔ اس قسم میں صرف خدا کا نام ہی نہیں بلکہ لکھا ہے کہ جو ابد الآباد تک زندہ ہے اور چونکہ
وہ ابد الآباد تک زندہ ہے اسلئے وہ ہمیشہ بادشاہی کرتا ہے دشمنوں کو غالب ہونے نہ دیگا۔ بعض

[illegible] (وہ کل چیزوں کا بنانیوالا ہے)
[illegible]
[illegible]
[illegible] رہیگا۔

(اور مدت یا وقت نہیں ہوگا) یہ قسم ہے اس میں خصوصاً [illegible]
اشارہ ہے کہ چھٹویں باب میں تو کہا تھوڑی مدت صبر کرو مگر اب بیان کرتا ہے کہ وہ مدت اب نہیں
ہوگی وہ اب ختم ہونے پر ہے۔ یعنی ساتویں فرشتہ کی آواز پر سب کچھ پورا ہوگا کیونکہ کلیسیا اب تک
حیران تھی کہ کیا ہوا کہ چھ فرشتگان اپنی آوازیں دے چکے ہیں مگر آخرت کا کچھ نشان نہیں ہے
شاید ساتواں بھی اسی طرح گذر جاوے تو اوسکے جواب میں یہ کہا جاتا ہے کہ نہیں اور تاخیر نہیں ہوگی

...سکے پورے ہونیکا آخرت ہوگی (پھونکنے پر) یعنے جب وہ پھونکنے پر ہو اور پھونک دے تب ہی خدا کا بھید ...ظاہر ہو جاویگا اور خدا کا بھید پورا ہونیکا یہ مطلب ہے کہ بالکل ظاہر ہو جائیگا جیسا رومیوں ۱۶ باب

...ندوں کے بھی ہیں اسلئے جو خوشخبری دی ... خوشخبری ... الت کی ہے پرانے عہد نامہ میں تو یہ دونوں ہمیشہ جلے ... ہوتے چلے آئے ... تفریق اور تفصیل کیا گیا کہ نجات کا وقت تو اب ہی ہے جسکو خدا ... ندی اور قبولیت کا ... کہا ہے اور وقت ... ت ... عدالت ... کا اور پرانے عہد نامہ میں بھی خصوصاً ... خصوصاً اسات کی پیش خبری و بجاتی ہے کہ خدا عدالت کرنیکو آتا ہے یعنے ۹۶ و ۹۸ و ۹۹ زبور میں ۔

۹-۱۰ آیت (۹) ... ان میں سوال ... فرشتہ کے ... کہی ہوئی کتاب کے لے لینے اور کھانے کا حکم ملتا ہے ... ملتا ہے ... ۲ باب ... آیت سے ... مطلب ۳ باب ... آیت میں کہو لا گیا کہ کھانے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے اندر دل میں ان باتوں کو بالکل لیوے اور رکھے جیسا کہ کھانا معدہ میں بالکل ... اور اسکے ساتھ ایک ہو کے ہضم ہوتا ہے ۔

آیت (۱۰) اس کتاب کے کھا لینے سے دو تاثیرین نکلین یعنے پیٹ کی کڑواہٹ اور منہہ کی مٹھاس پیٹ کی کڑواہٹ کا مطلب یہ ہے کہ ... کتاب میں ... ظاہری کلیسیا کی نہایت شدید سزا کی پیشین گوئی مندرج تھی اور یہ پیشین گوئی خیرخواہان کلیسیا اور غیرتمندان جلال الہی کے لئے سخت تر کڑواہٹ اور بیخچینی کا باعث تھی اور ہے منہہ کی مٹھاس کا یہ مطلب ہے کہ جب خدا کا بندہ اپنے معبود ...تی کے ہاتھ سے کچھ پاتا ہے پیشتر اسکے کہ اسکے مضمون پر چنداں غور کرے وہ صرف کلام کو پا کے ...

ہی سے نہایت خوش اور محظوظ ہوتا ہے۔ یعنے جو کچھ خدا سے ملتا ہے اُس کی خوشی کا باعث ہوتا ہے پس رسول کو جب وہ کتاب ملی تو شیر اس سے کہ اُسنے اُسپر غور کی اور سوچا اُسکے لئے مٹھاس یعنے خوشی کا باعث ٹھیرے یعنے وہ اسی سے خوش ہوا خدا سے اُسکا کچھ ملا۔ لیکن جب اُسکو سوچا تو وہی کتاب تاثیرون کے سبب سے سخت دکھ کا سبب ہوئی۔ نوین آیت مین جو فرشتہ نے اُن کو کھانا کہا تو پہلے پیٹ کی کڑواہٹ کا ذکر کیا کیونکہ خاص بات تو یہی تھی۔ اس کتاب کا مطلب نہایت عجیب کہ بات اور اسی سے پیٹ کی کڑواہٹ ہوئی۔ لہٰذا جب دسوین آیت میں رسول نے اسباب بیان کرنا تو پہلے مٹھاس کا بیان کیا کیونکہ یہ واقعہ ہے کے یہ بات اُوسکے مین آیا چاہئیے۔ [illegible] بہی حال یرمیاہ نے بیان کیا کہ اُسکے وقت تیری باتین بہت میٹھی لگین) پھر پیٹ کی کڑواہٹ۔ حزقیل نبی صاف صاف تو اسبات کا ذکر نہیں کرتا کہ پیٹ مین کڑوی لگین مگر باب ۳۔ آیت ۱۴ مین اپنی روح کی تلخی کا ذکر کرتا ہے جس کا مطلب یہی ہے۔

(۱۱) (تجھہ کو پھر نبوت کرنی ہوگی) یعنی ابھی میری رویتین ختم نہین ہوئین باقی ہیں۔ [illegible] اس کتاب کی باقی گیارہ بابون مین ہین۔

(اُمتون قومون۔ زبانون اور بہت بڑے بادشاہون کے حق مین) اِن ناموں مین کلیسیا کا نام نہین ہے اس کا ایک جواب تو دہ باب ۹ آیت مین ہے کہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کلیسیا تو انہین ناموں سے مشتمل ہوئی تھی اور جب کہا گیا ان کے حق مین نبوت کرنی ہوگی تو سمجھ گئے ظاہری کلیسیا کے حق میں بھی [illegible] انہین مین شامل [illegible]

جواب [illegible]

ظاہری کلیسیا [illegible]

باب یازدہم

دسوین باب سے اُس کتاب کا مضمون معلوم ہوگیا اور کڑوا اور تلخ ہونے کا سبب

یہ معلوم ہوا کہ اسمین کلیسیا کے بگاڑ اور عہد کی پیشین گوئی ہوئی اسواسطے باب مین کلیسیا کو ہیکل سے
تشبیہ دی گئی۔ جیسا کہ بائبل کے اکثر مقامون مین ہے جیسا کہ ظاہری ہیکل مین دو حصے تہے ایکو
پاکترین بہا [illegible] اوسکے ارد گرد اور صحن تہا اسی طرح کلیسیا کے [illegible] حصے مذکور مین ایک
مین [illegible] ذکر ہے [illegible] اور اوسکے باہر صحن کا [illegible] مین [illegible]
[illegible] ہیکل مین پرستش [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قربانی [illegible]
[illegible] قربانی سمجہا ہوگا
جیسا کہ مسیح نے اپنی قربانی چڑہائی اور قربانگاہ جو [illegible] ہوا [illegible] ہوتے تہے یعنی جسپر
قربانی چڑہائی جاتی تہی وہ پاک [illegible] مکان کے باہر تہی۔ اس صورت مین یہ قربانگاہ اندر دکہائی گئی
اگرچہ مسیح کی صلیب [illegible] سے باہر ہے تو بہی اُسکی تاثیر ہر دم آسمان پر [illegible] تہی جو
(نہایت کو)۔ ناپنے کا یہی مطلب ہے جو یہ لگنے [illegible] کیونکہ گہر کے ناپنے سے یہ بات ظاہر ہوتی
ہے کہ اسکا مالک اپنی ملکیت کو قایم کرتا ہے اور اس طرح سے اُسکی حفاظت کرتا ہے ◦

(۲) مین پہلے کی ضد ہے کہ چہوڑ دو مت ناپو یعنی ہیکل کے بیرونی حصے جس سے کلیسیا مراد ہے یعنے اُس کی حفاظت نہین کیجاوے گی بلکہ غیر اقوام کو دی گئی یہان غیر قوم کے لئے جو اصلی لفظ ہے کتاب مکاشفہ مین اسکا استعمال اپنی اصلی مطلب مین نہین ہوا۔ کیونکہ اس کتاب مین تو یہودیون اور غیر قومون کے ذکر [illegible] اسکا مطلب یہ ہے کہ غیر مذہب والون کو دی گئی تاکہ اپنی تاثیر اسمین پہیلاوین الغرض ظاہری کلیسیا کا وہ حال ہوگا جسکو خداوند نے بہت سی مثالون سے بیان کیا یعنے کڑوے دانہ وغیرہ سے ◦ ثبت

(مقدس شہر) یہان مقدس شہر اور مقدس ہیکل مین فی الحقیقت فرق تو نہین ہے کیونکہ دونون کلیسیا کے مشتبہ ہ مین جیسا کہ پرانے عہدنامہ مین بہی مذکور ہے مگر چونکہ یہان یہ مطلب ہے کہ ظاہری کلیسیا کے بیچ مین ایک حقیقی کلیسیا ہے — تو ظاہری کلیسیا کو

شہر سے تشبیہ دی گئی اور حقیقی کو اس میں کے ایک گہر ت - اور اس گہر کا صحن بہی شہر کے ساتہہ
شامل کیا جاتا ہے ۔ اسکے ناپنے کی ممانعت ہوئی یعنی ناصلاح تو خصوصاً اسکے ساتہہ ہی گرینگے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ایسے ہی وہ بگاڑ [illegible]
[illegible] استعمال [illegible] اپنی [illegible] اور [illegible]
پامال کر بیٹہے [illegible] ایمان [illegible] کیطرف [illegible]
یہان [illegible] کا مطلب ہی ہے جو سمجہا [illegible] آیت مین مذکور ہو [illegible]
یہوواہ کی پرستش تو کرتے تھے مگر اسطرح سے کرتے تہے کہ وہ اُنکی پرستش [illegible]
نہایت الٰہی سی پرستش [illegible] پاکی [illegible] گاہون کو روندتا تہا - اور اُسکے عوض وہ [illegible] ہی ہوئی کہ
وہ اپنے دشمنون سے روندے گئے - یہی حال ظاہری کلیسا کا ہے کہ وہ اپنی ناپاک پرستش [illegible] بیہودہ
کی [illegible] گاہون کو روندتے ہی اُسکے عوض اُسکے دشمن اُسکو روندینگے ۔

(بیالیس مہینہ [illegible]) ان مہینون کے برس تو ساڑہے تین ہوتے ہین [illegible] دن [illegible] ہوتے ہین [illegible]
اور مہینہ اور دن کا الگ الگ ذکر اسی باب میں ہے [illegible] آیات مین [illegible]
[illegible] آیت مین [illegible] یہی میعاد کی تیرہ صورتین ہین مختلف میعادین ہین - کبہی تو [illegible]
سے بیان کیا کبہی مہینون سے [illegible] برس کا مطلب [illegible] کی [illegible]
عدد کاملیت کا نشان ہے [illegible] اسکا نصف ہے اور اسکا [illegible] ہے [illegible] مطلب ہوگا کہ
کلیسا کی پامالی ہر زمانہ کے لئے نہین ہوگی بلکہ ناکامل اور ناتمام [illegible] ہو ۔

۳ سے [illegible] خدا اپنے یوحنا رسول او [illegible] کیطرف او [illegible] کی تسلی سے
لئے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ ایسے [illegible] کے وقت بہی مین [illegible] اپنے گواہون سے کبہی خبر [illegible]
چہوڑ دونگا مین ہمیشہ لوگون کو برپا کیا کرونگا [illegible] آیت میں [illegible] رسول [illegible]
استعمال کیا کہ جب غیر قومون [illegible] اپنے تئین کبہی بے گواہ نہین [illegible] ہے تو [illegible]
اپنے کلیسا کو نہین چہوڑے گا (مین اونکو دونگا) گیا وہ [illegible] کہ ابہی [illegible] بات [illegible]

اور وہ اس ظرف کا سبب یہ ہوگا کہ کلیسیا [illegible] اُسکے [illegible] مسیح
انکو [illegible] پہنچتی ہے اُسکے آرام [illegible] کے وسیلہ [illegible]
ہین [illegible] یہ گواہ زمینوں کے درمیان [illegible] ہے مین [illegible]
[illegible] رہتے ہین [illegible] خدا انکو اپنی کلیسیا [illegible] لیتا ہے [illegible] روح قدس [illegible]
انکو روح قدس سے بھرتا ہے تاکہ [illegible] قوت [illegible]
دیتے رہین یعنے روح قدس اپنا کام ان گواہون کے وسیلہ سے کلیسیا مین کرتا ہے [illegible] بھی
کلیسیا کیطرف سے دنیا مین بھیجے جاتے ہیں کہ اسکو بھی منور کرین - پس ان گواہون کے دو کام ٹھہرے
کلیسیا مین قوت بھرنا اور دنیا کو روشن کرنا یہ دو باتین کب ان پر صادق آسکتی ہین اسوقت جبکہ
آخری فقرہ بھی ان پر صادق آتا ہے کہ وہ ساری زمین کے خداوند کے حضور کھڑے رہتے ہین اگرچہ
سچی کلیسیا بہت تھوڑی رہگئی اور اسکے گرد دشمنون سے گھبراگیا تو بھی اسکا خداوند زمین کا
خداوند کہلاتا ہے اور وہ فی الحقیقت زمین کا خداوند ہے جیسا کہ یشوع کی کتاب مین عہد کا
صندوق ساری زمین کے خداوند کا صندوق کہلایا ◆

۶ علامات ۵ و ۶ : ان آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو گواہ جو ٹاٹ پہنے ہوئے رہتے ہیں اور نہایت

[illegible] اور ان [illegible] جیسے دو مبروہ ہیں صرف

[illegible]

[illegible] اور لئے پہنچی

[illegible] آن ہی انکے حدیث ظلم [illegible] دونو نیز ان [illegible] سے ان

تمھون کو فائدہ پہنچتا ہے بشرطیکہ اُسکو قبول کریں اور اگر نکریں تو وہ ہی ان کے

نقصان کا باعث ہوگی جیسا خود خداوند نے فرمایا کہ میری باتین [illegible] دن انکی سزا کا حکم دینگی

۶ وین آیت میں نقصان کی وہ مثالین مرقوم ہین کہ کس طرح انکا نقصان ہوگا وغیرہ ۔

۷ آیت ۷) اور جب وہ اپنی گواہی کو ختم کر چکینگے تو وہ اُنسے لڑیگا وغیرہ) یعنے

جبتک وہ کام جو خدا نے انہیں دیا پورا نکر چکین تبتک خدا ان کو مغلوب ہونے نہیں دیگا

جیسا کہ مسیح کے دشمنوں نے بار بار اُسکو پکڑنا چاہا اور [illegible] چاہا پر جبتک اسکا معین وقت

نہ آیا تب تک وہ کچھ نہیں کر سکے لوقا ۱۳ باب ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ آیات وغیرہ دیکھو مین دیوون کو نکالتا

ہون اور بیمارون کو چنگا کرتا ہون اور تیسرے دن مین کامل ہونگا ان آیات مین مسیح نے بصفائی

تمام اس امر کا بیان کیا کہ آج اور کل اور تیسرے دن بہی مین سیر کرتا رہونگا کوئی مجھکو چھیڑ نسکیگا

اور اُسکے بعد جیسا وقت پہنچیگا [illegible] موافق ہو جاوُنگا ویسے ہی لوقا ۲۲ باب ۵۳ آیت مین مسیح

نے کہا کہ اب وہ گھڑی آ پہنچی ہے اور تاریکی کو اختیار دیا گیا کہ مجھکو پکڑے اور مار ڈالے اور اسطرح

جب وقت پہنچا تب خداوند کا اس دنیا سے چلا جانا فائدہ مند تھا جیسا اُسنے خود کہا اور اسطرح

اگو [illegible] ۱۶ باب ۷ آیت [illegible] فائدہ مند ہے ۔

(دو) نات جو اتھاہ دکنواسے چڑھتا [illegible] اس بات سے کہ اسکا مطلب صرف اسی پیرگراف

سے کبھی حل نہو سکیگا مگر یہ یہ اشارہ [illegible] ابواب کی طرف یعنی ۱۳ باب ۱۔ آیت ۳ و ۸ وین آیت

کیطرف ۱۳ باب کی شروع سے اسکا بیان شروع ہوتا ہے [illegible] ان دو تین مقامون مین ایک ہی لفظ ہے درندہ

کے لئے ۔ اور اسکی صفات بہی یکسان بیان ہوئی [illegible] درندہ کے ساتھ ایک ہی لفظ ہے یعنی چڑھنا

اسکا مفصل بیان آئندہ ابواب مین ہوگا ۔ دانیل ۷ باب ۲۱ آیت مین بہی اسکا کچھہ ذکر

ہو اوہان بھی یہی الفاظ ملتے ہین ❖

(۷) نیز غالب آویگا) یہ غلبہ تو صرف ظاہری ہے سو اس سے نہین ڈرنا چاہئیے بلکہ اس سے

ڈرنا چاہئیے کہ مبادا ہم روحانی طور پر اول مغلوب ہو جائین ❖

(۸) انکی لاشین بڑے شہر کے چوک مین پڑی رہین گی) یہ بڑا شہر کونسا ہے؟ اس بات ۸- آیت

[illegible] کچھ [illegible] شہر [illegible]

[illegible]

[illegible]

وہان [illegible] بابل [illegible] ٹھیک [illegible]

کہ وہی مقدس شہر جو [illegible] لغرض [illegible]

مذکورہ بالا مقامات مین بابل کی [illegible] نتیجہ نکال سکتے ہین کیونکہ

مکاشفہ نامہ مین باربار ایسا ذکر ہوا ہے کہ دنیا کا شہر دولت نہایت بڑی ہے اور خدا کا شہر اور

خدا کے لوگ چھوٹے ہین چنانچہ یروسلم بہت چھوٹا سا تھا اور بابل ویسا ہی بہت بڑا تھا دیکھو

۱۸ باب مین اسی لحاظ سے شہر [illegible] چھوٹا [illegible] کی بابت [illegible]

فرات سے [illegible] الغرض [illegible] دنیا کی [illegible] خدا کے پیرون کی

[illegible] روحانی طور [illegible] سدوم [illegible] روحانی طور پر مطلب [illegible]

[illegible] آیت میں [illegible] ❖

(سدوم اور مصر کہلاتا ہے) سدوم پرانے عہدنامہ مین خرابی کا نمونہ تھا جیسا کہ یروسلم

بھی کہین کہین سدوم کہلاتا ہے مثلاً یسعیاہ ۱ باب ۱۰- آیت اور حزقیل ۱۶- باب ۴۶- آیت یشعیاہ

۳ باب ۹- آیت سدوم مین خصوصاً چال چلن کی خرابی کیطرف اشارہ ہے اور مصر مین خصوصاً

دین کی خرابی کیطرف جیسے حزقیل ۲۳ باب ۳ و ۸ و ۱۹ و ۲۷- آیات مین ہے اور مکاشفہ ۱۹ باب

۲۰- آیت مین اور ایک سبب مذکور ہے کہ جس کے سبب سے یہ شہر سدوم کہلاتا ہے یعنی بابت پیدائش

۱۹ باب ۲۰- آیت مین لکھا ہے کہ اسکا دھوان بھٹی کے دھوین کیطرح آسمان آسمان کیطرف اٹھا

(جہان اُن کا خداوند بھی مصلوب ہوا) اسکا یہ مطلب نہین کہ گو وہ بھی مصلوب ہوئے

لفظ بھی مار ڈالنے سے متعلق ہو. ممکن ہے کہ وہان وہ بھی مار ڈالے گئے اسلئے لفظ (بھی) مین بڑی
تسلی ہے جیسا کہ یوحنا ۵ باب ۴۰ آیت اور ۱۶ باب ۲ آیت مین لکھا ہے اور جبکہ گواہون کا
خداوند مارا گیا تو کیا تعجب ہے کہ گواہ بھی مارے جاوین (رحمانی) خداوند نہ تو مصر اور نہ صدوم مین
مارا گیا بلکہ یروسلم مین یعنے بگڑے ہوئے کلیسیا مین اور اسی سبب سے عبرانی ۶ باب ۶ آیت مین مسیح
کے دوبارہ مصلوب ہونے کا ذکر ہے. وہان یروسلم کا ذکر نہین بلکہ کلیسیا ہی کا ذکر ہے ویسے
ہی یہان ۞

یت (۹) امتون اور قومون وغیرہ کا مطلب ہے کلیسیا. کیونکہ کلیسیا بہتون مین جیسے والی تھی
اور ۲۰ باب ۵ آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کلیسیا مین بہت امتین اور قومین شامل ہین (ساڑھے
تین دن تک) شاید اس مین اشارہ خداوند کے تین دن تک قبر مین رہنے کیطرف مگر بہتر یہ ہے
کہ جیسا ہمنے ساڑھے تین سال کا مطلب سمجھا ویسا ہی اسکا بھی مطلب سمجھین کہ شریرون کی خوشی
چند روزہ ہے اگرچہ موت تک ہے لیکن پھر بھی اسکی پایداری نہین ہے (انکی لاشونکو قبر مین رکھنے
نا دینگے) یعنے بربادی تک انکے نام ونشان کے مٹانے کے درپے ہونگے کہ کوئی یادگار بھی اُن کی
باقی نہ رہنے دینگے ۞

نیت (۱۰) ایک دوسرے کے پاس تحفہ تحائف بھیجینگے. اس مین تخمیناً ۸ باب ۱۰ و ۱۲ آیت
اور استر ۹ باب ۱۹ و ۲۲ آیت کیطرف اشارہ ہے ۞
(انھون نے تصدیع دیا تھا) یعنے گواہون نے نہ صرف انکو ستایا تھا بلکہ تصدیع بھی دیا تھا
[illegible] کہا جنھیز [illegible] پرستند وہ تصدیع دیتے تھے. وہ خدا کا کلام [illegible]
[illegible] انھون نے [illegible] اسلئے وہ تنبیہ کی [illegible] اُن کے
سے تصدیع کا باعث ٹھہری ۞

[illegible] (۱۱) کا بھی مطلب معلوم ہوتا ہے کہ انکی کلام کی تاثیر جاتی نہ رہی بلکہ انکے مرنے سے اور بھی زیادہ
اُنکا کلام مشہور ہوا اور وہ بیج جو انھون نے بویا تھا شریر نہین گیا بلکہ اُگا. یہ انکے جی اُٹھنا گویا انکا
جی اُٹھنا ہے پیشتر تو وہ دنیا دارون مین بدنام تھے اور مردہ تھے پر اب اُنکے کام نے بڑھ کے
اُن کا نام جی اُٹھا. ان لفظون مین اشارہ ہے حزقیل ۳۷ باب ۱۰ آیت کیطرف ۞

(اُنکے دیکھنے والوں پر ڈر پڑا (ہوگا)) یہ ڈر شدید ڈر اور خوف کا نشان ہے جو اُس دن اُن کو
ہوگا جب وہ اُنہیں جنہیں وہ خون سے قتل کیا اور نام و نشان بھی اُنکا مٹانا چاہا جلال میں ملبس دیکھینگے
(۱۲) اس آیت کا [illegible] جیسے [illegible] پیرو اور
[illegible]

معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ [illegible] بات کی [illegible] ہیں ۔
(سات ہزار آدمیوں کے نام) مطلب ہے ٹھیک شمار گویا نام بنام گنے ہوئے ۔
(باقی ڈر گئی وغیرہ) ۹ وین باب کی ۲۰ آیت میں یہ مطلب ہے کہ باقیماندہ لوگوں نے توبہ نہ کی مگر یہاں لکھا
ڈر گئے اور ڈر کے آسمان کے خدا کی [illegible] کی ۹ وین باب میں تو غیر مذہب والوں کا ذکر ہے مگر یہاں
ظاہر کلیسا کا ذکر ہے ۔ تو یہ اکثر ہوتا ہے کہ کلیسا کے ہوتے [illegible] سبب بے تمیزی کے [illegible] روشن سے
خوفزدہ [illegible] لوگوں کی نسبت زیادہ آفتوں کی تاثیر سے متاثر ہوتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ مسیحی دین سچا
ہے اور خدا کے بھی مقر ہوتے ہیں اگرچہ تاثیر ہمیشہ ہی تھوڑی دیر تک اُن میں رہتی ہے ۔
(خدا کی بزرگی کی) یہ ایک محاورہ ہے جس سے خدا کا اقرار نکلتا ہے جیسے یشوع ۷ باب
۱۹ آیت میں ہے ۔
۱۵ آیت (۱۵) جب ساتویں مہر کے کھلنے سے ابتدا شروع ہوتی اب ساتویں فرشتہ کے پھونکنے
کا بھی وہی نتیجہ ہوتا ہے ۔
اور آسمانی باشندگان کی یہ صدا سنی جاتی ہے کہ وہ اختیار اب ہوچکا جو دنیا
کلیسیا پر رکھتی تھی اب اُس دنیا کی بادشاہت ہمارے خداوند مسیح کی ہوگئی ہے
جب یہ صدا ہوگی تب کلی طور سے یہ دعا پوری ہوگی کہ تیری بادشاہت آوے اب
تو ہم یہ کہتے ہیں کہ بادشاہت تیری ہی ہے یعنے تیرا ہی حق ہے مگر اب تک
وہ بادشاہت ظاہر نہیں ہوئی اور تب کہا جاوے گا کہ اب وہ بادشاہت

تیری ہو گئی ٭

(ہمارے خداوند اور اوس کے مسیح) یہ محاورہ ۲ زبور ۲- آیت
سے لیا ہوا ہے - اور اعمال ۴ باب ۲۶-۲۷- آیت مین بھی ہے اب اس
بادشاہت کو اس کے قبضہ اور اقتدار سے کوئی چھین نہین سکتا - پورانے
عہد نامہ مین اسکا جابجا ذکر ہے کہ دنیا کی بادشاہت خدا کی ہے ۲۲ زبور ۲۸- آیت
عبدیاہ ۲۱ وین آیت - زکریاہ ۱۴ باب ۹- آیت (ہمارے خداوند کی) اور جب ہمارے
خداوند کی ہے تو ہماری بھی ہے ٭

(۱۶) ۴ باب ۱۰- آیت اور ۵ باب ۸- آیت مین بزرگون نے خدا کے سامنے سجدہ کیا تھا اور گرے تھے لیکن اوس وقت ایسا کرنے کا یہی سبب تھا کہ کلیسیا کی مظفریت [illegible] ہوئے [illegible] اسواسطے کرتے ہین کہ اوس کی عدالت ہونیگی ہے اور صرف یہان لکھا ہے کہ مونھ کے بل گرے اسکا سبب یہ ہوگا کہ خداوند کا جلال آگے کی نسبت زیادہ صفائی سے ظاہر ہوا ٭ ١٦- آیت

(۱۷) (وہ کہتے ہین ہم تیرا شکر کرتے ہین وغیرہ) یہ شکرگذاری ان دعاؤن کے جواب اور اجابت کی ہے جو اونھون نے ۶ باب ۹ و ۱۰- آیات مین مانگی تھی اور (۱۰) آیت مین ایک سبب ہے (آنے والا) یہ لفظ صحیح نسخون مین نہین ہے اور اوس کا ہونا ضرور نہین ہے کیونکہ فی الحقیقت وہ اب آچکا ہے [illegible] ہم یہ ہے جلال کے لئے تیرا شکر کرتے ہین وہان تو یہ ذرہ مشکل معلوم ہے مگر یہان سے اسکا مطلب کھلتا ہے کہ ہم تیرا شکر کرتے ہین کہ تو اپنے جلال سے ملبس ہوا اور اسکا سبب یہ ہے کہ ہم بھی اوس جلال مین شامل ہین اگر ہم اوس مین شامل نہوتے تو تعریف تو کر سکتے پر شکر کیونکر کر سکتے شکر گذاری کا سبب تو یہی ہے کہ ہم بھی اوس مین شامل ہین ٭ ١٧- آیت

(تو نے اپنی بڑی قدرت کو لے لیا) گویا چند روز تک تو اپنی قدرت کو کام مین نہین لایا تھا مگر اس وقت کہا جاویگا کہ اب تو نے اسکو لے لیا ہے البتہ اب تو ہم کہتے ہین کہ قدرت

تیری ہی ہے۔ یعنے حق تیرا ہے پر اُس دن یہ کہا جاویگا کہ اب بالکل تیری ہو گئی جیسے ۲ و ۹ زبور
مین ہے یہوواہ بادشاہت کرنے لگا ہے گویا بیشتر نہین تہا پر اب ہوا اور چونکہ اِسکا حق ازل سے تہا
تہا [illegible] سیرتکا بیان [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک محاورہ تہا جیسے ۲ سموئیل ۲ باب
۱۰ آیت مین اسکا [illegible] باب ۱۵ و ۱۰ آیت ۲ سلاطین ۹ باب ۱۳ آیت مین اور بہی [illegible]
[illegible] آیت مین [illegible]

[illegible] قومون غصہ ہوئی تہی اور ان سے غضب [illegible] نہین
[illegible] ہونا [illegible] آیت کی حرف [illegible] لفظ ہے
جسکے پہلے معنے تو گبہرانا ہے پہر غصہ ہونا ترجمون نے غصہ ہونا ترجمہ کیا ۔

(اور مُردون کا وقت آیا تاکہ انکی عدالت ہو) اس سے صاف عیان ہے کہ ہمارے
ابدیت کے شروع کا ذکر ہے پہلے رویت مین ہمنے دیکہا کہ ابدیت کے شروع کا بہت مجمل
بیان ہوا اور دوسرے مین زیادہ اور آخری رویت مین اس سے بہی بہت زیادہ مفصل
بیان ہوا (انکی عدالت ہو) عدالت مین مخالفون کو سزا اور بندون کو اجر ملتا ہے یہان دونو کا
ذکر ہے مخالفون کی سزا کا ذکر ہے اور بندونکی دو جماعتونکا ذکر ہے اسلئے یہ لفظ عدالت تو دونون سے
تعلق رکہتا ہے اجر انکو جو خدا کے بندے ہین یعنی نبی اور استاد پیغمبر وغیرہ اور مقدسون کو اور اُن
سب کو جو اُسکے نام سے ڈرتے ہین یہان نبی اور مقدس الگ الگ مذکور ہوئی اس سے یہ نہین سمجہنا
چاہئے کہ نبی مقدسون سے الگ ہین بلکہ یہ کہ نبی اور باقی مقدسین ایسے ہین جیسے کہ اور ہوا یہ دستور
یہوواہ یعنے یروشلم کے سوا باقی سب یہودی جیسے تہی ۱۰ باب ۱۸ آیت مین [illegible] ذکر
بیان سے یہ سمجہو کہ کوئی اپنے تہوڑے اجر سے محروم نہ ہوگا یہان اشارہ ۱۱۵ زبور ۱۲ و ۱۳ آیات [illegible]
زبور کے مطابق [illegible] اسرائیل یہان کے مقدس ہین اور بنی ہارون کا گہرانا ہے ۔

(زمین کی برباد کرنے والون کو برباد کرین) پیدائش ۶ باب ۱۱ آیت سے ۱۳ آیت تک
جو لفظ ہین انکے یہی معنے ہین کہ جسطرح آدمیون نے اپنی بدیون سے زمین کو خراب کیا اسیطرح
خدا آدمیون کو طوفان سے خراب کریگا ۔

(۱۹) (خدا کی ہیکل آسمان پر کہل گئی) اسی باب کے شروع بیان ہوا کہ خدا کی ہیکل

کلیسیا ہے پس اسکے کھلنے کا مطلب ہے کہ اب اُسکے ظہور کا وقت آگیا جیسا کہ کلسی باب ۳ آیت
۴ میں ہے ... ساتھ جلال میں ظاہر ہو گئے اور تب صندوق جو اسکے عہد کا نشان ہے دیکھا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہے جو [illegible] وقت [illegible] مسیح پیدا ہو [illegible] سے ظہور پر اسوقت ہوگا
جب خدا [illegible] پوری فتح [illegible] کلیسیا کو [illegible] اور اسوقت کلیسیا کے دشمنوں
[illegible] ہلاکت [illegible] اس آیت کے باقی الفاظ سے ظاہر ہوتے ہیں اور باب ۸ - آیت میں
جب بجلیاں اور گرجوں کے لئے کلیسیا نے دعا مانگی اور قبول ہوئی تو بھی آوازیں وغیرہ
ہوئیں پر اسوقت صرف نشان کے طور پر ہوئی تھیں اب بیچ وقوع میں آئیں اور شاید یہی
باعث ہے یہاں بجلیاں سب سے پہلے مذکور ہیں کیونکہ ہلاکت تو انہیں سے ہوتی ہے اور
اُس جگہ [illegible] اور ایک بات یہاں ہے (رجوع ...) عہد عتیق میں ہمیشہ یہ خدا کے غضب
کے نشان ہیں اور خصوصاً کلیسیا کو اسکے دشمنوں سے رہائی دینے کے لئے کام میں آئے
اور [illegible] میں یشوع ۱۰ باب ۱۱ آیت اور [illegible] ۱۲ و ۲۰ - آیات ۱۰ یہاں مذکورہ بالا مقام
کی طرح نہیں کہا ہے کہ تہائی یا اور کسی حصہ پر یہ ہوئی اس سے بھی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اب آخر ہو

باب دوازدہم

یہاں سے ایک نئی رویت کا بیان شروع ہوتا ہے جو ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ - ابواب میں
مندرج ہے جسمیں بالتخصیص کلیسیا کے تین دشمنوں اور اُنکی ہلاکت کا بیان ہے اس باب سے

کتاب کے آخر تک بہت رویتین مذکور ہوئین مگر اُن مین باہم ویسا ارتباط اور تعلق نہ ہے جیسا
گذشتہ رویتوں مین تہا اِس لحاظ سے اگر ہم کل کتاب مکاشفہ کا یون بیان کرین کہ
اُسمین تین رویتین ہین یعنے مہرون کی رویت اور نرسنگون کی رویت اور ۱۲ سے آخر تک
ایک رویت۔ تو یہ بیان حقیقت سے بعید نہیں ہوگا۔ اسلئے یہ بات نہ صرف یہی رویت کا دیباچہ
ہے اور جو ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ باب مین مندرج ہے بلکہ باقی تمام کتاب کا بھی دیباچہ
ہے اِس آخری رویت مین ابتدا کا ایسا مضمون بیان کیا گیا جیسا کہ سابق رویتون مین بہت
تہا اور زیادہ [illegible] یہ کہ گذشتہ رویتون سے بڑہ کر اسمین کلیسیا کی ابتدا [illegible] کا بیان [illegible] جسکا
ذکر ایسا ہی گذشتہ رویتون مین تہا جیسا اِس رویت کا آخر [illegible] کاشہ وہ بھی
[illegible] لیا اور دوسری طرح سے [illegible] قبل یہ کہ کلیسیا کی ابتدا مسیح [illegible] سے شروع [illegible] کے بیان
کی گئی دوم یہ کہ [illegible] صرف دنیا کی مخالفت کا ذکر تہا [illegible] پہلا باب [illegible] ہے [illegible]
کی عداوت اسمین بیان کیا جاتا ہے اب وہ پردہ ہٹ گیا اور صاف کہل گئی ۔

(۱) [illegible] لعو کوئی ایسی چیز دیکھی جو دوسری کی علامت یا نشان ہو [illegible] اشارہ [illegible]
[illegible] آیت کی طرف [illegible] اِس نشان کو آسمانی چیز نہین سمجھنا چاہئے کیونکہ جو کچھ یوحنا نے دیکھا [illegible]
آسمان مین دیکہا (عورت) اسکا مطلب ہے کہ [illegible] یہ تمام باتیں کی [illegible] کے ہونے سے
(سورج سے ملبس) اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ خدا کے جلال سے ملبس ہے [illegible] جیسے [illegible]
[illegible] باب [illegible] آیت مین لکہا ہے کہ [illegible] خداوند کا جلال تجھ پر طلوع ہوا [illegible] معیت اور [illegible] وقت
[illegible] کہ [illegible] آیت کا [illegible] سورج [illegible] ہے [illegible]
[illegible] پاؤن تلے [illegible] چاند [illegible] بالی کی تراہ مین [illegible]
[illegible] روشنی [illegible] تو سورج ہی سے [illegible] اور جلالی ہے (اور جلال [illegible] ماخذ [illegible])
اسمین اصلیت کی طرف [illegible] روشنی اُسکی ذاتی نہین بلکہ عارضی ہے۔ [illegible]
[illegible] اِس لحاظ سے اگر دنیا کے [illegible] چاند سے مشابہ کرین تو نہایت بجا ہوگا کیونکہ [illegible]
بہی تو اسکا اپنا نہین [illegible] اصلی ہے بلکہ نقلی۔ اور اِس جلال کے اُسکے پاؤن کے نیچے ہونے کا مطلب
یہ ہے کہ کلیسیا کے لائق یہ جلال نہین اسکا جلال اِس سے کہین بڑہ کر اور اصلی ہے اور یہ جلال

ری قائل ہے کہ کلیسیا اُسکو اپنے پاؤن کے تلے رکھے اور چونکہ سورج کا نور بھی درحقیقت اصلی ہے کیونکہ مصنوعی ہے اِس لئے اور آیات مین اِسکی روشنی بھی کلیسیا کے نا قابل بیان ہوی یسعیاہ ۶۰ باب ۲۳ - آیت اور ۲۰ باب ۹ - آیت مین [illegible] جو سورج کا نور ہے کلیسیا پر نازل ہوا کیونکہ کلیسیا کا جلال خدا کا جلال ہے یعنے وہ جلال جو خدا سے علاقہ رکھتا ہو ان آیات مین کلیسیا کے اُس جلال کا ذکر ہے جو ہونیوالا ہے مگر چونکہ وہ جلالی حال اب بھی اِس کا حق ہے اِس سے اُس آیندہ جلالی حال کو اس دنیا کے سبب سے [illegible] جلالی [illegible] کر بیان کیا کہ وہ سورج سے ملبس ہے یعنے سراسر جلالی ہے +

[illegible] (بارہ ستارون کا تاج) یہ بارہ ستارے اسرائیل بارہ فرقے [illegible] اول تو یہان اُس کلیسیا کا ذکر ہے جو مسیح کے پیشتر تھی اور مسیح کے بعد کی [illegible] ایک ہی کلیسیا ہے اور اسمین کچھ مغایرت نہین ہے یہان تک کہ [illegible] باب [illegible] آیت مین جہان مسیحی کلیسیا کے جلالی حال کا ذکر ہے وہان بھی اسرائیل کے بارہ فرقے مذکور ہوے اور علاوہ اِسکے یوسف نے اپنی خواب مین یعقوب کے بیٹون کو ستارون کی صورت مین دیکھا ۔

۲ (وہ عورت حاملہ تھی اور جننے کے درد سے چلاتی تھی) پُرانے عہدنامہ سے بہت [illegible] سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کلیسیا کا جلالی حال [illegible] باب ۹ و ۱۰ - آیات وہان قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ درد [illegible] سے چھوڑائی جاویگی یرمیاہ ۴ باب ۳۱ - آیت اور یسعیاہ ۶۶ باب ۷ - آیت ہوشیع ۱۳ باب ۱۳ - آیت کلیسیا کی دردزہ کا حال ذکریاہ کے گیت [illegible] [illegible] کے دن قریب آئے تو کلیسیا نے کیسی خوشی [illegible] [illegible] اور اب بات آئی [illegible] مسیح کی [illegible] ویسا ہی [illegible] کلیسیا کو درد [illegible] سے متی ۲۴ باب ۸ - آیت مین ذکر ہوا ۔

۳ [illegible] ایک دوسرا نشان دکھا جاتا ہے جو کلیسیا اور مسیح کے مخالف کی علامت ہے (اژدہا) عہد عتیق مین خصوصاً بادشاہت مصر سے یہ منسوب کیا گیا اور ایک جگہ بنوکد نضر بھی اِس نام سے کہلایا اور یہان اُسکا مطلب ہے دنیا کی بادشاہت ۔ اِس اژدہا کی اولاد

۹- آیت مین لکھے ہوئے ہین یعنے شیطان وغیرہ مگر اب یہ سوال لازم آتا ہے کہ کیون شیطان
سرخ صورت مین دکھائی دیا- جواب- شیطان بہت قسم کی تاثیرون سے اپنا کام کرتا ہے اور
یہان شیطان کی اُس تاثیر کا ذکر ہے کہ جس سے وہ دنیا کے اختیار اور حکومت کے ساتھ کام کرتا ہے
اور وہ تاثیر دنیا کے اختیار اور بادشاہت کی گویا بنیاد ہے اور اسی تاثیر کو کام مین لا کر وہ دنیا کے
بادشاہون کو کلیسیا کی مخالفت کرنے کے لیے وسیلہ بناتا ہے اور مخالفت کرتا ہے- اس مین شک ہے
کہ آیا اسکا ترجمہ اژدہا درست ہے یا نہین جیسا کہ عہد عتیق مین ہوا اسکو یونانی لوگ سمندر کا جانور
خیال کرتے تھے اور معلوم ہوتا ہے کہ سمندر مین بڑے بڑے اژدہے ہوتے ہین اور شاید اگلے
زمانون مین یہ بہت ملتا تھا +

(۱) اژدہا لال رنگ کا تھا) لال کا مطلب لہو یہان جیسا کہ مسیح نے یوحنا ۸ باب ۴۴- آیت
مین شیطان کے حق مین کہا کہ وہ شروع سے قاتل تھا اور ۱ یوحنا ۳ باب ۱۲- آیت مین قائن کی بابت
لکھا ہے کہ اُسکے کام برے تھے یعنے خون والے وغیرہ (۲) اسکے سات سر تھے) معلوم ہوتا ہے کہ
سرون سے مراد ہے سات دنیاوی بادشاہتین جنہون نے باری باری کلیسیا کو ستایا اُنکا ذکر ۱۷
باب ۱۰ آیت مین بھی ہے اسلئے وہین ان کی تفسیر کرنا بہتر ہوگا- وہان درندہ کا ذکر ہے جسکی یہی
صورت ہے اسکا سبب بھی معلوم ہوتا ہے کہ اُس درندہ کا ظاہر کرنے والا اور دنیا کی پناہ وہی ہے
جسکو یہان اژدہا کہا گویا یہ سبب ہے اُس درندہ کا اسواسطے اژدہا اور درندہ کی ایک ہی صورت
بیان ہوئی- (سرون پر سات تاج پگڑیان) یہ ایک اور علامت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ
یہ سر بادشاہتین ہین +

(۴) (اُسکی دم نے آسمان کے ستارون کی ایک تہائی کو کھینچ لیا اور زمین پر پھینکا) ۴- آیت
دانیل ۸ باب ۱۰ و ۱۱- آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکا مطلب ہے کہ شرارت سے کلیسیا کی مخالفت
کی کیونکہ کلیسیا ہی صرف مقدس کہلا سکتی ہے لیکن اُس سے پہلے لکھا ہے کہ آسمان کے ستارون
کو گرا دیا یعنے پیشتر اس سے کہ اُس نے کلیسیا کی مخالفت کی تھی دنیا پر بھی غالب آیا اور اُس
بادشاہت کو اپنے پاؤن کے تلے روندا اسیطرح یہان بھی اسکا بیان ہے کہ کلیسیا کی مخالفت
کے پیشتر اُسنے دنیا کو بھی بہت نقصان پہنچایا- جیسا کہ حبقوق نبی جبکہ بابل کی اُس مخالفت کا

ذکر جسکو تہا جو اس نے کلیسیا کی کی تو اسکے پیشتر اسنے اس نقصان اور بربادی کا ذکر کیا جو
شاہ بابل اور اوس ملکوں [illegible] اب ۵- آیت میں نوموںکے قتل کرنیکا ذکر ہے
[illegible] اس عورت کے سامنے کھڑا ہوا اگر وہ بچہ کو کہا لیوے [illegible] صاحب نے استنباط نے
بہت کچھ [illegible] کہ مسیح کی جسم کو [illegible] کر ڈالے اور کلیسیا کی امید کو [illegible] لفظی
طور سے ہیرودیس نے کیا کہ [illegible] کرنے کے لئے بہت کوشش کی [illegible] قدیم الایام
میں بھی [illegible] کلیسیا کو [illegible] سے چھوڑانے والا [illegible]
کوشش رہی تھی ۔

۵- آیت اس [illegible] کہ اس میں اشارہ [illegible] کام [illegible]
[illegible] کے عقبات [illegible] ان لفظوں میں صاف اشارہ ہے
[illegible] اگر [illegible] بھی دلیل ہوتی [illegible]
[illegible] کافی ہوتا [illegible] مسیح کی پیدائش کا ذکر [illegible]
ذکر [illegible] اس میں [illegible] ہیں [illegible] کے عقبات
[illegible] کے عقبات [illegible]
[illegible] طاقت کا باعث [illegible] عہدہ میں [illegible]
[illegible] سے [illegible]
نہایت [illegible] تھا ۔

[illegible]
[illegible]
[illegible] نہیں ہے بلکہ کلیسیا کے احوال کا ذکر کرتا البتہ
اس کتاب [illegible] میں مسیح کی موت اور جی اٹھنے کا ذکر ہے ۔

[illegible] کا مطلب یہ ہے کہ جلدی سے دشمنوں اور خطروں کے بیچ
سے نکال لیا جاوے (خدا کے پاس) اس کا مطلب ہے کہ مسیح نے صعود کیا
اور [illegible] خدا کے پاس گیا اور تخت کے پاس کا مطلب ہے کہ وہ تخت پر خدا کے دہنے

جا بیٹھا جیسے دانیل ۷ باب ۱۳ و ۱۴- آئیتون مین مذکور ہے ۔

(۶) جب اُس عورت کا بچہ اوٹھا لیا گیا تو سرسری نظر سے اسکی امید کھو گئی مگر فی الحقیقت اس اُٹھائے جانے ہی سے اس کی امید پوری ہوئی - وہ عورت خدا سے چھوڑی نہین گئی بلکہ اس کے لئے بیابان مین ایک جگہ خدا نے طیار کی - البتہ بیابان مین پالنا مصیبت سے ہوتا ہے اور مشکل بھی ہے مگر ایسی تنگی کی حالت مین جا بجا بیابان مین [illegible] دُکھ کا ملنا نہایت خوشی اور تسلی کا باعث ہے کیونکہ خدا [illegible] کی پرورش کرتا ہے جیسا کہ ایلیاہ کی پرورش [illegible] بیابان مین کی گئی مگر اس سے یہ [illegible] عجیب [illegible] کہ اسکو دُکھ اور مصیبت نہین ہونگے جیسا کہ بیابان مین ہوتے ہین البتہ اس بیابان مین صرف پرورش ہے اور حال ایسا ہی ہے جیسا بیابان کا مگر اس بیابان مین رہنے سے کلیسیا کا بڑا فائدہ ہے کیونکہ اسی بیابان مین اُس کا حقیقی حال معلوم ہوتا ہے جیسا کہ استثنا ۸ باب ۲ سے ۵ آئیت مین لکھا ہے "تاکہ تجھے آزماوے الخ" غرض بیابان کا حال ایک محک ہے جس سے آدمی کے دل کے بھید ظاہر ہو جاتے ہین کیونکہ بیابان کی سختی آدمیون کو تاتے اور پرکھتے ہے نبیون نے بیابان کا ذکر تشبیہا کیا۔ چنانچہ ہوشیع ۲ باب ۱۴ آئیت اور حزقیل ۲۰ باب ۳۲ سے ۳۸ آئیت - قومون کے بیابان کا مطلب لفظی نہین ہے بلکہ تشبیہی ہے جب کہ لکھا ہے کہ غیر قومین تمہارے لئے بیابان ہونگی تو مطلب ہے تم غیر قومون مین اسیر ہو کے چلے جاؤگے ان مین تم ایسے رہوگے جیسے بیابان مین رہتے ہین اور اُس وقت کی کلیسیا کے لئے اسیری اور پراگندگی بیابان کا سا حال تھی اور اس تشبیہ مین صرف اشارہ ہے کنعان [illegible] کی طرف اور بیابان مین بھاگنا اشارہ ہے مصر کو بھاگنے کی طرف - پھر وہی عدد مذکورہ یعنے ۳½

ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ کلیسیا کا اس مصیبت کے حال کا زمانہ مقرر ہے اور اسکے سوا سے ناتمام بھی ہے ؀

(۷) اب میں پر کے واقعات کے بعد آسمان پر یوں ہوا کہ بڑی لڑائی ہوئی اور نہ ہے نہ میکائیل اور اس کے فرشتگان اس اژدہا کے ساتھ لڑے میکائیل کون ہے ؟ شاید یہ مسیح ہے البتہ اس کا بیان تو اکثر یوں ہوا کہ وہ مقرب اور مقدم فرشتگان میں سے ایک ہے لیکن اگر ہم اس کو کوئی مقرب فرشتہ سمجھیں تو یہ بڑی پرانی مقام ہوگا کہ یہ لڑائی تو صرف مسیح کے صعود کے سبب سے ہوئی اور اس کا کچھ ذکر نہ ہوا صرف ایک کسی فرشتہ یعنی سپہ سالار کا اور دانیل ۱۲ باب ۱ آیت میں بھی شاید ہے کہ کسی کا ذکر ہے پر اغلب ہے کہ وہاں بھی مسیح کا ذکر ہے الغرض اتنا تو ظاہر ہے کہ یہ وہی ہے جو کلیسیا کی نصرت کے لئے مقرر ہوا پھر میکائیل کے معنوں سے بھی کچھ روشنی ملتی ہے کہ اس نام کا مطلب ہے کہ اللہ کی مانند کون ہے۔ جیسے خروج ۱۵ باب ۱۱ آیت اور ۸۹ زبور ۶ میں۔ البتہ یہ فرشتہ کا نام بھی ہو سکتا ہے جو اپنی کلام اور عمل سے یہ ظاہر کرتا ہے کہ اللہ کی مانند کوئی نہیں لیکن اگر اس کو مثلاً ہم یہیں خود مسیح اور [illegible] میں خدا کا جلال سکونت رکھتا ہے تو زیادہ تر آسانی ہوگی۔ [illegible] لڑائی [illegible] ہے ذکر [illegible] باب ۱ آیت کی طرف [illegible] ان قوت [illegible] ہوا اور [illegible] کی بابت [illegible] کلیسیا پر کون حکومت [illegible] اور اختیار رکھے گا شیطان [illegible] ہمیشہ [illegible] اختیار [illegible] حق [illegible] کلیسیا کو گناہوں کی معافی دیتا ہے [illegible] اس کو [illegible] تاکہ شیطان کا دعویٰ خارج ہو اور آیندہ کے لئے اسکا منہ بند ہو جاوے [illegible] جیسا کہ ذکر [illegible] میں شیطان مدعی معلوم ہوتا ہے ویسا ہی مسیح [illegible] بھی [illegible] اور دیکھا کہ [illegible] ہے اور مسیح [illegible] اور اپنی [illegible] کرنے والا ہے لیکن جب شیطان کا آخری

۷ آیت

اُن کے لئے جگہ نہ رہی اگرچہ اب ہم دیکھتے ہیں [illegible] تو [illegible] میں [illegible]
[illegible] کرنا چاہیئے [illegible] لیا [illegible] اور چند [illegible]
اُس کے [illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] کل [illegible] [illegible] مسیح [illegible]
پیشتر [illegible] کی [illegible] تھا اور جب تک [illegible] دیا گیا [illegible]
[illegible] قائم [illegible] شیطان [illegible]
[illegible] آیت میں [illegible]
[illegible] (آگے [illegible] آسمان [illegible] [illegible] شیطان [illegible]
[illegible] آیت [illegible]
[illegible] زیادہ [illegible]
[illegible] شیاطین
کی [illegible] کا ذکر کیا تو مسیح نے کہا کہ [illegible] آسمان سے [illegible] گرا [illegible] اس میں
اشارہ ہوگا [illegible] شیاطین نکالنے کی [illegible] کہ [illegible] کرنا اُس کے اِس بڑی
گروہ کا [illegible] نشان ہے جو مسیح کی [illegible] ہوگا اور [illegible] باب [illegible] آیت میں شیطان پر
مسیح کی [illegible] کا ذکر ہے ۔

۹ آیت (۹) میں [illegible] دشمن کے چار نام ہیں اوّل اژدہا دوم سانپ [illegible] ابلیس چہارم
شیطان ۔ اژدہا [illegible] نام میں [illegible] اشارہ [illegible] دنیا میں اور دنیا

کے زور سے ظاہر ہوتا ہے اور جیسا اژدہا کے نام سے اُسکا خاص زور دیا سانپ کے
نام سے ... ایسا ہی معلوم ہوتی ہے جیسا ۲ قرنتیون ۱۱ باب ۳۔ آیت مین ہے اور پرانا
اسلئے کہ وہ ابتدائی پیدایش سے ابتک سانپ کے کام کرتا چلا آیا ہے جیسا کہ یوحنا ۸ باب
۴۴۔ آیت مین ہے کہ وہ شروع سے قاتل ہے اور یوحنا ۳ باب ۸ آیت کو بھی دیکھو اور
ابلیس اسلئے وہ تہمت لگاتا ہے اور شیطان اسلئے کہ وہ مخالفت کرتا ہے ابلیس کا نام نو
دفعہ ... سے کہتا ہے اور شیطان کا اژدہا ہے اور ابلیس کا نام شیطان
کے ... یعنے مذکور ہوا کہ اُسکے کام کا ذکر قصہ مین ہونے والا ہے اور شیطان
خدا کی خالص صلح کرتا ہے کہ لوگون کو وہ غلاتا ہے جیسا ۲۰ باب ۳ و ۸۔ آیات وہان
وین آیت سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ اُسکا قومون کو بہکانا اس لئے ہے کہ خدا کی مخالفت
کے لئے اونکو جمع کرے ❖

۱۰۔ آیت (۱۰) مین ایک آواز سنائی دیتی ہے کہ اب ہمارے خدا کی بادشاہت اور قدرت
وغیرہ ہوئین اگرچہ ہنوز کلیسیا کی پوری نجات نہین ہوئی تو بھی چونکہ اس کی عمارت اُس بنیاد
پر ہے جو قائم اور دائم ہے یعنے مسیح کی موت اور قیامت پر۔ اسلئے کلیسیا البتہ یقین کرتی
ہے اور کہتی ہے کہ اب وہ ہوئین ویسا ہی یوحنا ۱۶ باب ۳۳ و ۱۴۔ آیتون اور ۱ یوحنا ۵ باب
۴۔ آیت مین ہے کہ جن لوگون نے مسیح کے غلبہ کو ایمان سے پکڑ لیا گو کہ ہنوز بہت سخت
لڑائیان درپیش ہین تو بھی ایمان سے کہہ سکتے ہین کہ غالب ہوئے۔
(ہمارے بھائیون کا تہمت لگانیوالا) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جماعت
آسمان پر ہے جو امتحان اور لڑائیون سے گذر کر سلامتی سے اپنی منزل مقصود کو پہنچ گئی
مگر اس جماعت مین سچے مسیحی لوگ بھی گو کہ ہنوز اس دنیا مین ہین شامل ہو سکتے ہین کیونکہ وہ
بھی تو آسمان پر رہتی ہین نہ کہ جیسا وہ بلکہ اپنے ایمان سے رہتی ہین تہمت لگانے والا جبتک
کفارہ نہین ہوا تھا تب تک تو یہ تہمت سچ تھی اور درستی کے ساتھ لگائی جاتی تھی مگر جب ہو چکا
تب وہ تہمت محض تہمت ہی ہے ❖

۱۱۔ آیت (۱۱) مین مذکور ہے کہ اُنکے غلبہ اور فیروزمندی کا کیا سبب تھا برہ کا لہو جو بہایا گیا

(اور اپنی گواہی کے کلام کے سبب [illegible] باتین بالکل الگ الگ نہین ہین بلکہ گواہی دینی
اُس مغفرت یافتگی پر جو برّہ کے لہو سے حاصل ہوتی ہے موقوف رہتی ہے اور اسی لہو کے
سبب ہم اپنی جان دینے تک [illegible] آیتین [illegible] بھی بالکل [illegible]
جیسا کہ اعمال ۲۰ باب ۲۰ آیت مین [illegible] کہا [illegible] اُسکو نہین [illegible]
اُسکے لئے یہان تک انہون نے [illegible] انکار نہ کیا ✦

۱۲ آیت (۱۲) مین آسمان اور ساکنان آسمان کو جو خوش ہونے [illegible] دو حرم ہو وین
ساکنان کے لئے جو اصل لفظ ہے [illegible] اُسکے بھی استعمال [illegible]
کی بعضیت [illegible] زمین اور سمندر [illegible] اسلئے
وہ ہین جو زمینی خیالات [illegible] باب ۱۰ [illegible] یہان
اُسکا وہ مطلب نہین ہے بلکہ خشکی تری دونون [illegible] زمین [illegible] اس سبب
سے انکا الگ الگ ذکر ہوا ہے [illegible]
لکھا کہ ابلیس نہایت زیادہ زور پکڑ [illegible] [illegible]
جسکے بعد مین اور کچھ نہین کر سکونگا ✦

۱۳ آیت (۱۳) (اُس عورت کو ستانے لگا [illegible] بعد وہ
کلیسیا کو ستانے لگا ✦

۱۴ آیت (۱۴) مین مذکور ہے (کہ اُس عورت کو [illegible] دو پر دیئے گئے
تاکہ بیابان مین اُڑ جاسکے الخ) اسکا مطلب یہ ہے کہ خدا نے اپنی کلیسیا کی نگہبانی اور
حفاظت کی اور شیطان سے ہلاک ہونے نہین دیا۔ لیکن جب ہم بالتحدید اسکا مطلب
کہ (بیابان مین اُڑ گئی) دریافت کرنا چاہتے تو مشکل معلوم ہوتا ہے [illegible] اسکا یہ
مطلب ہوگا کہ جب شیطان کے غصہ کے سبب یہودیون سے کلیسیا ستائی گئی
تو اُس نے غیر قومون مین جا کر پناہ لی اور انہین پھیل گئی یعنی خدا نے رومی سلطنت
مین اُسکو پناہ دی اور غیر قومین کلیسیا کے لئے بیابان ہین چنانچہ پرانے عہدنامہ مین
اکثر غیر قومین بیابان کہلاتی ہین ✦

(۱۵) اسکا یہ مطلب ہے کہ جب یہودیوں نے دیکھا کہ کلیسیا غیر قوموں میں بہت ۱۵ آیت
پھیل رہی ہے تو غصہ ہو کر اور بھر بھر کے کلیسیا کو ستانے لگے ۔

(۱۶) (زمین نے اس عورت کی مدد کی) زمین کا مطلب ہے وہ بادشاہت جو ۱۶ آیت
بالکل اب دنیوی تھی یعنی ایک بادشاہت جو بالکل زمینی اور دنیاوی ہے کلیسیا کی مدد
کو آیا جبکہ یہودیوں کے غضب آلودہ منہ کو گویا اپنا منہ پسار کے نگل لیا اور یہ بادشاہت
رومی بادشاہت ہے جس نے یہودیوں کو تباہ کر کے کلیسیا کی مدد کی ۔

(۱۷) اب شیطان اسکا بالکل مخالف ہو گیا بلکہ جب دیکھا کہ اس طرح کچھ نہیں بنتا ۱۷ آیت
پڑتا ہے تو بھی وہ اسکے اوپر بیچ و تاب کھا رہا اور غصہ ہو کر چلا گیا تا کہ اور کوئی تدبیر
نکالے کہ فرزند بیٹے کے سوا باقی ماندہ اس عورت کی اولاد سے لڑائی کر سکے یہ
باقی ماندہ اولاد مسیحی لوگ ہیں جو خدا کے حکموں کو پالتے ہیں اور مسیح کی گواہی کو مضبوطی
سے پکڑے رہتے ہیں اور اسکی گواہی دیتے رہتے ہیں جو انکا بڑا بھائی ہے اور جو انکا
بادشاہ بالکل ہے ۔

باب سیزدہم

۱-آیت (۱) اس باب میں وہ پہلی تدبیر ہے جو اُس اژدہا نے اُس عورت کے برخلاف نکالی
یعنے یہ کہ ایک درندہ کو برپا کیا جسکا مطلب ہے دنیاوی بادشاہیوں کا زور - اور سمندر
جس سے وہ نکلا مطلب ہے مختلف اقوام کا جوش وخروش جس میں سے یہ دنیاوی
بادشاہتیں نکلتی ہیں اور جسکی کثرت ریت کے ذرّوں کی مانند ہے اسی طرح دانیال نے
۷ باب ۲ و ۳ - آیات میں سمندر میں سے چار بڑے درندوں کو نکلتے دیکھا جیسا یوحنا نے
مگر فرق صرف یہ ہے کہ دانیل اس سمندر سے الگ الگ صورتوں کے چار درندے نکلتے
دیکھتا ہے لیکن یوحنا نے صرف ایک کو نکلتے دیکھا - مگر اُس ایک ہی میں چاروں کے
صفات اور نقش دیکھے اور دنیاوی زوران دونوں مقاموں میں درندہ کی صورت میں
اسلیے دیکھا گیا کہ یہ زور خاص دنیاوی ہی ہوگیا ہے اور یہاں تک انسانی درجہ سے گذر
گیا کہ حیوان بن گیا کیونکہ انسان اگر اپنے خصوصیات اور فرق کو جو وہ درندہ یا حیوان کی
[illegible]
[illegible]
اب وہ حیوان بنایا گیا اور جب [illegible] پہلے [illegible] کیا [illegible]
آسمان کی طرف اپنی آنکھیں اٹھائیں اور خدا کی ستائش کی پس اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ یہی انسانیت کا خاصہ ہے اگر یہ نہیں تو حیوان ہے اور جہانتک اس سے خالی ہوتا ہے
وہاں تک وہ حیثیت سے بہتر جاتا ہے حتی کہ حیوان ہو جاتا ہے -
(سات سر [illegible]) ۱۷ باب ۹ - آیت میں کہا ہے کہ یہ سر پہاڑ ہیں اور پہاڑوں سے

مراد ہے بادشاہتین تو یہ سات سر الگ الگ بادشاہتین ہین دانیل نے تو الگ الگ
بادشاہتون کو الگ الگ درندون کی صورت پر دیکھا مگر یوحنا نے بادشاہی کو تو
ایک ہی دیکھا لیکن اسی بادشاہی کے سات ظہورون کو سات سرون کی صورت مین
دیکھا اور دانیل مین جو درندہ کا مطلب ہے وہی یہان سر کا مطلب ہے تو دانیل
کے چار درندون کا مطلب ہے بابل فارس یونان روما ن کی بادشاہتین پس
[illegible] باب ۱۷ کو دیکھین
ان مین سے پانچ گر چکین اور ایک آنیوالی ہے اور ایک اب موجود ہے یعنی
[illegible] جو موجود تھی [illegible] رومی بادشاہی ہے اور باقی چھ مین سے
تین ضرور وہی ہین جو دانیل مین مذکور ہوئین اور باقی دو معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان
چارون کے پیشتر ہوئی ہونگی وہ مصر اور اشور کی بادشاہتین تھین اور آنیوالی
بادشاہی وہی ہے جو رومی بادشاہی کے تقسیم ہونے سے برپا ہوئی اور
یسعیاہ ۵۲ باب ۴ آیت مین اشور اور مصر کا ذکر ہے کہ اُنہون نے کلیسیا کو ستایا
اور اکثر مقامون مین سے اشور بابل کے ساتھ ایک ہی بادشاہی سمجھا گیا ہے لیکن
یہان اسرے سے الگ ہوگا۔
(دس سینگ) معلوم ہوتا ہے کہ یہ سینگ ساتوین سر پر تھے اور ۱۷ باب ۱۲ آیت
مین انکا بیان ہوا ہے۔جب ہم یہ سمجھین کہ یہ سینگ ساتوین سر پر تھے تو معلوم
ہوتا ہے کہ ساتوین بادشاہی ایک ہی نہین بلکہ دس حصون مین منقسم ہو کر ایک
سر نئی ایک بادشاہی برپا ہونیوالی ہے دانیل ۷ باب مین بھی دس سینگون کا ذکر
ہوا مگر وہان لکھا ہے کہ چوتھے درندہ کے سر پر یہ سینگ تھے پر فرق یہ ہے کہ دانیل
نے چوتھی بادشاہی مین سے دس بادشاہیون کے ایک مجموعہ کو نکلتے دیکھا یعنے
رومی بادشاہی مین سے جو چوتھی ہے یورپی دس بادشاہیون کو ایک مجموعہ مین
نکلتے دیکھا اور یوحنا نے ان دس بادشاہیون کے مجموعہ کو ایک الگ بادشاہی دیکھا
اور یہ دونون درست ہین اون مین اختلاف نہین ہے کیونکہ یورپی بادشاہتین

ایک طرح سے تو رومی بادشاہی سے بالکل الگ ہین مگر دوسری تین
سلطنت سے نکلی تہین +

(سینگون پر بگڑیان) اس سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ سینگ بادشاہتین ہین - (ان کے سرون پر کفر کے نام) ۱ باب ۳ آیت مین یوحنا نے اسی درندہ کو کفر کے نامون سے بہرا ہوا دیکھا اور کفر کے نام کا مطلب یہ ہے کہ اپنے تئین خدا کے برابر ٹھہرانا اور الوہیت کو اپنے پر منسوب کرنا یہ کیفیت کم و بیش اُن سب بادشاہتون کی ہوئی جنہون نے کلیسیا کو ستایا مصر اور اشور اور بابل نے اور یونانی سکندر نے کفر کے نام اپنے پر منسوب کئے اور کم و بیش فارس کی بادشاہتون کا بہی یہی حال تہا مگر خصوصاً رومی بادشاہی مین وہ شہنشاہ قیصر سے لیکر بعد کے سب قیصرون نے یہ کفر کے نام اپنے اوپر منسوب کئے ہین کہ اپنے تئین دیوتا کہتے تہے اور حاکم لوگون سے کہلواتے تہے مگر کم و بیش ہر نوبن بادشاہی پر بہی یہ صادق آتا ہے کہ پاپا لوگون نے ایسے نام اپنے پر منسوب کئے جو کفر کے ہین -

۲ ایک درندہ کی صورت مین تین جانورون کی صورتین تہین یہ وہی جانور ہین جو دانی ایل کی رویت مین ہین تین جانور تہے انہین پہلا چیتا دوسرا ریچہ تیسرا ببر کہا مگر یہ بیان نہین ہوا کہ دانی ایل مین جو چوتہا جانور ہے اُسکی صورت کیا تہی اور کیا تہا ... لکھتے ہین اسلئے یہان بہی اُسکا نام نہین ... سے کہ ان ... یہان ... کا ... ہوا ... آیت مین ہے صرف ... کہ ... اور یہان ریچہ - مگر ان سب کی صفات تو ظاہر ہے کہ یہ سب پہاڑنے والے درندہ ہین اور چونکہ دانی ایل اور یوحنا کا سلسلہ ٹوٹ گیا کہ دانی ایل نے ان جانورون کے نامون کو جس سلسلہ سے دیکہا یوحنا نے ایسا نہین دیکہا بلکہ الٹا دیکہا تو اس سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ ان سے مراد کوئی خاص بادشاہتین نہین ہین مگر یہ کہ ان تینون کی صفات ان سب بادشاہتون مین پائے جاوینگی مگر تو بہی

... ہے اسکا مطلب ہوگا سو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یرمیاہ ۱۳ باب ۲۳ آیت
مین لکھا ہے کہ چیتا یا تگڑ بگھا کے داغون کا مطلب ہے وہ داغ جو گناہ سے
لگتے ہیں اور کبھی اُترتے نہیں اور ریچھ صرف اپنے پاؤن سے ہلاک کرتا ہے
اور سنگھ اپنے مُنہ سے مارتا ہے

اژدہا نے اِس درندہ کو قدرت اور اختیار دیکر اپنا نائب بنایا جس قدرت اور اختیار
کے دینے کا وعدہ شیطان نے مسیح سے کیا وہ اب درندہ کو دیتا ہے ✦

(۳) اِن سرون مین سے ایک کو ایسا دیکھا کہ گویا اُسنے موت کا گھاؤ کھایا ہے آیت
اِسکو ہم اِسطرح سمجھ سکتے ہین کہ اُس نے اُسکی گردن کو گھاؤ کھاتے ہوئے دیکھا
سو مطلب یہ ہوگا کہ مسیح کی موت اور جی اُٹھنے سے کل دنیاوی بادشاہی گویا ماری
گئی جیسا ۱۲ وین باب مین مذکور ہوا کہ مسیح کی موت اور جی اُٹھنے کا نتیجہ ہوا کہ شیطان آسمان سے گرایا
گیا کہ شیطان کو سب دنیا کا اختیار ہے پس جب شیطان ہی گرایا گیا تو مردہ دنیا کا بھی اختیار مارا گیا ✦

(اسکے سرون میں سے ایک کو) یہ ایک سر بلاشک وشبہ رومی بادشاہی
ہے کیونکہ اُسوقت یہی سلطنت تھی جب یہ رویت دیکھی گئی اور یہ ایک مثال ہے
کل کی ✦

(اُسکی موت کی ضرب چنگی ہو گئی) یہان ضمیر اُس اصل زبان مین مخنث یا مذکر
ہے اور سر اصل مین مونث ہے اِسلئے یہ سر نہین بلکہ درندہ ہے یعنے درندہ
کی موت کی ضرب الخ۔ اور اگر ہم سمجھین کہ اوس سے مراد ہے سر یعنے کسی ایک
بادشاہی کی ہلاکت۔ تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایک بادشاہی کی ہلاکت سے ساری
دنیا کا زور مارا جاوے پس ایسے ہی اگر ہم یہان درندہ سمجھین تو مطلب بہت
ٹھیک ہوگا کہ مسیح کی موت اور جی اُٹھنے سے شیطان کا زور مارا گیا اِسلئے ساری
بادشاہتوں کا زور بھی مارا گیا ✦

(مار چنگی ہو گئی) یہ اِس طرح ہوا کہ جب اُسوقت کے مقدسون نے دیکھا
کہ ایسی جمعیت ... دنیا ... اب تمام برباد ہوئی اور اُسکا زور جاتا رہا اور یہ بھی کہ مسیح نے

کہا خاطر جمع رکھو کہ مین نے دنیا کو جیت لیا ہے مگر اُسکے برعکس کیا دیکھتے ہین کہ دنیا کلیسیا کو
جیتنی پر ہے اور نہایت زور سے غالب ہوتی دبانی ہے تو اُنکے خیال ایسے ہی ہوجاتے
ہین جیسا کہ یوحنا نے دیکھا کہ دنیاوی بادشاہی پہ اپنا زور رکھتی ہے اور ظلم کرتی ہے
اسی طرح سے اُسکی [illegible] شفا ہوئے اور [illegible] صرف ایمانداروں کے خیالون مین آتا ہے
بلکہ خود دنیا دارونکے خیالون مین بھی کہ جب انجیل کو سنتے ہین اور قائل ہوجاتے ہین
لیکن باوجود اسکے اُسکے ماننے اور پسند کرنے کے لئے آمادہ اور تیار ہوتے ہین اسطرح
ایک طور پر تو دنیاوی دور اُس مین مرگیا جبکہ وہ قائل ہوگئے کہ انجیل سچ ہے مگر پھر وہ اسطرح
آمین جی اٹھا اور وہ اُسکو قبول نہین کرتے ہین بلکہ اُس کے مخالف ہوجاتے ہین
(تمام زمین نے حیران اور متعجب ہوئی) [illegible] مین کا مطلب ہے کہ [illegible] اور دنیادار لوگ
او تعجب کرنے لئے جو اصل [illegible] وہ ایک خاص طرح کا تعجب ہے [illegible] تعجب جو تعظیم
کے ساتھ ہوتا اور عظمت [illegible] سے پیدا ہوتا ہے اور یہی [illegible] کا دستور
حال ہے [illegible] ایسی [illegible] کی وہ امید نہین کرتے تب [illegible] اُسکو [illegible]
اور دیوتا کا [illegible] اُسکو [illegible] مان لیتے ہین اور اسی سبب سے ۴۔ آیت
مین لکھا ہے کہ پوجنے لگے [illegible] خود بخود پرستش نکل آئی لیونکا [illegible] تشرک
بیج تھا اور یہ پرستش [illegible] زندگی [illegible] ہوئی [illegible] ہوئی [illegible]
اور سی کا [illegible] پرستش کی سال [illegible] کی تواریخ مین [illegible]
جاتی ہے کہ جب رعیت نے اپنے بادشاہ کی کوئی بڑی عظمت اور بزرگی دیکھی تو اُسکی
پرستش کرنے لگے گویا [illegible] وہی بادشاہ کے تمام
[illegible] پرستش [illegible]

(کون [illegible] درندہ کی مانند) یہ کلمہ بھی کفر کا ہے کیونکہ یہ کہنا صرف اللہ تعالیٰ
کی شان کے شایان ہے میکائیل کا یہی مطلب ہے یہ محاورہ خروج ۱۵ باب اور زبور
۸۹۔۷ آیت اور یسعیاہ ۴۰ باب ۱۸ آیت مین پایا جاتا ہے اور جیسا کہ مسیحی لوگ اپنے

لئے وہ نتیجے کے جی اٹھنے کی یادگاری اور شکرگذاری بڑی خوشی سے کرتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ اب ہمارے خداوند کی مانند کون ہے ویسے ہی یہ لوگ اس درندہ کی یادگاری کرتے ہین اور خوش ہوتے ہین کہ وہ انکا خدا ہے ✤

۵ آیت (۵ ۔ ۔ اُسکو دیا گیا) لفظ دیا گیا اسی باب مین چھ بار آتا ہے ۵ ۔ آیت مین دو بار ۷ ۔ آیت مین دو بار اور ۱۴ و ۱۵ ۔ آیات مین دو بار ۔ اس لفظ پر بہت تاکید ہے اور یہ لفظ کلیسیا کی نہایت تسلی کا باعث ہے کیونکہ دنیا کا کل زور جو وہ ظاہر کرتی ہے اور دکھلاتی ہے یہ خود اُسکا اپنا نہین ہے بلکہ اُسکو دیا گیا ہے اور اُسکا دینے والا وہی ہے جو کلیسیا کا خداوند ہے اسلئے کلیسیا کو مطمئن ہونا چاہئے کہ اُسکے دینے والا میرا خداوند ہے اور یہ کہ صرف اُسیقدر اُسکو دیا گیا ہے جو مناسب ہے اور دیے جانے کا اختیار اُسکو ۴۲ مہینے تک دیا گیا یعنی ساڑھے تین برس ہو چکی ہین یعنی ناکامل زور اتنا مدت تک اسکا رہنے دیا تہیان اثر رہا ہے مگر ۔ ۔ ۔ ۔ خدا ہے کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اُسکو اتنا زور دیا جتنا اُسکو ہوا اور ضروری معلوم ہوا ✤

۶ آیت (۔ ۔) مین اُسکے لفظ کا خاص بیان ہے کہ یہ کفر خدا اور اُسکے ۔ ۔ ۔ کیا اور کسی خیال خدا کے نام پر نہین بلکہ اُس خدا پر جسنے اپنے تئین ظاہر کیا ۔ ۔ اُسکے خیمہ پر جسکا مطلب ہے کلیسیا ✤

(۶ و ۔ ۔ ۔ آسمان پر بسنے والے ہین) جیسے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جبکہ [illegible]

[illegible]

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ [illegible]

[illegible] اسلئے [illegible]

[illegible] چاہئے کہ [illegible] مطلب ہے وہ ۔ ۔ ۔ ۔ آسمان پر بسنے ۔ ۔ ۔ بلکہ وہ جو آسمانی مزاج رکھتے ہین ✤

۷۔ آیت (۷) جیسا کہ ۱۱ باب ۷۔ آیت مین لکھا ہے اور اسکی اصل جگہہ دانیل ۷ باب ۲۱ آیت
ہے ہر ایک فرقہ و امت اور زبان اور قوم پر وغیرہ مطلب ہے کہ جن پر وہ بادشاہتین
اختیار رکھتی تھین اور کلیسا بھی ان مین شامل ہے اور اس اختیار کا نتیجہ ۸ وین آیت
مین لکھا ہے +

۸۔ آیت (۸) کہ جن کے نام دفتر حیات مین نہین ہین وہ ضرور اُسکو پوجین گے اور یہ دفتر
برّہ کا کہلاتا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زندگی صرف اُسی کی کفارہ پر موقوف ہے پس
جنکا نام وہ اپنے دفتر مین نہ لکھے اُسکے لیئے زندگی ہی نہین اور جیسا کہ ۱۲ باب ۱۱۔ آیت میں
لکھا ہے کہ انھون نے برّہ کے خون سے اژدہے کو جیت لیا ویسا ہی صرف وہی اُس کی
پرستش سے باز آسکتا اور رک سکتا ہے جسکا حصّہ برّہ کے خون مین ہے اور متی ۲۴ باب
۲۴ - آیت مین لکھا ہے کہ اگر ہو سکتا تو برگزیدون کو بھی بہکا لیتے یعنی برگزیدہ کا یہ مطلب
ہے کہ جسکی بیشدانی خدا نے ازل سے کی اور ازل سے اپنے علم مین اُنکو چن لیا اور یہ
برگزیدگی اور برّہ کے دفتر مین لکھے جانے کا ایک ہی مطلب ہے اور برگزیدگی ثابت نہین
ہوتی جبتک نام برّہ کے دفتر مین لکھا نہ پایا جائے اس سے اس مسیحی کے لیئے کمال تسلی ہے جو
جانتا ہے کہ مین مسیح کا سچا بندہ ہون تو بندہ ہونے پر مجبور ہون - پس تسلی اُسکے لیئے ہے
کہ اگر مین مجبور ہون تو بھی میرا نام اس دفتر مین درج ہے اور اس بات کا شاہد وہی
گواہی ہے جو اُس کے دل مین ہے جس سے وہ جانتا ہے کہ مین مسیح کا سچا بندہ ہون معلوم
ہوتا ہے کہ یہ ترجمہ (برّہ دنیا کی بنیاد سے ذبح ہوا ہے) غلط ہے اور یہی
درست ہے کہ (جنکے نام دنیا کی بنیاد سے اُس برّہ کے جو ذبح ہوئے
زندگی والی کتاب مین نہ لکھے ہوئے ہین) کیونکہ ایک تو پہلے ترجمہ کا مطلب
بہت صاف نہین ہے اور دوسرے ۱۷ وین باب ۸ وین آیت مین جہان اسی طرح
کی عبارت ہے لفظ ذبح ہوا نہین ہے اور ترجمہ یہی ہو سکتا ہے جو ہم نے اوپر
دوسرا لکھا +

۱۰۔ آیت (۱۰) اس آیت کے صحیح الفاظ مشتبہ ہین اور اس سبب سے اس آیت کی

دو تفسیرین بھی ہو سکتی ہین اوّل تفسیر کا خلاصہ یہ ہے کہ سچے مسیحیون کے لئے صبر و انتظار کا وقت ہے گو کہ اب اُن کے دشمن جو چاہتے ہین سو کرتے ہین لیکن آخر کار اُن سے انتقام لیا جاوے گا۔ کیونکہ اگر کوئی دوسرے کو اسیر کرتا ہے تو وہ خود اسیر ہو کے جائیگا اور اگر تلوار سے قتل کرتا ہے تو تلوار سے قتل کیا جائیگا۔ یہ بات تین رومی بادشاہون کے حق مین پوری ہوئی کہ انہون نے تو مسیحیون کو اسیر کیا اور قتل کیا پر وہ خود بھی مارے گئے اور اسیر ہوئے چنانچہ دومتیان ۹۶ء مین اپنے نوکرون سے مارا گیا اور ولیریان ۲۶۰ء مین شاہان فارس سے قید کیا گیا اور بڑا دکھ اسیری مین اٹھایا اور جولیان مرتد ۳۶۳ء مین شاہ فارس سے قتل کیا گیا ۔

اگر ہم آیت کا مطلب یہ سمجھین تو دونون درندون کے بیان کے مابین اس آیت کے آجانے کا مطلب یہ ہوگا کہ مبادا کلیسیا ان دونون بلاؤن کے بیچ مین غش کھا جاوے جیسے اپنی تنگیون اور دشمنون کا حال سنکر سو آیت بیچ مین رکھی ہے تا کہ آرام دے (یہان مقدسون کا صبر اور ایمان ہے) یعنے جب مقدس لوگ جانتے ہین کہ کس طرح انتقام لیا جائے گا تو انکو چاہئے کہ اس خبر سے تسلی پا کے اپنا صبر اور ایمان قائم رکھین ۔

دوسری تفسیر یہ ہو کہ اس آیت مین کلیسیا کے لئے ایک سخت مصیبت کی خبر دی گئی ہو یعنے یہ مقرر ہوا ہے کہ اگر کوئی مسیحی اسیری مین جاتا ہے تو خیر جاوے اور اگر کوئی قتل ہوتا ہے تو وہ کسی طرح بچ نہین سکتا کیونکہ یہ اُسکے لئے مقرر ہوا ہے۔ اس مضمون کی درستگی یرمیاہ ۱۵ باب ۲ آیت اور ۴۳ باب ۱۱ آیت اور زکریاہ ۱۱ باب ۹ آیت سے معلوم ہوتی ہے اور اگر ہم یہ مطلب سمجھین تو آخری فقرہ کا مطلب یہ ہوگا کہ چونکہ یہ مقرر ہوا ہے کہ ایسا ہوگا اسمین دیکھا جاویگا کہ کون سچا صابر اور ایمان دار ہے ۔

۱۱ آیت۔ اس دوسرے درندہ کے بارے مین یہ تو ظاہر ہے کہ جو کچھ کرتا ہے پہلے درندہ کیواسطے کرتا ہے گویا اُسکا خادم ہو کر اُسکی خدمت بجا لاتا ہے اب یہ سوال

آتا ہے کہ یہ کون ہے پہلے درندہ کی بابت یہ تو کہا کہ وہ دنیا کا زور ہے جو کلیسیا کی مخالفت کرتا ہے یہ دوسرا درندہ روحانی زور ہے جیسا کہ پہلا جسمانی زور تھا تو یہ روحانی زور خواہ مذہبی ہو خواہ فلسفہ کا ہو وہ زور جسم سے نہیں پیدا ہوتا بلکہ روح سے پیدا ہوتا ہے اور جسم کے زور کی مدد کرتا ہے اور جیسا کہ پہلے درندہ کا مطلب ہے کل دنیاوی زور۔ مگر خصوصاً رومی بادشاہی کا زور دکھاتا ہے دوسرے درندہ کا مطلب ہوگا کل روحانی زور مگر خصوصاً وہ روحانی زور جو رومی بادشاہی کی مدد کرتا تھا یہ دوسرا درندہ زمین سے نکلتا تھا اس سے دلیلیں دو خیال پیدا ہوتے ہیں۔ اول کہ لفظ زمین جواب ہے آسمان کا اور جیسا کہ انجیل باب ۱۲ آیت میں لکھا ہے کہ بالو زمین سے نکلے اور زمین کے ایک معنی ہیں سمندر بھی آسمان کے برخلاف تھے اور دوسری کیونکہ اس مقام اور اس باب کی پہلی آیت میں اگرچہ زمین اور سمندر دو تو ہے لیکن تو بھی دونوں کا مطلب ایک ہی ہے یعنی آسمان کے برخلاف یہ بادشاہتیں برپا ہوئیں اور چونکہ یہ روحانی زور ہے یہ دوسرا درندہ آسمانی بادشاہی کے برخلاف اٹھا۔ اس لئے وہ زمین سے نکلتا ہوا دکھائی دیا جیسا کہ یعقوب کے خط میں آسمانی حکمت اور زمینی حکمت کا فرق معلوم ہوا۔ دوسرا خیال یہ ہے کہ یہ بات ہیں لکھا ہے کہ پہلا درندہ سمندر سے نکلا اور دوسرا درندہ زمین سے یا خشکی سے جو سمندر کی ضد ہے تو مطلب ہوگا کہ دنیاوی بادشاہتیں تو آدمیوں کے جوش و حرکت سے پیدا ہوتی ہیں اور آدمیوں کی بدحالی و ذلیت سے نکلتی ہیں مگر روحانی قوت ایسے جوش و حرکت کے وقت پیدا نہیں ہوتی بلکہ جب آدمیوں کا حال خشکی کا حال ہو جاتا ہے تب یہ مذہبی یا فلسفہ کا زور پیدا ہوتا ہے اور یہ خشکی کا حال کیا ہے؟ وہ حال ہے کہ جس میں ملک کے انتظام نے بخوبی قرار پکڑا ہو۔

اس درندہ کی صورت تو برہ کی ہے پر آواز اژدہا کی ہے یعنی دیکھنے میں تو نہایت حلیم معلوم ہوتا ہے اور اس سے کچھ نقصان کی امید نہیں ہوتی

مگر جب اپنا کام کرنے لگتا ہے تو ایسے زور اور سختی سے کام کرتا ہے جیسا کہ اژدہا۔
لیکن کیا سبب ہے کہ حلیمی کے لئے برہ اور سختی کے لئے اژدہا یہاں مذکور ہوا ۔
اسکا بھی سبب ہوگا کہ برہ مسیح کا نشان ہے اور اژدہا شیطان کا ۔ پس اسکی صورت
تو مسیح کی سی حلیم ہے پر کام شیطان کے سے ہیں ایک گمراہ کے سوا اور دو جواب ہیں
کہ کسطرح یہ مسیح کی مانند ہے اول یہ کہ اس روحانی قوت کا زور اندرونی ہے اور جیسا کہ
اوسکا نتیجہ بڑا ہے ویسا اسکا نتیجہ بھی بہت بڑا ہے دوم یہ کہ آگے ہم دیکھیں گے
کہ اس دوسرے درندہ کا دوسرا نام بھی ہے یعنی جھوٹھا نبی اور ہین اشارہ اُس
روحانی قوت کیطرف جو طاہر ہوگا یا یہ کہ حقیقی نبیوں کی مخالفت کرے گی پس
جبکہ اسکا ایسا بیان ہونے والا ہے تو کچھ تعجب کی بات نہیں کہ یہاں اُسکو برہ سے
تشبیہ دی گئی کیونکہ آگے وہ مسیح کا بہروپ ہوکے ظاہر ہوگا البتہ اُسکی اصلی صورت تو ایسی
ہی ہے کہ جب کوئی بولتا ہے تب ہی اُسکے حسن و قبح معلوم ہوتے ہیں ویسے ہی جب یہ
بولا تو معلوم ہوگیا کہ اس کی ذات تو اژدہا کی سی ہے ۔
(۱۲) اس آیت سے وہ بات نکلتی ہے جسکا ہمنے اس بیان کے شروع میں ۱۲۔آیت
ذکر کیا کہ یہ درندہ جو کچھ کرتا ہے پہلے درندہ کا خادم ہوکے اُسکے لئے کرتا ہے ۔
(زمین اور اسکے باشندگان وغیرہ) ان دو لفظوں کا مطلب تو ایک ہے کہ
یہ درندہ خود بھی زمینی ہے اور جس سے وہ کام رکھتا وہ بھی مٹی ہیں جنکا جواب ۶۔آیت
میں مذکور ہوا ہے جو آسمان پر رہتے ہیں ۔
(پہلا درندہ جسکی مار چنگی ہوئی) اس فقرہ کے یہاں لانے کا
سبب یہ ہے کہ یہ درندہ ایسا زور آور ہوا کہ مسیح کے حملے سے بھی مغلوب نہوا بلکہ زیادہ
زور پکڑا اسلئے یہ دوسرا درندہ اسکی تعریف و عزت کرتا ہے ۔
(۱۳) (بڑے معجزے دکھاتا ہے) جیسا کہ متی ۲۴ باب ۲۴۔آیت میں لکھا ہے ۱۳۔آیت
اور جب روم کی بادشاہی میں غیر مذہب زیادہ زور پکڑنے لگا تو اُسوقت سے معجزے
اور کرامتیں دکھائی گئیں البتہ اس شیطانی زور کے ساتھ فریب بھی ملا ہوا تھا اور ہم انکا

فرق نہیں کر سکتے ہیں [illegible] ۔ [illegible] بڑی [illegible] ۔ [illegible] مذہب کی مخالفت
کی [illegible] میں ان معجزوں پر [illegible] اور [illegible] ۔ [illegible] سے معلوم ہوتا ہے کہ
[illegible] ان کی مدد سے معجزے [illegible] کر سکتے ہیں تاکہ [illegible] ایمان کی آزمائش ہو اور [illegible]
۲ باب [illegible] آیت میں جو کہا ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ اُسکے نشان جھوٹے ہیں بلکہ
[illegible] شیطان کا جھوٹا ہے جیسا کہ متی ۲۴ باب ۲۴ آیت میں ہے کہ وہ جھوٹا مسیح
[illegible] پرستان اور [illegible] دکھایا گیا (یہاں [illegible] ہے [illegible]) [illegible]
کے [illegible] مسیح بادشاہ [illegible] ایک [illegible] نہیں [illegible] کی
[illegible] کام [illegible] لوگ [illegible] کی مدد سے کرتے [illegible]
ایسے معجزے کے ذکر [illegible] سے معلوم ہوتا ہے کہ معجزے [illegible] بڑا [illegible]
[illegible] مطلب یہ ہو کہ [illegible] جھوٹا نبی خدا کے [illegible] نبی کے سے [illegible] جو لیاں [illegible]
[illegible] کرتے تھے اور اور لوگ بھی [illegible] میں کہتے تھے
کہ [illegible] جلتے ہیں ۔

۱۴ آیت (۱۴) [illegible] کی [illegible] کرتے [illegible] دو مقیاس کے [illegible]
قسطنطین کے زمانہ تک ایک شخص [illegible] کہ [illegible] کاتب [illegible]
[illegible] کے سامنے کبھی [illegible] نہیں اور حکم [illegible] انکی پرستش کریں [illegible]
[illegible] شیطان نے [illegible] کو اتنا اقتدار بخشا کہ [illegible] آیت میں بیان ہوا
کہ [illegible] دیوتاؤں سے [illegible] میں آسکے لیکن
اور سب سے [illegible] قرار دئے گئے [illegible] پرستار خصوصاً
دیوتاؤں کے کاہن اور [illegible] لوگ تھے اور اوروں سے بھی اُنکی پرستش کراتے
تھے چنانچہ اس [illegible] کے تھوڑے دن بعد ایک رومی عالم [illegible] گذرا ہے جو
[illegible] حاکم تھا اُسنے بہت سی چٹھیاں [illegible] لکھیں [illegible] تک
باقی ہیں ۔ ایک میں یوں لکھا ہے "ایک گمنام رسالہ جاری ہوا جسمیں بہت [illegible]
نام [illegible] تھے جب میں نے اونکو طلب کیا تو اُنہوں نے میرے سامنے دیوتاؤں سے

دیا ماتگی اور مری مورت کو اسے بادشاہ۔ انہوں نے لوبان اور لوبان اور شراب چڑھا کے انکی پرستش نہ کی تو اسے مین اور بہت لوگون کے ساتھ مارا گیا تھا علاوہ اسکے انہون نے مسیح پر لعنت بھی اور لوگ یہ سمجھتے تھے کہ جو لکھتے تھے ان میں سے کوئی کام ہرگز نہین کر سکتے واسطے اس کے انہون نے اور جن اشخاص کے نام لکھے تھے گئے تھے ان سے او نکو طلب کیا جب وہ حاضر ہوئے تو انہون نے دور کیا ہم البتہ چاہتے تھے ہمیں ہے ان میں بہت سے لوگ جو مسیح پرست ہیں ٭

[illegible] ... مورت ... بنانے کا ذکر ہے اسکا مطلب یہ ہوتا کہ جب کسی کسی مورت پر ... ایمان ہوتا ہے اور وہ اسمان سے ... نسبت دے ... اور ... ہے ... اسطرح ... اسکی ... اور ... ایمان ... جاتا ہے علاوہ اسکے رومی کلیسا میں بہت قسم کی مورتیں لیکن ابھی بولتی ہیں ٭

(جب ... کو ... مار ڈالا جاوے) حال بیان ہوا کہ جو مسیحی لوگ ... ان مورتون کو ... تھے ... مار ڈالے جاتے تھے ٭

(وہ سب چھوٹے بڑے ...) یعنی ... لوگون کے ہاتھ اور نہیں لکھا کہ صرف ... لوگون سے ... تو اسکا مطلب یہ ہے کہ کوئی وقت ... صاحب ... کے ... پیشانی ... ہوا کرتے تھے بلکہ اسواسطے کہ ... خدا ... معلوم ... اسکے پیچھے ... کیسے ہوتے ہیں کہ ... اس ... (نشان) ان نشانون کا مطلب ہے وہ نشان جو ... غلامون اور بادشاہ ... سپاہیون پر کرواتے تھے اس نشان کے لئے ... گلاتی ۶ باب ۱۷ آیت میں بھی ملتا ہے یہان پولس رسول یہ کہتا ہے کہ ... سری ... اس بات کا داغ یا نشان ہے کہ مین مسیح کا غلام یا سپاہی ہون تواریخ مین مذکور ہے کہ بادشاہ مصر بنام بطلیماس فلوپاتر

نے سکندریہ کے رہنے والے یہودیون کو پکڑ کے جبراً اپنی فوج مین بھرتی کیا اور اُنکے بدن پر آگ سے ہیو دارغ لگایا وہ ایک دیوتا کا نشان تھا جسکا لقب باکھوس تھا اور فیلون نے بعض بُت پرستون کا ذکر کیا ہے کہ وہ اپنے بدنون پر جلتے ہوئے لوہے سے داغ لگاتے ہین تاکہ اُنکی پرستاری کا ابدی نشان ہو (خواہ اونکے دہنے ہاتھ خواہ پیشانی پر) ہاتھ اسلئے کہ وہ کام کا عضو ہے سو اس سے یہ مراد ہے کہ جو کچھ وہ کرین سو اُس دشمن کی خدمت کے لئے کرین اور پیشانی پر اسلئے کہ یہ عضو سب عضوون سے زیادہ نمایان رہتا ہے اور جب اسپر نشان ہوگا تو اُسکے اقرار سے کچھ شرم نہوگی علانیہ سب کے سامنے اقرار کرینگے۔ اسمین اشارہ ہے ۲ تسلنیکیون ۲ باب ۹-۱۰ آیت تک کہ توان باتون کو عمل مین لاؤ اور بے شرم انکا اقرار کرو۔

۱۰ آیت (۱۷) (جو کوئی بھی نشان نہ رکھے خرید وفروخت نہ کرنے پاوے) اسکی بابت جنرل بارتر نے لکھا ہے کہ مسیحیون کو خرید و فروخت کرنے کا کچھ اختیار نہین وہ تو خود یانی بھی کوؤن سے نہیں لے سکتے ہین اور یہ اسلئے ہے کہ وہ بتون کو مانتے نہین تھے ۔ تیسرے نمبر پر پایا کیوقت تیسرے لاتران کے مجمع مین یہ فرمان جاری ہوا کہ کوئی اتنی جرات نہ کرے کہ بدعتیون کو اپنے گھر مین یا اپنی زمین پر رہنے دے یا اُن کی مدد کرے یا اُنکے ساتھ بیوپار کرے۔

۱۸ آیت (۱۸) یہان ورندہ کے نام کا عدد لکھا گیا اور کہا جاتا ہے کہ جو کوئی عقل رکھتا ہے وہ اسکو سمجھ لیوے۔ البتہ یہ مشکل تو ہے مگر بعضون کا گمان ہے کہ یہ نام یوحنا کو بھی معلوم نہ تھا معقول نہین ہے کیونکہ اگر اسکا جاننا ناممکن ہوتا تو ایسا لکھا نہ جاتا کہ جو عقل رکھتا ہے وغیرہ۔

(وہ آدمی کا شمار) اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ شمار کے آدمی کے قاعدہ حساب کے موافق ہے۔ اُسکے باہر نہین ہے جیسا کہ ۲۱ باب ۱۷ آیت مین فرشتہ کا ہاتھ حساب پیمائش کے قاعدہ کے موافق تھا مگر اسکا مطلب تشبیہی ہے نہ کہ لفظی جیسا کہ

سمجھ سکتا۔ نام کا بھی سمجھا سو ان حرفوں کے عدد ۶۶۶ ہیں ورنہ ہمیں نہیں [illegible]
جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ۶ عدد کی بڑھائی ہوئی قوت ہے اب ہم دیکھتے ہیں کہ [illegible]
[illegible] ہے تو وہ طرح سے [illegible] کا نشان ہے [illegible]
شمار کے لئے دو عدد ہیں [illegible] سے تو کیونکہ [illegible] کا اضافہ ہے
دونوں سے [illegible] ٹھیک دنیا کے حصہ کا نشان ہے [illegible]
[illegible] کبھی معلوم ہوتا ہے کہ اس کو کامل ہونے [illegible] جب ہم [illegible]
[illegible] جاتا ہے [illegible] نہ پہنچے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] لوگوں کی [illegible] بہت سے نام دریافت
کئے گئے [illegible] قوت کے [illegible] نام ہے [illegible]
[illegible] رومی بادشاہت [illegible] اور [illegible]
الگ ایک [illegible] کے ساتھ [illegible] لاطینی تھا اور وہاں شہر
[illegible] ملک [illegible] کیا [illegible] تو چاروں اطراف
کی قومیں بھی آکر بس گئیں [illegible] سب سے بڑھ کر لاطینی قوم ہی
رہی اسلئے اس شہر کی عام زبان لاطینی ہے اور یہ وہی زبان ہے جسکو رومی زبان کہتے
ہیں [illegible] چونکہ وہاں کی زبان لاطینی ہے اور قوانین وغیرہ اسی زبان میں ہیں اور جب
پاپاؤں کی بادشاہی یہاں قائم ہوئی تو اسی نام سے کہلانے لگی یعنی لاطینی بادشاہی یا کلیسا
پس اسلئے بعضوں نے سمجھا کہ یہ نام اس [illegible] کے لئے بہت مناسب ہے علاوہ
اسکے بعضوں کو گمان ہے کہ عزرا [illegible] باب [illegible] آیت میں ایک نام [illegible] ہے

بیان ہوئی (ہیں) +

پیر گجرات جبلا اسے ۱۹۰۲ک برسات میں [illegible] زن باب کی اکہ ضد سے اپنی
بیٹہ [illegible] سے پیر و نہایت دکھ اور تکلیف میں تھے اور اس [illegible] سے رہی نہایت مشکل تھی
مگر اس وقت میں یہ دکھایا گیا کہ جب اللہ فرد اس سے [illegible] اور [illegible] ہے [illegible] جبلا اور
خوشی میں رہینگے اور یہ بھی دیکھا گیا کہ [illegible] کہ سر [illegible] کو چاہئے کہ ان نہایت [illegible] نکاح [illegible]

[illegible] عبادت کو [illegible] بعد ہمکو بڑا اجر ملنے والا ہے یہ روئیت
[illegible] بہت ملتی ہے لیکن انمین اتنا فرق
[illegible] تسلی دی گئی جو اسکو دنیا کے
[illegible] کی تو وہ بھی دنیا مین ہے اسلئے اُس کو
بھی [illegible] تسلی دی گئی جو اُسکو دنیا کے ہاتھ سے
اوٹھانا ہوگا [illegible]

[illegible] باب کی روئیت
[illegible] کی امید نہ تھی مگر
[illegible] درندون کی حد
[illegible] تو [illegible]
[illegible] بھی [illegible]
[illegible] وفادار ان کو ملنا [illegible]
[illegible]

[illegible] آسمان کا بادشاہ جیتہ
[illegible]

[illegible] باب مین ہوا اور [illegible]
[illegible] جسمین اُنکے محفوظ
[illegible] مذکور ہے وہ بھی یہی
[illegible] تو یہان بھی وہی
[illegible] پہلے درندہ یعنی
[illegible] پیشانی پر لکھوایا [illegible] قبول کرتا تھا اُن لوگون کے برعکس اس
جماعت کی [illegible] سمجھنا چاہئے کہ یہ نام اس
آسمانی [illegible] نام ہے جو اصطباغ کیوقت

اُنکے ماتھون پر لگایا گیا تھا ۔ اگرچہ درندہ نے تو نہایت کوشش کی کہ اُس نام کو مٹا ڈالے اور اُسکے عوض اپنا نام لکھے مگر انہون نے کمال محنت اور مشقت سے اُسکو محفوظ رکھا پس اُنکی مشقتون کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہی نام جسکو انہون نے پسینہ کے ساتھ محفوظ رکھا اب جلال کے ساتھ اُنکے ماتھون پر چمکتا ہے ۔

(۲) اگرچہ لکھا تو نہین مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہ آواز مقدس کلیسیا کی ہے اور حزقیل ۱ باب ۲۴ آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صرف خدا ہی کی آواز بڑے پانیون سے مشابہہ نہین ہوئی بلکہ مخلوق کی آواز کو بھی اس سے تشبیہ دی گئی ۔ اور آواز کے زور اور بڑائی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جماعت بہت بڑی تھی ۔ اور جب اتنی بڑی جماعت درندہ پر غالب آئے تو اب ہم اُداس ہو سکتا ہے اور خیال کر سکتا ہے کہ شاید مین غالب نہین ہوونگا ۴۳ زبور ۳ آیت اس سے بہت ملتی ہے کیونکہ اس مین بھی اس بیابان دنیا کے بیچ اُسکے لوگ پکارتے ہین کہ تو اپنا نور بھیج اور ہماری رہبری کر اور جب مین کوہ مقدس پر پہنچونگا تو تیری ستائش کرونگا اور اسکے بعد بجائے تیری منت سمری کرونگا اور اس جلالی امید کا بیان کرکے کہتے ہین کہ اے میری جان جبکہ ایسی امید تیرے سامنے دھری ہے تو تو کیون گھبراتی اور بے آرام ہوتی ہے ۔

(۳) (نیا راگ) نیا بسنت کو ایک نئی ... کے واسطے گایا گیا جسکا پیشتر ذکر تک بھی نہین ہو سکتا تھا ۔ ۲ باب ۱۷ آیت مین لکھا ہے کہ غالب کو سفید ... بہتر ہوگا جس پر نیا نام ہوگا اور اس نام کو اسکے پانے والے کے سوائے کوئی نہین جانتا ہے اور نہ جان سکتا ہے ویسے ہی یہان لکھا ہے کہ اُس گیت کو اُن کے سوائے کوئی سیکھ نہین سکتا ہے ۔ اور اس دنیا مین بھی جب سچے مسیحی لوگ گیت گاتے ہین تو اور لوگ اسکو سمجھ بھی نہین سکتے ہین تو کتنا زیادہ وہان یہ حال ہوگا ۔

(۴) (زمین سے خرید لئے گئے) اِسکے دو مطلب ہین اول یہ کہ وے مسیح کے خون سے اُس زمینی حالت سے خرید ہے اور چھوڑائے گئے جسمین اور لوگ درندہ کی بات کو مانتے ہین اور اسکی فرمان برداری کرتے ہین ۔ دوم یہ کہ اب مسیح کے خون کے سبب سے

وہ زمین پر رہتے تھے پر اب اُس پر سے بھی اُٹھا لئے گئے ۔ ان دونوں مطلبوں کے لئے یہ دلیل ہے کہ اصل میں سے کے لئے جو لفظ ہے اُسمیں مطلب ہتا ہے (دور کرنیکا اور خرید نے کے واسطے جو اصل لفظ ہے) میں اشارہ ہے اُس چھٹکارا کیطرف جو اُنکا اس دنیا میں ہو چکا ۔ اسکا مفصل بیان ۴۔ آیت میں ہے ۔

۴۔ آیت (۴) پہلے فقرہ کی بابت بہت رائیں ہیں مگر یہہ تو بخوبی ظاہر ہے کہ اس کے لفظی معنے نہیں ہو سکتے ہیں کیونکہ اگر ہم لفظی سمجھیں تو یہ مطلب ضرور ہوگا کہ شادی والے کبھی نجات میں شامل ہو سکتے نہیں اور بالفرض اگر ہم اس کتاب کو صرف آدمی کی تصنیف سمجھیں تو بھی یہ خیال کرنا ناممکن ہے ۔ یوحنا یطرس کو اس سے خارج سمجھتا تھا ۔ یہانتک کہ رومی کلیسیا کے مفسروں نے بھی اسکو لفظی نہیں سمجھا لیکن اگر ممکن ہوتا تو ضرور سمجھتے پس اسکا وہی مطلب ہے جو ۲ قرنتی ۱۱ باب ۲۔ آیت کا ہے ۔ ایک پرانے لغات کے مصنف بنام سوآید نے ہابیل کے نوبانے کے بیٹے پہ لکھا کہ یہ شروع سے کنوارا اور استبار رہا ۔ پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اور روحانی طور پر ستعمل ہے ۔ تا دوسرا بیان ان لوگوں کا یہ ہوا کہ وہ برّہ کی پیروی کرتے ہیں اور جہان کہیں وہ جائے اُسکے پیچھے جاتے تھے اسمیں اشارہ ہے لوقا ۹ باب ۔ ۵۷ آیت وغیرہ کی طرف اور خصوصاً لوقا ۹ باب ۲۳ آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر جملہ مسیح کی پیروی کرنی یہ ہے کہ سب دکھوں میں اُسکی پیروی کرنی اور کسی دکھ سے انکار نہ کرنا جیسا عبرانی ۱۳ باب ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ ۔ آیتوں میں ہے کہ اگر ہم اُس کوہ صیہون کو جانا چاہتے ہیں جہان وہ اب ہے تو اس سے پہلے ضرور ہے کہ اس پہاڑ پر اُسکی پیروی کریں یعنے گلگتہ کے ٹیلہ پر جہان اُسکی صلیب ہے اور ہم چھاونی سے یعنے دنیا کے باہر نکل جاویں ۔ اس آیت میں تین بار یہی ہیں آتے ہیں جس سے نہایت بڑی تاکید سر کھجاتی ہے کہ صرف ایسے ہی لوگ اُن ایک سو جوالیس ہزار میں شامل ہو سکتے ہیں اور کوئی نہیں ۔ اور یہ لوگ انہیں میں سے گویا پہلا پھل ہو کے خریدے گئے اور جیسا کہ پہلا پھل خدا کے لئے مخصوص تھا اور پاک اسی طرح سب آدمی عام پھل کے موافق ہیں اور جو مسیح کے پیرو ہیں وہ پہلے

پھل ہیں جو اُس کے حضور نذر کئے جاتے ہیں اور اُس سے قبول کئے جاتے ہیں دیکھو
۱ پطرس باب ۱ و ۱۹۔ آیات اور ۲ باب ۲ و ۴۔ آیات کو۔ ان دونوں مقاموں کے مقابلہ
سے تو یہ نکلتا ہے کہ آدمیوں میں سے خریدے گئے اور یعقوب ۱ باب ۱۸۔ آیت میں
پہلے پھل کی تشبیہ مذکور ہوئی ⁂

(۵) (جھوٹھ نہ پایا گیا) اس میں اشارہ ہے ۱ پطرس ۲ باب ۲۲۔ آیت کیطرف ۵ آیت
وہاں مسیح کی بابت لکھا ہے کہ "جس میں چھل نہ پایا گیا" یہاں خدا نے یہاں چھل کے دفعیہ کی
بابت ذکر کیا ہے اور اسکا بیان یوں ہوا کہ یہ ان بدصفتوں میں داخل ہے جو نئے یروشلم
میں داخل نہیں ہو سکتے ہیں ۲۱ باب ۲۷۔ آیت اور ۲۲ باب ۱۵۔ آیت اور صفنیاہ ۳ باب
۱۳۔ آیت میں اسرائیل بقیہ کا ذکر ہے جس میں جھوٹھ نہ پایا جاویگا۔ مربوحت [illegible]
تصنیفات میں ایسی آیات ہیں جو اسکا خاص مطلب ظاہر کرتی ہیں مثلاً ایوحنا ۲ باب ۲۲۔ آیت
اور اس آیت میں اُن لوگوں کا ذکر ہے جنہوں نے [illegible] اقرار نہیں کیا اور مسیح کا انکار نہیں کیا۔ اسلئے وہ بے
عیب کہلاتے ہیں یہی نام مسیح کو [illegible] ۱ پطرس ۱ باب ۱۹۔ آیت میں مذکور ہوا۔ اس آیت میں کلیسیا کو
امید ہے کہ اس بند یا گیا اگر کوئی درندہ کا فدیا [illegible] ہو تو اسکی یہ مبارک حالی ہے
دوسرے پیراگراف میں کلیسیا کو [illegible] ہے کہ اگر کوئی اسکا فرمانبردار
ہو تو اسکی کیسی بدحالی ہے۔ اس پیراگراف کے آخری آیت کے سوائے اسکا یہی مطلب
ہے اور آخری آیت میں پیرا امید کا بیان ہوتا ہے اور وہی مطلب بیان کیا جاتا ہے ۶ آیت سے
۱۳ تک ہے اس آیت کے سوا یہ پیراگراف تین حصوں میں منقسم ہے اوّل میں ۶ و ۷ آیات مندرج
ہیں جن میں ایک فرشتہ کی آواز ہے اور دوئم میں ۸ آیت ہے جس میں دوسرے فرشتہ کی آواز ہے سوئم میں ۹ و ۱۰ و ۱۱
آیات جس میں تیسرے فرشتہ کی آواز ہے۔ ۶ آیت میں لفظ انجیل ہے اور بعضوں نے اس لفظ پر حد سے
زیادہ تاکید کرکے یہ سمجھا کہ ایک وقت ہوگا کہ جس میں انجیل تمام دنیا میں ایسی سنائی جائیگی
جیسے کبھی نہیں سنائی گئی۔ اسی لحاظ سے بعض جرمن مفسروں نے سمجھا کہ اس فرشتہ سے مراد
ہے لوتھر چنانچہ لوگوں نے اُسکے تدفین کے وعظ میں یہ لفظ استعمال کیا اور اُن
دنوں بہت لوگوں نے سمجھا کہ اس میں ۱۹ ویں صدی کی پیشین گوئی ہے ۔۔ [illegible]

… نام فرمانا … ابدی انجیل کی پیشگوئی یہان سے نکلا۔ نتیجہ یہ ہے کہ یہ انجیل جو اب ہمارے درمیان مین موجود ہے اس ابدی انجیل کے سبب عہد عتیق کی طرح منسوخ ہو جائیگی … ہے بہتر ایک انجیل نکلیگی جسکا نام ابدی انجیل ہو اور وہ لوگ لفظ ابدی پر زیادہ زور دیتے ہین انکا مطلب ہو یا نہ ہو تھا۔ لیکن اگر ہم ۷ وین آیت کو دیکھین تو ہم ان دونو باتون سے خلاص ہو جاتے۔ اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس فرشتہ کا کام تھا کہ یہ کہے کہ (اُسکی عدالت کی گھڑی پہونچی) لوگون کو ڈراوے پھر تو بھی یہ خوشخبری کہلاتی ہے۔ یہ دو طرح کی لوگون کے لئے دو متفرق طرح سے خوشخبری ہے۔ کلیسیا کے لوگون کے لئے تو اسطرح کہ اب اُنکے دکھون سے … ایک وقت پہونچا ہے اور دنیا دارون کے لئے خوشخبری اسطرح کہ اب … نجات ہو جاویگی۔ اور ایسی طرح سے وہ منادی بھی کہ (توبہ کرو … آسمان کی بادشاہی نزدیک آگئی) خوشخبری کہلاتی ہے ۔

(زمین پر رہنے والے) کا مطلب ہے دنیا دار یعنی زمینی آدمی اور ہر قوم وغیرہ کا وہی مطلب ہے جیسا بیان ۱۳ باب ۷ آیت مین ہو چکا کہ وہ لوگ درندہ کے اختیار مین ہین اور اب انکو یہ خوشخبری دی جاتی ہے کہ اگر وہ توبہ کرین تو اسکے … سے … چھوٹ سکتے ہین اور یہ خوشخبری ابدی ہے چنانچہ مسیح نے بھی اپنی قولون کی نسبت جو عدالت سے تعلق رکھتے ہین یون کہا کہ آسمان اور زمین ٹل جاوینگے پر میرا کلام ہرگز نہ ٹلیگا بس نسبت درپیش۔ عدالت کی خبر قائم رہتی ہے ۔

(۷) خوشخبری یہ ہے کہ خدا سے ڈرو اور درندہ سے مت ڈرو بلکہ خدا اُسکا ڈر درندہ کے ڈر کو تمہارے دلون سے نکال دیوے اور اُسکے نام کو جلال دو ۲۶ … ۷ آیت ان دونون مقامون مین یہ بات سب امتون اور سب گھرانون سے کہی جاتی ہے (اُسکی عدالت کی گھڑی آپہنچی) یعنے چونکہ وہ بہت نزدیک ہے اسلئے تم ہوشیار ہو اور درندہ سے مت ڈرو اب تو کہا جاتا ہے کہ وہ نزدیک ہے لیکن ایک وقت آتا ہے جب یہ کہا جاویگا کہ آپہونچی جیسے ۱۱ باب ۱۸ آیت مین مردونکی عدالت کا وقت مذکور آیت

ہوا (اُسکو سجدہ کرو) جسنے آسمان و زمین وغیرہ کو بنایا۔ اُسکو کیون سجدہ کرتے ہو جسنے
کچھ نہین بنایا اور نہ بنا سکتا ہے جیسا یرمیاہ ۱۰ باب ۱۱ آیت مین۔ اور یہ آیت ارامی مین اسواسطے
لکھی گئی تاکہ بابلی بھی کچھ اُسکو سمجھ سکین۔ اور اعمال ۱۴ باب ۱۵ آیت مین اور یہ خیال اسی مین
ہے کہ جسنے اُنکو بنایا وہ اُنکو نیست بھی کرسکتا ہے جسنے سمندر اور چشمون کو بنایا وہ اُنکو
بگاڑ بھی سکتا ہے اب یہان پہلے فرشتہ کی تقریر ختم ہوئی جسنے صرف اتنا ہی کہا کہ عدالت کی
گھڑی آپہونچی ۔

(۸) اب دوسرے فرشتہ نے اور ایک بات کہی جو اس سے بہت زیادہ ہے کہ ۸ - آیت
خدا کا خاص مخالف شہر گر پڑا اسکا مطلب یہ نہین ہے کہ گر چکا ہے مگر یہ کہ گرنے کے بہت
نزدیک ہے۔ اور یہ اسلئے کہا گیا کہ اس سے تسلی اور عبرت دونو ملین بابل کیا ہے؟
بالتخصیص تو ہم پیچھے اسکا بیان کرینگے۔ یہان صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ عہد عتیق مین
یہ وہ شہر ہے جو سب سے زیادہ ہمیشہ خدا اور اُسکی کلیسیا کا مخالف رہا یہ عبارت یسعیاہ سے
لی گئی ہے یسعیاہ ۲۱ باب ۹ آیت وغیرہ اور یرمیاہ ۵۱ باب ۸ آیت ۱۰ اور ۱۴ باب
۸ آیت ان مقامون مین بابل کی ہلاکت کی پیشین گوئی ہے اور پیشین گوئیان صیغہ
ماضی مین ہوا کہ ان پیشین گوئیون کی صداقت کے متیقن ظاہر ہے۔
انمین تو بابل کا لفظی مطلب ہے مگر یہان لفظی نہین ہوسکتا ۔

(اُس نے قومون کو اپنے حرام کاری کے غصہ کی مے پلائی) شراب غصہ کا
تشبیہی نام ہے مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے غصہ سے قومون کو ایسا اُجاڑا اور پریشان کرتا ہے
کہ گویا وہ بالکل متوالے ہین جیسا حبقوق ۲ باب ۱۵ و ۱۶ آیت مین بابل سے مخاطب ہوکر
کہتا ہے کہ اُسنے اپنے پڑوسیون کو اپنے غصہ کی مے سے اُجاڑ کیا وغیرہ۔ اور یرمیاہ
۵۱ باب ۷ آیت مین شراب کا مطلب ہے غصہ۔ اور ۱۶ باب ۱۹ آیت مین بابل کو پیالہ سے
تشبیہ دی گئی جو اور قومون کو پلاتا ہے۔ اور جب وہ آپ ہوگا تو خود بھی پیئے گا اور ہلاک
ہوگا جیسے ۱۸ باب ۶ آیت مین ہے۔ حرامکاری کیا ہے جو اسکا مطلب یہ ہوگا کہ اسنے
یہ غصہ صرف زبردستی سے نہین دکھایا اور قومون کا نقصان صرف جبر سے نہین کیا بلکہ پھسلا پھسلا کے

اور بھرا بھرا کے۔ جیسا کہ یسعیاہ ۲۳ باب ۱۵ و ۱۷ و ۱۸ آیتون مین آیا ہے چنانچہ ۱۷ آیت مین کہا کہ وہ اور تیرے دونکا سوداگاہ یا دساور ہوگا اور اُن سے وہ اپنا ناروا نفع اٹھاویگا۔ ٹھیک ویسا ہی بابل نے کیا جیسا نحوم ۳ باب ۴ آیت مین لکھا ہے۔ دوسرا خیال اسکی بابت دلمین پیدا ہوتا ہے کہ (غصہ کی شراب اور ون کو پلانا) اسکا ٹھیک مصداق سب سے غیر مذہب والے رومان اور اسی طرح (حرام کاری) کے مصداق بھی وہان ہوئے قسطنطین کے سے بیشتر تو اس سے غصہ کی شراب نکلی اور اسکے بعد حرامکاری کی تیسرے فرشتے کی آواز ۹ و ۱۰ و ۱۱ آیات مین مذکور ہوئی یہ آواز اُن دونون سے بڑھکر ہولناک ہے پہلے نے تو صرف اتنا کہا کہ خدا سے ڈرو دوسرے نے کہا بابل گر پڑی اور یہ تیسرا صاف صاف بیان کرتا ہے کہ کلیسیا کے دشمنون کی سزا موجود ہے بلکہ انکی بھی جو دشمنون کے طرفدار بھی ہو رہتے ہین اور صرف اسکا داغ اپنے ماتھے پر لیتے ہین اور مجبور رہین کہ اس کے ساتھ ہوکر کام کرین بلکہ صرف طرفداری کا نشان لیوین ۱۳ باب ۱۶ و ۱۷ آیتون مین مرقوم ہے کہ یہ [illegible] پر داغ لگاتا ہے اور بیان مذکور ہوا کہ اگر کوئی اُن سبھون مین (باوجودیکہ وہ اتنی بڑی چیز ہے کہ دو لفظ سب سے بیان کئے گئے) شامل ہو تو اونکو یہ سزا ملے گی اس مین کلیسیا کو نصیحت کیجاتی اور عبرت دیجاتی ہے کہ تو ایک چھوٹا جھنڈ ہے اور گمنام بھی ہے پر تجھے اپنے مخالفون کی کثرت اور ناموری کو دیکھکر اپنا دم ہارنا نہین چاہیے کیونکہ اگرچہ اب انکا یہ حال ہے پر یہ سزا بھی تو انکے لئے ہے چنانچہ کپریان تیسری صدی کے مشہور بیشپ معلم نے اپنے خطون مین ان آیات کیطرف اشارہ کیا اور اپنے مکتب علیہون کو کہا کہ تمہارے لئے مشکل تو بہت ہے پر دیکھو اگر اس مشکل مین قایم نہ ہو تو سزا بھی یہ ہے"۔

۱۰ آیت (۱۰) (غضب کا شراب) یہ وہی لفظ ہے جو ۸ آیت مین ہے اور مطلب یہ ہے کہ جو کوئی ڈر کے مارے درندہ کی غضب کی شراب پیتا ہے اسکو ضرور خدا کے غضب کی شراب پینا پڑیگا اسکی جگہ ۷۵ زبور ۸ آیت ہے۔

(اُسکے غضب کے پیالہ مین ان ملا ملایا ہوا ہے) ملایا ہوا یہ دستور

ہے کہ جب خوشی سے شراب پیتے ہین تو زیادہ لذت کیخاطر اسمین خوشبو وغیرہ ملا دیتے ہین تو مطلب یہ ہی کہ وہ پیالہ پُر نشہ ہے کہ جس سے کچھ ہوش باقی نرہیگی- ان ملا- اگرچہ ملاہوا شراب تو ہے پر ایک طرح سے اَن ملا ہے یعنے اَن ملا تو اسطرح ہے کہ ذرہ بھی پانی اسمین ملاہوا نہین کہ جس سے اُسکی تیزی کچھ ضعف ہو جاوے یونانیون مین دستور تھا کہ شیرۂ انگور مین اکثر پانی ملا کے پیتے تہے - ۱۰ - یہان اس غضب کے پیالہ مین پانی کا مطلب ہے خدا کا رحم - سو وہ اُسمین ہرگز نہین ہوگا - الغرض وہ چیزین اسمین کثرت سے ملین کہ زبس سے نقصان ہی ہو اور اسکا سبب ۸ باب ۲۰ آیت مین ہے کہ اُسنے یعنے خدا نے کہا جیسا اُسنے کیا ویسا تم بھی اسکے ساتھ کرو وغیرہ جیسے کہ یعقوب ۲ باب ۱۳ آیت مین ہے - آگ اور گندہک مین اشارہ ہے سدوم اور عمورہ کیطرف - دیکھو زبور ۱۱ - ۶- آیت اور یشوعیاہ ۳۴ باب ۹ و ۱۰- آیات ۰

(پاک فرشتگان اور برّہ کے سامنے) مطلب ہے کہ یہی انکے سزا کے دینے والے ہونگے برّہ تو سزا کا حکم دیگا اور فرشتگان اس حکم کی تعمیل کرینگے جیسا کہ ۲ تہسلونیقی ۱ باب ۷ و ۸ و ۹- آیتون مین لکھا ہے کہ خداوند یسوع فرشتون کے ساتھ آسمان پرسے ظاہر ہوگا - اور ۶ باب ۱۶- آیت مین مسیح برّہ کہلایا - اور یہان اُسکے غضب اور عدالت کا ذکر ہے تو بھی برّہ کہلاتا ہے جسکی وہ رحیم صورت زیادہ تر اُنکے دکھ کا باعث ہوگی ان آیات کا مطلب وہی ہے جو مسیح کے اس قول کا مطلب ہے کہ جو جسم کو مار سکتے ہین اُن سے مت ڈرو مگر اُس سے ڈرو جو جسم اور روح دونون کو ہلاک کرسکتا ہی ٭

(۱۱) (اُنکے تصدیعہ کا دھوان اُٹھیگا) یہی سدوم کے حق مین لکھا ہے کہ اُس زمین کا دھوان بھٹی کے دھوان کی طرح اُٹھتا تھا اسی طرح یشعیاہ ۳۴ باب ۹ و ۱۰- آیات مین اگر اور کسی آیت مین ابدی عذاب کی بابت شک ہوسکتا تو وہ اس آیت سے بالکل رفع ہوجاتا ہے کیونکہ یہان لکھا ہے کہ (زمانونکے زمانون تک) اس سے زیادہ صفائی کے ساتھ ابدیت کا بیان نہین ہوسکتا ٭ ۱۱- آیت ۱۰

(ان ساری زمانون مین دن رات اُنکو آرام نہ ملیگا) یعنے

جیسا کہ وہ عذاب ابدی ہے ویسا کا ویسا ہی ہے اُسمین کچھ بھی آرام نہین ہے یہی محاورہ ۲۰ باب ۱۰ آیت مین ہم جاندارون کے حق مین لکہا ہے کہ اونکو رات و دن آرام نہین ملتا ہے مگر کس کام سے ؟ خدا کی تعریف اور مدح خوانی سے وہی صرف اُنکے دل کے مرغوب شئے ہے - پس جو دل کے مرغوب شئے سے ہے اُسمین آرام ملنا یعنے اُسکے عمل سے فراغت پانا نہایت ہی دکھ کا باعث ہے ۔ اب یہ دو قسم کی بے آرامیان ہمارے سامنے دہری ہین ضرور ہے کہ ان دونون مین سے ایک نہ ایک کو چن لیوین کیونکہ درمیانی حالت کوئی سبب نہین ہے بس یہی دو حالتین موجود ہین ہر فرد بشر کے لیے ۔

(۱۲) (یہان مقدسون کا صبر ہے) - ہمیجب معلوم ہوا کہ انکار کرنیوالون اور ماننے والون کو کیسی سزا ملنے والی ہے اور یہ سزا اُنکی بے صبری کے سبب سے ہے اسلئے مقدسون کو صبر کرنا نہایت ضرور ہے اور اُن مقدسون کا بیان یون ہوا کہ جو درندہ کے احکام کی تو نہین صرف خدا کے احکام کی حفاظت کرتے ہین اور خدا کا حکم یہ ہے کہ یسوع پر نہ صرف ایمان لاوین بلکہ رکہین ایوحنا ۳ باب ۲۳ - آیت مین ہے (حفاظت سے رکھتے ہین) اسکا مطلب ہے چوکیداری کرتے ہوئے اور اُن کا مال کیا ہے ؟ خدا کے احکام اور یسوع کا ایمان انو پچھور لون ہے ۔ درندہ جو ہر وقت اسی مال کے چھین لینے کا بڑا اشتیاق ہے ۔ ۱۲ - آیت

(۱۳) اس آیت کا مطلب جیسا کہ مذکور ہوا وہی مطلب ہے جو پہلی پانچ آیات کا ہے یعنے امید سے کلیسیا کو ڈھارس بندہانا - اس کتاب مین ۱۲ دفعہ یوحنا رسول کو حکم ملا کہ لکھ - اس حکم کا ضروری سبب یہی ہے کہ پڑھنے والے اُسپر خوب سوچین اور دل لگاوین اور اُنکو اپنے دلون پر لکھ رکہین ۔ ۱۳ - آیت

(جو خداوند یعنے یسوع مین ہو کے مرتے ہین) از متی ۵ باب ۸ - آیت اور ۲ تسلونیکی ۴ باب ۱۶ - آیت مین ایسا ہی لکہا ہے اسنے مراد صرف شہید نہین لیکن اُن کی طرف اشارہ ہے اور یہ جتکا بیان ہوا کہ خداوند مین مرتے ہین وہی ہین جو پہلی آیت مین انکو چوالیس ہزار کہلائے اس فقرہ مین تاکید ہو لفظ اب سے پر یعنے

جب سے وہ مرتے ہیں تب ہی سے مبارک ہیں نہ کہ جب بدن سالم بالکل بن جاویگا تب مبارک ہونگے بلکہ اب ہی سے مبارک ہیں اور یہ مسیح کے اس قول سے ملتا ہے جو مسیح نے اپنی صلیب پر چور کو فرمایا کہ آج یعنے جب تو مرتا ہے تب ہی تو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا۔ ۱۹ باب ۹ آیت میں بھی یوحنا کو حکم ملا کہ لکھ ان دونوں آیات کا باہمی بہت علاقہ ہے کیونکہ جو اس آیت میں مذکور ہے وہ اس کی مبارک حالی ہے جب کوئی مرگیا۔ ۱۹ باب ۹ آیت میں آخری مبارک حالی مذکور ہے کیونکہ برہ کی شادی تو آخر ہی کو ہوگی +

(روح کہتی ہے) یہ فقرہ اس بات کی تصدیق دلانے کے واسطے لکھا گیا کہ یہ روح کی بات ہے کسی انسان کی نہیں +

(تاکہ اپنی محنتوں سے آرام پاویں) اب انکے محنت کرنے کا وقت گذر گیا اور آرام کا وقت آپہونچا ہے اور اسمیں روح کا یہ مطلب بھی ہے کہ دیکھو یہ ابدی آرام و خوشی ہے اور اسکے مقابلہ ایک بڑی بےآرامی ہے جو گذشتہ آیات میں مذکور ہے۔ اب دونوں میں ہر ایک کو پسند کر لو۔ اب انکے آرام پانے کا سبب بتایا جاتا ہے +

(کیونکہ انکے کام انکے ساتھ ہو لیتے ہیں) یعنے انکے کام تو گذر گئے مگر انکا نتیجہ اور خوشی نہیں گذر رہی ہے بلکہ ساتھ ساتھ ہو لیتی ہے اسکا مطلب یہ نہیں کہ پیچھے ہو لیتی ہے جیسا کہ اردو ترجمہ میں ہے نہیں تو ضرور اس سے نکلتا کہ انکا اجر قیامت میں ملیگا [illegible] ہے مگر لفظی ترجمہ ہے ساتھ ہو لیتے ہیں۔ یعنے موت کے وقت سے اُن کو نتیجہ کم و بیش ملتا ہے۔

۱۴ سے ۲۰ آیات تک عدالت کا بیان ہے اس بیان کے دو حصے ہیں اور یہ فصل اناج اور فصل انگور کی مثال سے بیان کئے گئے مگر شک یہ ہے کہ آیا دونوں تمثیلوں میں شریروں کی عدالت کا بیان ہے یا کہ پہلی میں راستبازوں اور دوئم میں شریروں کی عدالت کا بیان ہے البتہ دوسری رائے والے اس مقام سے اپنی رائے کو مدد دے سکتے ہیں کہ متی ۹ باب ۳۸۔۳۷ آیت اور یوحنا ۴ باب ۳۴ آیت میں راستبازوں کے جمع ہونے کو اناج کے فصل سے تشبیہ دی گئی اور کڑوے دانہ کی تمثیل میں دونوں قسم کے

لوگون کی عدالت بیان ہوئی مگر اور مقام مین جنہیں صرف شریر دن کی عدالت کو فصل اناج سے تشبیہ دی گئی خصوصاً یوئیل ۳ باب ۱۲ و ۱۳ آیات اور معلوم ہوتا ہے کہ اُسی مقام کیطرف یہان مکاشفہ مین اشارہ کیا گیا کہ دونون تمثیلون سے ایک بات یعنے شریرون کی عدالت ظاہر کی گئی چنانچہ ۱۵ آیت مین ہے اپنا ہنسوا لگا۔ یہ لفظی ترجمہ یوئیل ۳ باب ۱۳ آیت کا ہے اور یہی مطلب یسعیاہ ۲۷ باب ۱۱ آیت اور یرمیاہ ۵۱ باب ۳۳ آیت مین ہو کہ فصل اناج سے شریر دن کی عدالت مشابہ ہوئی ✚

۱۴ آیت (۱۴) (بادل) یہ اس بات کا نشان ہے کہ عدالت ہونے والی ہے اور اس کل تیرہ یا ۱۳ آیت کا بھی مطلب ہو کہ مسیحیون کو ٹھہرنا ہو کہ وہ اس دنیا کی تکالیف اور مصائب مین بیدل نہون بلکہ صبر سے انکو سہین کیونکہ آخر کار عدالت ضرور ہوگی ان باتون سے ۲۷ زبور بہت ملتا ہے جسمین شریرون کی کامیابی اور فیروزمندی کا مفصل بیان ہوا اور یہ بھی کہ انکی کامیابی سے مقدسون کے لئے سخت امتحان پیش آتا ہے کہ وہ خیال کرتے ہین کہ ہماری دینداری کا کچھ فائدہ نہین ہے تو اسی زبور کی ۱۷ آیت مین اُس زبور کا مصنف صاف کہتا ہے کہ جب مین مقدس کے اندر گیا تب مینے شریرون کی انتون کو سوچا اور انکی عاقبت کو جان لیا اور مقدس یوحنا اس طرح اپنے ظالمون کی برداشت کرسکا کہ ابن آدم کو تخت پر بیٹھے ہوئے دیکھتا ہے تب ہی ظلم اور ستم کی برداشت کرسکتا ہو۔ وہ بادل سفید تہا۔ اُسکی سفیدی اُسکے جلال کے سبب سے تہی جو اسپر بیٹھا تھا اور سونیکے تاج سے ظاہر ہے کہ وہ بادشاہ تہا بلکہ بادشاہون کا بادشاہ اور اپنے ہاتھ مین ہنسوا بہی لئے ہوئے ہے کیونکہ وہ اس فصل کا بھی مالک ہے ✚

۱۵ آیت (۱۵) مین ایک فرشتہ نظر آتا ہو جو اُس تخت نشین کو پکارتا ہے۔ بعض شک کرتی ہین کہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ کوئی فرشتہ مسیح کو حکم دیوے۔ مگر شک کرنے کی کوئی جا نہین یہ تو روئیت ہے اور روئیت مین یوحنا کو سب کچھ فرشتون کے ذریعہ سے دکھایا گیا اور ہم اس سے یہ نتیجہ نکال سکتے ہین کہ وہ آواز بذریعہ ایک فرشتہ کے باپ کی طرف سے ہوئی اور بیٹا باپ کا حکم مانتا ہے بلکہ اس عدالت کے کام مین بھی جو اُسکو بالکل سونپ دی گئی۔ اِس

فرشتہ کی ہیکل سے نکلنے کا یہ مطلب ہے کہ ظاہر کرے کہ اب اُن کامون کی سزا ملنے والی
ہے جو خدا کی کلیسیا کے برخلاف کئے گئے تھے اِس آیت کے آخر مین اصل زبان مین ایک
لفظ ہے جسکا لفظی ترجمہ ہے سوکھ گیا اُردو مین اُسکا ترجمہ پک چکا ہوا۔ اور اگر ہم اِس
حصہ مین بھی شریرون کی عدالت کا بیان سمجھین تو یہ استعارہ اُنپر نہایت درستی سے صادق
آتا ہے کیونکہ انسانیت مین نیکی کی تری ہے اور شرارت اِس تری کو سوکھانی ہے اور شریرون
مین سے جب کُل تری نکل چکی تو محض خشکی اُن مین رہی اِسلئے وہ سوکھ گئے اور یشعیاہ
۲۷ باب ۱۱ آیت مین شرارت کی انتہا اِسی محاورہ سے بیان کی گئی یعنے "فصل سوکھ گئی" اور
پیدائش ۱۵ باب ۱۶ آیت مین بھی انکا حال یون بیان ہوا کہ انکا پیالہ بھر گیا ۔

(۱۷) اسمین فصل کاٹنے والا ایک فرشتہ ہے پہلی رائے والے کہہ اِس سے ۱۷ - آیت
یہ دلیل لاسکتے ہین کہ پہلی فصل کا کاٹنے والا مسیح ہے اور دوسری فصل کا کاٹنے والا یہان فرشتہ
ہے مگر یہ دلیل اُس رائے کے استحکام کے لئے کافی نہین ہے کیونکہ ہم کہہ سکتے ہین کہ
یہ فرشتہ بھی خود مسیح ہی ہوگا اور دوسرا کہلانیکا یہ سبب ہوگا کہ دوسری طرح کا کام ہے
اور اِس رائے کیطرف یہ بات بھی ہے کہ اُسکے ہاتھ مین بھی تیز ہنسوا ہے اور انگور کاٹنے
کا ہنسوا نہین ہوتا بلکہ اور ایک قسم کا اوزار مگر اِس فصل کے کاٹنے والے کے ہاتھ مین
بھی وہی ہنسوا ہے اور وہی ہنسوا فصل انگور کے کام بھی آیا ۔ تو ہم کہہ سکتے ہین کہ یہ
فرشتہ کوئی دوسرا نہین بلکہ وہی ہے جو پہلی فصل کا کاٹنے والا تھا اور یسعیاہ ۶۳ باب
۱ سے ۴ آیات مین انگورون کا روندنے والا مسیح ہے اور اِس آیت مین اوس کی
طرف خاص اشارہ ہے اور ۱۹ باب ۱۵ آیت کے آخر مین بھی روندنے والا
مسیح ہے ۔

(۱۸) مین ایک فرشتہ کا ذکر ہے جو آگ پر اختیار رکھتا ہے تو یہ آگ کیا ہے ؟ یہ وہی
آگ ہے جسکا ذکر ۸ باب ۳ و ۴ و ۵ آیتون مین گزرا ہے یعنے وہی آگ ہے جو مقدسون
کی دعاؤن کی شعلہ انگیز تاثیر سے شعلہ زن ہوکے آفتین بن بن کے شریرون کے سر پر
پہونچی اور یہان ایک قربان گاہ کا ذکر ہے جسمین سے وہ فرشتہ نکلا یہ وہی ہے جس پر

مقدسون کی دعائین جو اُن کی لئی تہین ◆

۲۰ آیت (۲۰) اور حوض شہر سے باہر روندا گیا) جیسا ۱۱ وین باب مین دیکہا گیا
... جو ہیکل سے باہر نکالا گیا - اور جسکو مذکورہ باب مین ہیکل سے تشبیہہ
دی گئی وہی اب بڑہتے بڑہتے یہان تک پہنچی کہ اب شہر کہلایا اور اِس کتاب کے آخر مین
وہی ... بہت بڑا شہر کہلایا اور جو کچہ اُسوقت ہیکل سے باہر نکالا گیا وہی اب شہر
سے باہر نکالا گیا اور اُسی کا ۱۴ باب ۱۵ آیت مین یون بیان کیا کہ گئے شہر سے باہر رہتے
ہین ... سبب روندے گئے تو اُن سے کیا نکلا - چاہئے تہا کہ انگورون سے شیرہ
نکلے مگر اُن سے لہو نکلا کیونکہ وہ حقیقتاً انگور نہ تہے - ان گہوڑون کا ذکر یہان صرف
اسلئے کیا گیا کہ معلوم ہو جاوے کہ یہ لہو جو ... نکلا کتنا ... بخوبی ظاہر ہوگا کہ
کتنی کثرت سے لوگ ہلاک ہوگئے پہر ۱۹ باب ۱۴ آیت سے اور ایک سبب بہی
معلوم ہوتا ہے کہ وہان اُن سوارون کا ذکر ہے جو اُس روندنے والے کے ساتہ
اُسکے کام مین شریک ہوتے ◆

(ایک ہزار چہ سو سٹادیئو) ایک سٹادیو میل کا آٹہوان حصہ ہے (۱۶ سو
۱۶ عدد ... مربع ہے اور عدد ... سے چارون سمت کا مطلب نکلتا ہے اور سو
۱۰۰ ضرب سے مراد کثرت ہے ◆

باب پانزدہم

۱۵ - ۱۶ اور ۱۶ باب ... ایک ہی مطلب ہے ۱۵ اول باب ۱۶ وین کا دیباچہ ہے
اُنکا ... ابواب مین ۱۲ باب کے تینون دشمنون کا بیان ہوا اور سولہوین باب کے

بعد زنگی ہلاکت کا بیان ہوگا تو ان دونون بیانون کے بیچ میں یہ دو باب [illegible] میں [illegible] عموماً ان آفتون کا ذکر ہے جو کلیسا کے [illegible] پر [illegible] ہے [illegible] آفت [illegible] ذکر ہوا مگر ان ابواب مین ایسی آفت کا ذکر ہے کہ [illegible] تمام [illegible] ہوتی ہے۔

۱ آیت (۱) ۱۵-۱ مین یوحنا رسول نے ایک [illegible] نشان آسمان پر دیکھا [illegible] آسمان [illegible] ایک بڑا عجیب نشان دیکھا جس سے ظاہر ہے کہ ان دونوں [illegible] مین کچھ علاقہ ہے وہ علاقہ یہ ہے [illegible] وہ بڑا نشان اس بات کی علامت تھا [illegible] جاتی ہے [illegible] ہے اور [illegible] نشان اس بات کی علامت ہے [illegible] لیا جاتا ہے اس نشان کی صفت [illegible] ہے [illegible] اور عجیب [illegible] بیان ان سات [illegible] کا یون بیان [illegible] ساتوین آیت [illegible] کہ سات پیالے [illegible] جن مین [illegible] آفتین [illegible] ساتوین [illegible] کچھ اختلاف تو نہین [illegible] آفتین لانے والے فرشتگان [illegible] آفتین [illegible] آخر [illegible] اور کوئی [illegible] جیسا کہ یوحنا [illegible] باب ۱۸ آیت [illegible] کا مطلب نہین [illegible] ولون کے [illegible] بلکہ [illegible] ہے یہی [illegible] کے بعد [illegible] ان سے [illegible] سے بھی پہلی [illegible] ہے کہ [illegible] وغیرہ بھی انہین آفتون مین شامل ہے۔

۲ آیت (۲) یہ سمندر وہی ہے جو [illegible] باب مین یوحنا رسول نے دیکھا [illegible] سمندر خدا کے فتوون کا مجموعہ ہے جو ان کی ذہنون کو [illegible] سے [illegible] بھی نظر آتا ہے [illegible] شیشہ [illegible] ظاہر ہوتا ہے کہ [illegible] درست مین ان مین کچھ بھی کدورت نہین ہے اور آگ سے [illegible] غضب [illegible] مراد ہے۔

جبتک خدا کی کلیسیا تمام نہ ہو جاتی اسکی عدالتین ظاہر نہ ہونگی کہ وہ عجیب ہونگی اور راستی کی عجیب یہ کہ اچھوٹے مظلوم کو چھٹکارا ملنا عجیب ہے اور راست اسلئے کہ حقیقتہً اسکا حق تھا ۔

(اے قومون کی بادشاہ) یہ محاورہ یرمیاہ ۱۰ باب ۷ آیت سے لیا گیا ۔ اون بھی خداوند قومون کا بادشاہ کہلاتا تھا ان عدالتون اور فتوحات سے اپنی اُس حکومت کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ کل قومون پر بادشاہ ہے ۔

(۴) (کون نہ ڈریگا) یعنے جبکہ ایسا خدا ہے تو کون اُس سے نہ ڈریگا یہ یرمیاہ ۔ ۴۔آیت
۱۰ باب ۷ آیت سے لیا گیا ۔

(تو اکیلا مقدس ہے) اصلمین مقدس کے لئے جو لفظ ہے وہ صرف یہان ۔ ۱۶ باب ۵ آیت مین ملتا ہے ۔ عبرانی والون کی کتابون مین وہ شخص جو خدا کا حق ادا کرتا ہے وہ بس لفظ سے کہلاتا ہے اور جو آدمیون کا حق ادا کرتا ہے اُسکے واسطے ایک دوسرا لفظ ہے اور یہان وہی آیا جو لوگون کے حق ادا کرنے کے واسطے آتا ہے پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی یہ صفت اسواسطے یہان لکھی گئی کہ وہ اپنا حق ادا کرتا ہے

(سب قومین آوینگی) جیسا کہ ۸۶ زبور ۹ آیتون مین آیا ہے اسمین دو باتین شامل ہین یعنے وہ قومین جو ابتک زندہ ہین خوشی کے ساتھ آوینگی اور جو نہین آتی ہین اونکو خواہ مخواہ آیا کرنا پڑیگا ۔

(۵) ہیکل سے خیمہ کی ہیکل شہادت کے خیمہ کا ذکر پرانے عہدنامہ مین بہت ہی ۔ ۵۔آیت
اسکی وجہ یہ ہے کہ اسمین شریعت کے دونون تختے جن سے خدا کی گواہی آتی ہے سو نکہ ساتھ ہوتی ہے رکھے ہوئے تھے ۔ خیمہ کا لفظ یہان صرف اسواسطے لکھا گیا تا کہ اس محاورہ کی موافقت پورے طور سے پرانے عہدنامہ کے محاورہ سے پائی جاوے ۔ ورنہ اب خیمہ نہین ہے صرف ہیکل ہے وہی اب شہادت کے خیمہ کا کام دیتی ہے جیسا اُس شہادت کے خیمہ کی شہادت دیجاتی ہے ویسے اب اُس شہادت کی ہیکل کی خبر دیجاتی ہے تا کہ اس شہادت کو سنکر ایمان لاوین اور جو ایمان نہین لاتے ہین اسوقت اونکی سزا کے لئے وہی شہادت کی ہیکل

کہوی جاویگی اسکا مطلب وہی ہے جو مسیح نے کہا کہ جو کلام مینے کہا وہی آخری روز اسکا انصاف
کریگا - فرشتون کے چمکیلے اور صاف پوشاک پہننے کا یہ مطلب ہے کہ اونکے کام صاف
اور راست مین ٭

۷۔آیت (۷) مین چارون جاندارون مین سے ایک نے انہین جو ساری مخلوقات کے
وکلا ہین پیالے دیئے اور جو آفتین اون مین اونڈیلے جانے کو تہین وہ ساری مخلوقات
پر آنے والی تہین پر مخلوقات کے وکلا اسمین رضامند ہین کہ یہ آفتین اونپر پڑین گو کہ اس
مین خود اونکا نقصان تھا - پیالے اسواسطے یہان مذکور ہوئے کہ یہ اونکے عہدنامہ کا محاورہ
ہے کہ خدا اپنے قہر کو انڈیلتا ہے یرمیاہ ۱۰ باب ۲۵ آیت ۔ ۶۹ زبور ۲۴ آیت و صفنیاہ
۳ باب ۸۔ آیت اور جس سبب سے فرشتگان کے کمربند سونہلے ہین اسی سبب سے یہہ
پیالے بہی سونہلے ہین یعنے تا کہ معلوم ہو کہ یہ آفتیں راست اور برحق ہین ان ہین کچہہ بہی
ظلم نہین ہے ٭

(ابدالآباد تک زندہ) یہ صفت خدا کی یہان اسواسطے مذکور ہوئی کہ
کلیسیا اسمین ذرہ بہی شک نہ کرے کہ خدا ضرور انتقام لیگا وہ کبہی مرنیکا
نہین جس سے اُس انتقام کی امید قوی ہوتی ہے جیسے استثنا ۳۲ باب ۴۰ و
۴۱ ۔ آیات مین ہے ٭

۸۔آیت (۸) (ہیکل دہوئین سے بہر گئی) اس سے معلوم ہوا کہ اس ہیکل مین
بہی آگ ست ادربہ قہر الہی کی آگ ہے جو بے شدت سے شعلہ زن ہوئی - اور اس آگ کا
پہلا کام ہیکل مین نمایان ہوا کہ کوئی اسمین ہوئین کے سبب سے اندر نہ جاسکا جیسا کہ خروج
۴۰ باب ۳۴ و ۳۵ - آیات مین لکہا ہے کہ جب خیمہ طیار ہو چکا اور خدا اُسمین سکونت رکہنے
لگا - تو کوئی اسکے اندر نہ جاسکا ویسا ہی ۱ سلاطین ۸ باب ۱۰ و ۱۱ - آیات مین مذکور ہوا
کہ جب ہیکل بالکل طیار ہو چکی اور اُسکی تقدیس ہونے لگی تو وہ بہی بادل سے بہر گئی صرف
فرق اتنا ہے کہ ان مقامون مین بادل ہے اور یہان دہوان ہے مطلب اس فرق کا یہہ
ہے کہ وہان خدا کا جلال جیسے جلوہ سے ظاہر ہوا کہ گنہگارون کے لیئے خدا کا قہر نہایت حدت

سے بہتر ہوسکتا ہے مگر یہان وہ قہر ہرک وٹھا ہے ایک مقدس کا قول ہے کہ جب خدا آفتین
بہیجتا ہے تو یہ اچہا ہے کہ اسکے ایمان دار لوگ بہی تہوڑی مدت کیواسطے نہایت ادب کے
ساتھ بیٹھے رہین جبتک کہ وہ طوفان گذر نہ جاے یسعیاہ ۲۶ باب ۲۰ آیت مین ہی یہی
اسبات کا مطلب ہے کہ کوئی اُسکے اندر نہ جاسکا ۔

باب شانزدہم

۱۔ آیت (۱) اسمین ایک آواز سنائی دیتی ہے وہ یقیناً خدا کی آواز ہے کیونکہ پیالون کے اونڈیلنے
کا حکم وہی دیتا ہے جس نے ۱۷ وین آیت مین کہا کہ ہو چکا ۔ اونڈیلنے کا مطلب
حزقیل ۷ باب ۸ آیات سے نکلتا ہے ۔

سات آفتین دو طرح پر تقسیم ہوسکتی ہین اوّل یہ کہ تین آفتون کا ایک حصہ اور
۴ آفتون کا دوسرا حصہ ہے دویم یہ کہ ۴ آفتون کا ایک حصہ اور تین آفتون کا دوسرا
حصہ پہلی تقسیم کی دلیل یہ ہے کہ تیسری آفت کے بعد ۵ و ۶ وین آیت مین ایک آواز
سنائی دیتی ہے جسکا مطلب ہے کہ پیالون کی بابت عموماً بیان کرے اور ساتوین آیت کا
مطلب بہی ساتون آفتون پر بخوبی صادق آتا ہے ۔ دوسری تقسیم کی دلیل یہ ہے کہ پہلے چار
پیالے کسی نہ کسی مرئی اور ظاہری چیز پر اونڈیلے گئے چنانچہ زمین پر اور سورج پر وغیرہ
اور باقی تین پیالے غیر مرئی چیزون پر اونڈیلے گئے یہ پہلی آفتین اُن آفتون سے مشابہ
ہین جو پہلے چار نرسنگون کے پہونکنے پر ظہور مین آئین البتہ تہوڑا فرق تو ہے کہ یہان صرف
سورج کا ذکر ہے مگر وہان سورج چاند اور ستارون کا ذکر ہے اور عموماً سب آفتون مین

[illegible] اشارہ [illegible] دوسری آفتون کی طرف۔ جو لوگ یہہ راے رکھتے ہین کہ یہہ آفتین
آخرت کی [illegible] آوینگی وہ اُن کو نقلی سمجھتے ہین کہ جو آفتین بار بار آخر
[illegible] ایمان دنیا پر آتی رہتی ہیں وہ انکو کم وبیش تشبیہی سمجھ سکتے ہین ✦

۲ آیت (۲) مین پھوڑا وان کی آفت مذکور ہوئی جسکا مطلب تشبیہی ہے یعنے کراہت
و گھبراہٹ کا وہ حال جو [illegible] او [illegible] ہوتا ہے اور ایسی گھبراہٹ کے حال
سے کلیسا کے ستانیوالوں کو بڑی [illegible] ہے [illegible] کے [illegible] لوگ جنکو
بہت ستاتے تھے تو [illegible] ایسا [illegible] انکو [illegible] کہ [illegible] مشہور سمجھیگا
اور یہ انکی خانگی لڑائی ہے [illegible] اس آفت کی طرف اور
وہ ایک خاص طرح کی بیماری ہیں [illegible] آیات [illegible]

۳ آیت (۳) دوسری آفت [illegible] یعنے بحری لڑائی لیکن ہم یہان سمندر کا
مطلب قومون کا [illegible] نہیں ہوگی بلکہ
ہر طرح کی لڑائی جو قومون میں [illegible] سب جانورون کے مرجانیکا
یہ مطلب ہے کہ خاص لڑائی سے [illegible] بہت [illegible] لڑائی کے نتیجون
سے سبب مرجاوینگے [illegible] جو ہمیشہ لڑائی سے
ہوتے ہین ✦

۴ آیت (۴) [illegible] کا مطلب [illegible] اور چشمون سے مراد اُس اقبالمندی کے
اسباب [illegible] لڑائی [illegible] وغیرہ ✦

۵ آیت (۵) [illegible] یہہ نہین سمجھنا چاہئے کہ ایک پانی کا دیوتا ہے۔ اسکا
مطلب [illegible] مرضی الٰہی [illegible] چیزون کے ذریعہ سے پورا کرتے
ہیں [illegible] الٰہی [illegible] کے ذریعہ سے پہنچایا [illegible] فرشتہ کو لوگھا
[illegible] ✦

۶ آیت (۶) [illegible] لہو دیا) اس آیت میں باہمی لڑائی مذکور ہوئی
جیسا [illegible] ہین [illegible] ✦

۷-آیت (۷) (مین نے قربان گاہ کو کہتے سنا) یہ بات تو عیان ہے کہ قربان گاہ سے آواز کا سننا صرف رمزیت کی بات ہے جسطرح خدا نے قائن کو کہا کہ تیرے بھائی ہابیل کا خون زمین مین سے مجھکو پکارتا ہے۔ اسی طرح ہم کہہ سکتے ہین کہ [illegible] قربان گاہ [illegible] خدا کو پکارا کیونکہ وہی قربان گاہ ہے جہان [illegible] شہید ہوئے [illegible] یہ مقدس [illegible] نہین ہو بجور چڑھائی گئین ۔

۸-آیت (۸) (چوتھے نے اپنا پیالہ سورج پر [illegible]) [illegible] آفت یعنی کہ اس کی روشنی کم ہو گئی۔ اور یہان سورج [illegible] کی طرف [illegible] اس مین آفت یہ پہنچی کہ وہ بہت بڑھ گئی اور اس [illegible] یہ ہوگا کہ ظالم بادشاہونکو بہت زیادہ زور [illegible] جیسا کہ [illegible] مقدسون [illegible] زور اور ظلمت [illegible] اور جیسا کہ [illegible] مذکور ہے [illegible] سختیان اور مصیبتین ہونگی تو [illegible] مضمون ہے کہ مقدسین محفوظ رہینگے اگرچہ ظاہر تو وہ بھی ان آفتون [illegible] ہونگا وہ محفوظ ہین جیسا کہ یسعیاہ [illegible] باب [illegible] مذکور ہے ویسا ہی جبکہ سورج کی گرمی نہایت شدت کے ساتھ ہوگی تو [illegible] مضطرب اور پریشان ہونگے انکا بنا تو اس شدید گرمی [illegible] رہیگا۔

۹-آیت (۹) ([illegible] لگے الخ) جیسا کہ مصر مین جب آفتون پڑتی تھین تو فرعون کا دل سخت ہوتا گیا اسی طرح جب ان لوگون پر سخت آفتین آئینگی [illegible] جلینگے تو خدا کی ہستی کا انکار تو کر نہین سکتے [illegible] دکھ اور مصیبت [illegible] اس واجب الوجود کا وجود ثابت ہے۔ تو وہ [illegible] کفر بکتے ہین اور اسکو [illegible] ہین [illegible] تواریخ کلیسیا مین پہلی صدیون کے تواریخ مین پایا جاتا ہے کہ سب آفتون کے آنے اور بادشاہی کے زوال کا سبب لوگ مسیحیون کو ٹھہراتے تھے یہ ان کا کفر تھا۔

(اور انہون نے توبہ نہین کی الخ) یعنی انہون نے خدا کو راست

[illegible] آیتین [illegible] ہیں [illegible] حق ہیں [illegible] باب ۱۰ آیت
[illegible] لیکن صادق ہے لیکن [illegible] کو سخت
[illegible]

۱۰ آیت [illegible] تخت پر [illegible] اونٹ یلا) [illegible]
[illegible] آیتوں [illegible] کی چیزون کی [illegible]
[illegible] تو اُنکے سوا ست اور [illegible]
[illegible] ہوئی گیا [illegible] آیت
[illegible] خدا کے ساتھ نہیں ہو سکتی ہے"
[illegible] اسلئے اوسکی [illegible]
[illegible]

۱۱ آیت [illegible] ملکوں اور مصیبتوں میں بہی
[illegible] آیت میں ہے کہ بقیہ [illegible]
[illegible] ہیں اور کلیسیا کے
[illegible]

۱۵ آیت [illegible] پانی [illegible] دونان [illegible] کے
[illegible] دریائے [illegible] کھولے گئے
[illegible] سوکھ گیا جسکے سوکھنے سے برباد
[illegible] کے لئے [illegible] کوئی روک نہیں ہے الغرض ان دونون
مقامون کا [illegible] عہد نامہ میں جب
کبہی خدا نے فی الحقیقت [illegible] بحر قلزم و دریائے یردن کو سکہا دیا تو اسکا
مطلب تھا کہ کلیسا کو [illegible] باب ۱۹۲۱ آیات کی تشبیہ سے ظاہر ہے
کہ خدا آفات کو اپنی [illegible] یہان ہوا نہرات سکہانیکا ذکر ہے
تو اسکا مطلب بہی [illegible] سرسری نظر سے تو بالکل اسکی ضد معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ

اور کلیسیا کے دشمنون کے لئے تیار ہوتی ہے لیکن چونکہ یہان فرات کا سوکہنا ایک پیالہ کے سبب سے ہوا اور سارے پیالے کلیسیا کے فائدہ کے لئے اونڈیلے جاتے ہین تو یہ پیالہ بھی کسی نہ کسی طرح سے ضرور کلیسیا کے فائدہ کے لئے اونڈیلا جاویگا جیسا کہ یسعیاہ ۱۱ باب ۱۵ و ۱۶ آیات کی مقابلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بحر قلزم کی بابت خدا نے اپنی کلیسیا کے واسطے کہولی بلکہ مصریون کے واسطے بھی دہ اونکو دشمنون کے ہر دن سے سلے آیا اور اونکو دریا مین چلایا بھی پر کسو اسطے اسلئے ربٹ ے سمندر کے بیچ مین پہونچین تو نیست و نابود ہو جاوین۔ خدا اس طرح بار بار ایک حد تک کلیسیا کے دشمنون کو کامیاب ہونے دیتا ہے +

(۱۳) کلیسیا کے تینون دشمنون کے منہ سے تین روحین نکلتی دیکہین پہلی اسی جگہ دوسرا درندہ جہوٹہے نبی کے نام سے مذکور ہوا اور اس درندہ کے نام کی تبدیل کا سبب یہی ہے کہ یہ درندہ وہ زور ہے جو عقل اور علم اور غیر مذہبون سے نکلتا ہے مگر مکاشفہ ۱۳ باب مین خاص اشارہ ہے اُس زور کی طرف جو غیر مذہب والے رومی بادشاہی مین تھا۔ مگر یہان صرف اسکی طرف جو ظاہری کلیسیا مین شامل ہے۔ پر اُس سے اسی قسم کا زور نکلتا ہے۔ اور جہوٹہے نبی کا نام ظاہری کلیسیا کے ایسے زور پر بہ نسبت اسکے جو کلیسیا کے باہر ہے زیادہ تر صادق آتا ہے کیونکہ جو جہوٹہا نبی ہے وہ سچے دین کا دعوی تو کرتا ہے ۱۳ وین باب مین ان تین دشمنون کا ذکر یون ہوا کہ اژدہا کے عوض وہ دکہائی دیا اور اس درندہ کا نائب دوسرا درندہ ہے جو یہان جہوٹہے نبی کے نام سے نامزد ہوا۔ مگر یہان یہ تینون دشمن ایکدفعہ دکہائی دیتے ہین اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگرچہ اژدہا نے اپنا تخت اور اختیار درندہ کو دیا ہے تو بھی بالکل اُسکو نہین دیدیا ہے خود بھی جیتا رہتا ہے۔ مطلب یہ کہ شیطان وسیلون سے تو کام کرتا ہے مگر خود اُسکا ہی اختیار سب پر غالب ہے کہ یوحنا نے ان تینون روحون کو سانس کی شکل مین اُن کے منہ سے نکلتے دیکہا کیونکہ آدمی کی تاثیر اُس کے سانس کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ جیسا کہ لکہا ہے کہ مسیح نے پہونکا +

(مینڈک کی مانند) اسلئے کہ مینڈک ناپاک سمجہا جاتا ہے اور خواہ مخواہ اُس سے

حضرت آتی ہے [illegible] اشارہ ہوگا مصری ایک آفت کی طرف اور جیسا کہ ناپاک روح
مینڈکون کی صورت میں دکھائی دی ویسے ہی یہ ناپاک روح مینڈکون کی صورت
میں نظر آئینگی ◆

۱۴-آیت (۱۴) (معجزے دکھاتے ہیں) جیسا ۱۳ وین باب مین جھوٹے نبی کو حق
[illegible] دوسرے درندہ کی تعریف بھی گئی - ناپاک روحون کا یہ بیان اسواسطے کیا گیا کہ
کلیسیا [illegible] اور متنبہ ہوجاوے کہ اُسکی مخالفت [illegible] خیال نہین فی الحقیقت وہ روحانی تاثیرین
[illegible] اپنے [illegible] ہوشیار ہو جیسا کہ پولوس رسول نے افسی ۶ مین اُنکا ذکر
کیا [illegible] دنیا کے بادشاہون کو تحریک دیوینگے کہ وہ کلیسیا
[illegible] اسلئے خدا [illegible] کلیسیا کو نیست و نابود کر ڈالین لیکن رسول کہتا ہے
کہ البتہ انکا ارادہ [illegible] کا ارادہ بالکل [illegible] وہ تو اپنی سمجھ مین اپنے (
[illegible] کے واسطے جمع ہوتے ہین کہ کلیسیا کو نابود کرکے اپنا نام بڑہاوین لیکن فی الحقیقت
[illegible] کو [illegible] غالب کرینگے نیست و نابود ہوجاوینگے اور کلیسیا کی
[illegible] یہ بار بار ایسے واقعے کبھی کبھی واقع ہوتا ہے - مگر معلوم ہوتا ہے کہ
[illegible] خاص اشارہ اُسوقت کی طرف ہے کہ جب دنیا کی تمام بادشاہتین ملکر کلیسیا کو
[illegible] کی کوشش [illegible] بابت چھٹویں مُہر کے کھلنے کا بیان بھی ہے اور یہ واقعہ قیامت کی
نزدیک وقت مین ہوگا ◆

۱۵ آیت (۱۵) یہ آیت ایک جملہ معترضہ ہے جسمین مسیح اپنی کلیسیا کی تسلی کے لئے بولتا ہے اور
اس آیت مین مسیح کا متکلم ہونا خود بخود ظاہر ہے اس آیت مین نصیحت یہ ہے کہ چونکہ کلیسیا کے
دشمن اتنا قابو پا سکینگے کہ [illegible] ہے [illegible] دہوکھا کھاوینگے اور اُنسے بعضے بھی کئے جاوینگے
اسلئے لازم ضرور ہے کہ کلیسیا کے لوگ جاگتے رہین مبادا کہ اُنسے بہلائے اور بہکائے جاوین
[illegible] حفاظت کرنے کا یون بیان ہوا ◆

(جو جاگتا ہے اور اپنے کپڑے اوتار کے نہین سوتا) ۳ باب ۳ آیت مین
بھی مسیح کے چور کی طرح آنیکا ذکر ہے وہان بھی کپڑون کا ذکر ہے ان دونون مقامون مین

تشبیہون تو الگ الگ ہیں مطلب قریباً برابر ہین جہان کا مطلب ہے خبرداری اور دوسری کا مطلب
پاکیزگی اور ایمان دونون کا باہم ملاپ ہے ۔

(مبادا کہ وہ ننگا پھرے اور لوگ اُسکی شرم کو دیکھین) اِسکا مطلب یہ
ہے کہ مبادا کہ اسکا یہ حال ہو کہ ایمان اور ساری روحانی صفتون سے اسکا دل بالکل خالی
ہوجاے اور علاوہ ازین یہ بات بالکل فاش ہوجاوے کہ وہ ان صفتون سے بالکل خالی
ہے جیسا کہ مسیح نے کہا کہ جو نہین رکھتا ہے اُس سے وہ بھی جو وہ رکھتا ہے لیا جاویگا اور
جب یہ بات فاش ہوجاوے گی تو انکو بہت شرم آئے گی ۔ اسی طرح کی تشبیہ عہد عتیق مین بھی
پائی جاتی ہے حزقی ایل ۱۶ باب ۳۷ آیت اور ۲۳ باب ۲۹ آیت اور ہوشیع ۲ باب
۱۰ اور نحوم ۳ باب ۵ مین ۔

(۱۶) اسمین لڑائی کی جگہہ پر اکٹھے کرنیکا فاعل خدا ہے ۔ اور خدا نے راہ دی ہے جو
انکو جمع کیا البتہ جمع کرنیکا کام تو مین ناپاک روحون کا ہے مگر خدا اُن کے کام کو اپنے کام مین
لاتا ہے گویا خود ہی انکو اکٹھا کرتا ہے ۔ جیسا یوئیل ۳ باب ۲ مین ہے ۔

(ہارمجدون) یہ دو عبرانی لفظون سے مرکب ہے ۔ ہر یعنی پہاڑ اور مجدون مقام
کا نام تھا ۔ یہ مقام اسرائیل کی وادی مین ہے اور اسکے پاس پہلی بڑی لڑائی سیسرا اور بارق کے
درمیان ہوئی ۔ قاضی ۴ باب ۱۵ اسکا نام دبورہ کے گیت قاضی ۵ باب ۱۹ آیت مین بھی ملتا
ہے اور چونکہ اسمقام مین کلیسیا کے بڑے بڑے دشمنون نے شکست کھائی سو اسلئے آخری
لڑائی کی تشبیہ اس سے بہت مناسب اور عمدہ معلوم ہوتی ہے علاوہ ازین اسی مقام پر
ایک اور مشہور ماجرا واقع ہوا جو ۲ سلاطین ۲۳ باب ۲۹ و ۳۰ آیتون مین مذکور ہوا اور
تواریخ کی کتاب کے جس مقام مین اس ماجرے کا بیان ہے وہان لکھا ہے کہ یوسیاہ بادشاہ
مارا گیا اور یہودیون نے اُسپر بڑا ماتم کیا اسکی طرف زکریاہ ۱۲ باب ۱۱ وغیرہ مین اشارہ ہے
اور یہ واقعہ پہلے واقعات کے متضاد ہے وہان تو فتح کا مقام کرکے اس سے تشبیہ
دی گئی اور یہان شکست کا ذکر ہے پہلے اشارہ کا مطلب یہ ہے کہ کلیسیا نے فتح
پائی پر دوسرے اشارہ سے یہ نکلتا ہے کہ کلیسیا مغلوب اور دشمن غالب ہوے ۔ تو

یہان بھی دونون اشارات اِس طرح مل سکتے ہین کہ جیسا فرعون نے دیکھتے ہی دیکھتے بحر کو پار
کرنا اسی طرح کلیسیا کے دشمن بھی ایسے ہی جوش سے چڑہ آتے ہین کہ ہم لوگ اسکو دیکھتے
ہی فوراً پار کر جائینگے پر نتیجہ انجام بالکل اُسکے برعکس ہوگا کہ جیسا نبات کا غول یہان بہایا
گیا اُسکا انتقام بھی اُسی مقام پر لیا گیا ہے ہی اُسکا انتقام بھی یعنی کلیسیا کا انتقام بھی اُسی جگہ
پر لیا جاویگا اب سوال یہ ہے کہ کیون مقام مجدو (کوہ مجدو) قاضیون کی کتاب مین تو مجدو کی پانی
اور زکریا مین مجدو کی وادی کہا گیا ہے اسکا اول جواب یہ ہے کہ مجدو اگرچہ پہاڑی ملک مین تو نیچا
تھا مگر گلیل کے سمندر کی نسبت جہان کوہ تابور تھا اونچا تھا پھر یہ کہ جیسا کہ وادی شکست سے
مناسبت رکھتی ہے کیونکہ شکست نیچی ہوتی ہے اور وادی پست ہے ویسے ہی پہاڑ
فتح سے مناسبت رکھتا ہے کیونکہ فتح مین بلندی حاصل ہوتی ہے پھر یہ بھی سمجھنا چاہیئے
کہ یہان اِس مقام کے نام کی طرف صرف اشارہ ہے بلکہ عبرانی زبان مین جو کچھ اُس نام کے
معنے مین اُنکی طرف بھی اشارہ ہوگا تو مجدو ایک عبرانی مصدر سے نکل سکتا ہے جسکے معنے
ہین کاٹنا و شکست کرنا +

پس مجدو کا مطلب شکست بخوبی ہو سکتا ہے اور زکریاہ کے مذکورہ بالا مقام
کا ترجمہ بعض نے یون کیا "شکست یا قتل کی وادی مین" اِس لڑائی کا انجام اور نتیجہ
اشارتاً ۲۰ آیت کے آخر مین مذکور ہوا مگر اِس آیت مین کچھ بھی نہین کہا اسکا سبب یہ ہے کہ
اسکا پورا انجام ساتوین پیالہ کے اونڈیلے جانے پر ہونیوالا تھا +

۱۷ آیت (۱۷) ساتوین پیالہ کے اونڈیلے جانے سے کلیسیا کے دشمن یکبارگی فنا
ہو جاوینگے کیونکہ یہ پیالہ ہوا پر اونڈیلا گیا اور ہوا روئے زمین کی کل چیزون کو پیشے اور
گھیرے لئے رہتی ہے تو جب ہوا مین پیالہ اونڈیلا گیا تو دنیا بھر مین کوئی چیز باقی
نہین رہ سکتی ہے اور خدا کی آواز اِس کے تخت پر سے سنائی دیتی ہے
کہ ہو چکا +

۱۸ آیت (۱۸) اِسمین وہی واقعات مذکور ہوئے جنکا ذکر ۱۱ باب ۱۹ آیت مین بھی ہے
صرف اتنا فرق ہے کہ وہان زلزلہ عموماً اور بلاؤن کے سلسلہ مین مذکور ہوا مگر یہان اسکو

الگ شمار کیا اور اُسپر تاکید کی گئی یہ اسلئے ہوا کہ ۱۹ و ۲۰ - آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ زلزلہ سے دنیا کی بادشاہی بالکل نیست ہو گئی (جب سے آدمی ہوئے الخ) اسمین خروج و باب ۱۸ تمتہ کی طرف اشارہ ہے جسمین آدمیون کا ایسا ذکر ہے (۱۹ و ۲۰) کو ایک آیت سمجھنا چاہیئے (بڑا شہر تین حصون مین ہو گیا) یہ بڑا شہر بابل ہے جسکو خدا نے اپنے غضب کا پیالہ پلایا (سب قومون کے شہر گر پڑے) اس کی تفسیر ۲۰ وین آیت مین ہے تین حصہ ہونیکا مطلب یہی ہوگا جو ۱۴ باب ۸ - آیت مین ہے کہ گر پڑا - (بابل کی یاد خدا کی سامنے ہوئی) جیسا نہ بنی اسرائیل کی بابت لکہا ہے کہ جب وہ ملک مصر مین قید تھے تو خدا نے اونکو یاد کیا تاکہ ونکو رہائی دیوے - اور یہان بابل کو خدا نے اسلئے یاد کیا کہ اُس سے انتقام لیوے پس معلوم ہوا کہ دونون طرح سے گویا خدا بہول گیا یعنے رہائی دینے اور انتقام لینے کو بھی اسیطرح کی یاد کا ذکر ۹ زبور ۱۲ مین ہے جہان دونون طرح کی بہول اور یاد مذکور ہوئی ہین (اُسکے غضب کا غصہ) اصل مین غصہ کے لئے جو لفظ ہے وہ ایک طرح کا جوش ہے پس مطلب ہوگا اُس کے غضب کا جوش ٹاپو اور پہاڑ دونون سے مراد ہے بادشاہتین - ٹاپو اس لحاظ سے کہ وہ ایک دوسرے سے الگ رہتے ہین اور پہاڑ اس لحاظ سے کہ وہ اپنی سلسلہ بندی کے سبب سے ایک دوسرے سے علاقہ رکہتے ہین ٭

(۲۱) یہان اولے کا جو وزن لکہا گیا وہ ۲۵ یا ۳۰ سیر کا ہوتا ہے تو اتنے بڑے اولے سے کوئی بچ نہین سکتا ہے اور نیستی شریرون کی ہے یہ اِس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ لکہا تو ہے کہ اُنہون نے مرتے وقت کفر بکا مگر یہان جیسا کہ ۹ وین آیت مین نہین لکہا ہے کہ "توبہ نہین کی" یہان اُن کی توبہ کرنے یا نہ کرنے کا کچہہ ذکر نہین کیونکہ اب توبہ کا وقت ہو چکا تھا اب تو بالکل نیستی اور ہلاکت ہے اگر مکاشفہ کی کتاب یہان ختم ہو جاتی تو معلوم ہوتا کہ یہ کفر جو اُنہون نے مرنیکے وقت بکا اُسکی کچہہ بھی سزا نہین ہوگی لیکن آیندہ رویت سے یہ بات بخوبی معلوم ہو جاتی اور شک بالکل رفع ہو جاتا ہے -

برگشتہ ہوگئے دوسری بات یہہ کہ دوسری آیت مین صرف یہہ نہین لکھاہے کہ زمین کے باشندگان اُس کی حرام کاری کی مے سے متوالے ہوے۔ جس سے ہم یہہ نتیجہ نکال سکتے تھے کہ اُسنے بہلاکے اپنی تابع کرلیا اگر یہی ہوتا تو یہ نام غیر مذہب والے روم پر بخوبی صادق آتا مگر اِسکے سواے یہہ بھی لکھاہے کہ بادشاہون نے اُس کے ساتھ حرام کاری کی اب اگر ہم کہین کہ یہ کسبی غیرمذہب والی روم ہے توکن بادشاہون نے اُس کے ساتھ حرام کاری کی۔ اُن دنون تو صرف قیصرون کی بادشاہی تھی جو ہمیشہ رومیون سے لڑتی رہی اور اُنہون نے کبھی اُسکے ساتھ عہد نہین باندھا۔ پس یہ محال معلوم ہوتاہے کہ ہم اِس کسبی کو غیر مذہب والی روم تصور کرین۔ بہ نام پاپا والی روم پر بخوبی صادق آتاہے جس کا مطلب یہہ ہوگا کہ پاپاون نے تو پہلا کلیسیا کے بادشاہون کو اپنے تابع کرلیا مگر بادشاہون نے بھی اپنی دنیاوی فائدہ کے لحاظ سے پاپاون سے ایسے عہد باندھے کہ جس سے کلیسیا کا نقصان ہوا اسی بات کی مدد کو ایک اور دلیل ہے جو ۱۸ باب ۲۔ آیت سے نکلتی ہے۔ یعنے یہ کہ اگر ہم فرض کرین کہ بابل اور کسبی سے مراد ہے غیر مذہب والی۔ روم تو ہم کو ضرور سمجھنا پڑے کہ کہ اُنجس بت پرستی اور دیوپاپا اور دیگر صاحب اختیار لوگ اب تک اِس دلیل کا کوئی جواب رومی کلیسیا سے نہین دیا گیا ہے۔

۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰۔ ابواب۔ ایک ہی حصہ بابن شامل ہین جسکا مطلب ہے کلیسیا کے ان دشمنون کی ہلاکت جن کا بیان ۱۲ و ۱۳ و ۱۴۔ ابواب مین ہوا جہان صرف اشارتاً اُن کی ہلاکت مذکور ہوئی ہے۔

(۱) اِس باب کے پہلے لفظون سے کہ اُن ساتون مین سے ایک فرشتہ آیا معلوم ہوتاہے کہ اِس حصہ کا پانچوین حصہ کے ساتھ جو ۱۵ و ۱۶۔ ابواب ہین بڑا علاقہ ہے اور وہ علاقہ یہہ ہے۔ کہ پانچوین حصہ مین جسکا خلاصہ پیالے ہین کلیسیا کے مخالفون کی سزا مختصراً لکھی ہوئی ہے۔ اور اِس چھٹوین حصہ مین اُن تین دشمنون کی سزا مفصلاً مذکور ہوئی جنکا ذکر چوتھے حصہ مین ہے جو ۱۲ و ۱۳ و ۱۴۔ ابواب مین ہے پس مطلب یہہ ہے کہ اِس چھٹوین حصہ کا بیان پانچوین حصہ ہی مین شامل ہے۔ اِس فرشتہ کا یہہ کلام ہے کہ مین

اُس کسبی کی سزا جسکو وہ دکہاویگا اس باب مین اس سزا کا بہت تہوڑا بیان ہے اسکا بیان
۱۸ وین باب مین ہے مگر اس باب مین کسبی اور اُسکی سواری کے جانور کا ایسا بیان کیا گیا جسکا
سمجہنا اُسکی سزا کے سمجہنے کے لئے نہایت ضرور ہے کیونکہ صرف اُسکی کیفیت کے جاننے
سے ہم سزا کو جان سکتے ہین ورنہ نہین ✦

(جو بہت پانیون پر) اس فقرہ کی تفسیر ۱۵ وین آیت مین ہے اور یہہ محاورہ یرمیاہ
۵۱ باب ۱۳ آیت سے لیا ہوا ہے وہان بابل ایک سونہلا پیالہ کہلاتا ہے اور یہان ۴ آیت
مین لکہا ہے کہ وہ پیالہ بابل کے ہاتہ مین تہا ۔ اس سے پیشتر ہمنے دیکہا کہ کلیسیا ایک
عورت کی صورت مین دکہائی دی ✦

(۳) اب تیسری آیت مین ایک عورت کا ذکر ہے اغلب ہے کہ یہہ بہی کلیسیا ہوگی اور ۱۲ وین
باب مین ہمنے دیکہا کہ وہ عورت یعنے کلیسیا بیابان مین بہاگ گئی اور یہان تیسری آیت مین وہ
بیابان مین دکہائی دیتی ہے جس سے اُن دونون عورتون کی موافقت تو معلوم ہوتی ہے
مگر اُنکی یگانگت نہین کیونکہ اگر دونون کی یگانگت ہوتی تو اس سے یہہ نتیجہ صاف نکل آتا کہ
کل کلیسیا بگڑنے والی ہے مگر ایسا ہونا غیر ممکن ہے ۔ علاوہ ازین یہان بیابان کے مذکور
ہونے کا ایک اور سبب ہے ۔ وہ یہہ ہے کہ یسعیاہ ۲۱ باب ۱ آیت مین سمندر کا بیان
مذکور ہے اور مراد ہے مختلف قومون اور گروہون کے مجموعہ سے جو سمندر کی طرح بے تسکین
جوش و خروش مین ہین ۔ اور وہان قومون کے مجموعہ کے بیان کرنے کے لئے بیابان
اور سمندر کی تشبیہ بابل کے بیان مین ملائی گئی کہ متفق اللفظ ہوجاوے مگر تو بہی کچہ تو
ملائی گئی کہ پہلے لکہا ہے پانیون پر بیٹہے تہے پہر لکہا بیابان مین بیٹہے ہوئے
تہے ✦

(درندہ) بلاشک یہہ وہی درندہ ہے جسکا ذکر ۱۳ باب کے پہلے حصہ مین ہوا اُس کے
بہی سات سینگ اور دس سر تہے پہلے تو وہ عورت اُس پر بیٹہی ہوئی ہے اور اُس پر بیٹہنے
مطلب ہے کہ وہ اُس پر حکومت کرتی ہے اور اُس پر اختیار رکہتی ہے ۔ جیسا کہ سوار
گہوڑے پر اختیار رکہتا ہے ۔ اور یہہ سواری کی تشبیہ اُس علاقہ پر بخوبی صادق آتی

ہے جو سینکڑون برس سے پاپا لوگ بادشاہون اور بادشاہیون سے رکھتی تھی -
گویا پاپائی ان پر سوار تھے - دونون مقامون مین جو اس درندہ کے بیان مین
اُنمین یہہ دو فرق ہین - اوّل یہہ کہ عورت کی سواری کا رنگ قرمزی رنگ ہوگیا -
اور یہہ رنگ بہائے ہوئے خون کا رنگ ہے - اور یہہ خون اُن مقدسون کا خون
ہے جو غیر مذہب والے رومیون سے سوگنا زیادہ پاپا کے اختیار سے مارے گئے -
دوسرا یہہ کہ جب درندہ کا ذکر ۱۳ وین باب مین ہوا اُس کے تو صرف سرون پر کفر کے
نام تھے پر اب اُسکے تمام بدن پر نظر آتے - اِسکا مطلب یہہ ہے کہ البتہ غیر مذہب والے
رومیون مین بھی ایکطرح کا کفر کیا جاتا تھا - کہ قیصر لوگ اپنے تئین خدا و خداوند کہتے تھے مگر
پاپائی سلطنت مین نہ صرف پاپا لوگ خداوند خدا کہلاتے بلکہ بہتیرے کفر کے نام مستعمل ہوئے
خصوصاً مریم کے حق مین حملو - رومن کلیسیا نے ایسی پناہ گاہ کہا جو فقط خداوند ہی ہے - اور
ایسی دعائین مریم کے نام پر بنی ہوئی ہین اور جن مین کُل صفات الٰہی اُس پر
منسوب کئے گئے -

(۴) (ارغوانی رنگ) یوحنا رسول کے وقت یہ رنگ رومی بادشاہی سے خاص علاقہ
رکھتا تھا کیونکہ یہ بادشاہون کی پوشاک کا رنگ تھا اور اسی خاطر سے مسیح کو اُنہون نے یہ رنگ
پہنایا - اور پاپا کے گردیان لوگ ہمیشہ یہ رنگ پہنتے ہین -

(سونے اور جواہر اور موتیون سے ملبس) کم و بیش سب بادشاہون پر یہہ صادق
آتا ہے - اور پاپاؤن پر بھی بخوبی صادق آیا اور آج کل بھی ایسا حال ہے +

(اُس کے ہاتھ مین سونہلا پیالہ) اِس پیالہ کا مطلب صاف ہے اور دوسری آیت
سے علاقہ رکھتا ہے جس سے اُسنے سب لوگون کو متوالا کیا - وہ سونہلا اسواسطے کہلایا
کہ جس کے ہاتھ مین ہے وہ شان دار اور صاحب شوکت ہے - اور اتفاق حسنہ سے ایسا
واقع ہوا کہ پاپا لوگون نے ایک ایسا سکہ جاری کیا جس پر عورت کی تصویر تھی جو کل جہان پر
بیٹھی ہوئی ہے اور اُسکے ہاتھ مین ایک پیالہ ہے - البتہ پاپا لوگ تو اوسکو عشاء ربانی
کا پیالہ کہتے تھے - مگر چونکہ یہہ قانون تھا کہ وہ پیالہ صرف خادم الدینون کو ملے شاید

اسلیئے بد شعار زناکاری کا پیالہ بھی اُس کلیسیا کی بُرائی کا نشان ہے ۔

(۵) (اُس کی ماتھے پر نام لکھا) تاکہ یوحنا اور مقدسین اسکو پہچان سکیں ۔ اُسکے نام کا پہلا لفظ ہے بھید اسکے دو معنے ہوسکتے ہین ایک یہہ کہ اس نام کے جو باقی الفاظ ہین اُن کے روحانی معنے لینے چاہیئے ۔ دوسرے یہہ کہ مسیح کے نام کے جسم اس کلیسیا کا وجود ایمان کے لیئے بڑا بھید ہے ۔ یہہ عورت کسبیون کی ماں کہلاتی ہے مطلب یہہ ہے کہ رومن کلیسیا کے سوائے اور بہت سی کلیسیائین مسیح سے برگشتہ ہوتی ہین پر اُن سبھون کی ماں یہی ہے ۔

(۶) نہ صرف تمام مقدسون کا ذکر ہے بلکہ خصوصاً یسوع کے گواہون کا ذکر ہے جنکا ذکر ۱۲ باب ۱۷ آیت مین ہوا تھا ۔ اس سے پیشتر اژدہا اس عورت کی اولاد کو ستاتا تھا ۔ پر یہان وہی عورت اپنے پہلے وقت کی اولاد کو ستاتی ہے یہہ نہین سمجھنا چاہیئے کہ یہہ عورت وہی عورت ہے بلکہ یہہ عورت اُس عورت کا ایک حصہ ۔ یہہ جو بگڑ گیا اور اپنی اولاد کو ستانے لگا اور اونکے خون سے متوالا ہونے لگا اور یوحنا نہایت متعجب ہوا کا سبب یہ کہ اسکو معلوم ہوا کہ یہ عورت وہی ہے جسکو مینے ۱۲ وین باب مین دیکھا تھا اور یہان اسکا ایسا خراب حال ہوگیا جیسا کہ یسعیاہ نے ۱ باب ۲۱ آیت مین نہایت حیران ہوکر کہا کہ وہ شہر جو وفادار تھا اب کیسا خراب ہوگیا ۔ کہ جو پاک دامن تھے وہ اب کیسے ہوگئے رسول کا متعجب ہونا سب پہلے رایون کے برخلاف ایک دلیل ہے کیونکہ اگر اس سے مراد غیر مذہب والی روما ہوتی تو رسول کے لیئے متعجب ہونے کا کوئی سبب نہ تھا کیونکہ وہ تو ہمیشہ اُس سے ستایا جاتا تھا اور اُس کا ایسا ہوجانا کوئی نئی بات نہ تھی کیونکہ وہ تو ایسی ہی تھی ۔

(۷) فرشتے نے اُس کو کہا تو کیون تعجب کرتا ہے تونے تو ہنوز بہت تھوڑا انسان کے دل کی خرابی کو جانا ہے ۔ مین تجھے اس بھید کو زیادہ دکھلاونگا ۔

(۸) (وہ درندہ جسکو تونے دیکھا وہ تھا تو پر اب نہین ہے) اور نہ ہونے کا یہی مطلب ہوگا جو ۱۳ باب مین یون بیان ہوا کہ اُس درندہ نے موت کا

[illegible] اس کا ذکر [illegible] آیت میں [illegible] اس لفظ سے مراد [illegible] عجب [illegible] آتا ہے [illegible] باب میں مذکور ہوا [illegible] بیان ہے [illegible] گویا عدم سے پردہ وجود میں [illegible] دنیا کی پیدائش سے [illegible] لکھا ہے اور [illegible] باب ۱۸ آیت میں حکمت اور عقل کا ذکر ہے [illegible] یہاں حکمت اور عقل کا کام ہے ۔

(۹) [illegible] رومی کتابوں میں اکثر [illegible] ہے ۔

(۱۰) اس آیت سے [illegible] ہونے سے [illegible] پہاڑ میں انہیں سے ایک اور [illegible] بادشاہ [illegible] بادشاہ [illegible] سے مذکور ہوئیں انہیں کا ذکر ۱۳ ویں باب میں ہوا اور اس آیت سے یہ بھی عیاں ہوگئی کہ وہ دین آیت میں جو سات سر مذکور ہیں [illegible]

کی طرف اشارہ ہے تو بھی انکا خاص [illegible] ہوں کا [illegible] کہ اُن میں سے پانچ گر گئین [illegible] کا مطلب [illegible] سالوان ہو جاتا ہی خاص [illegible] بابل کے [illegible] اور مقاموں میں چھٹوین سر سے نکلا ہوا [illegible] یورپ کی بادشاہین میں جو [illegible] ساتوں [illegible] کے [illegible] ۔

(ایک ہے) یعنے [illegible] ساتوان سر کیا جو یورپ کی بادشاہین میں ہے ۔

(اور جب وہ آویگا [illegible] ہے) مر[illegible] مین [illegible] پر زور [illegible] ۔

(۱۱) (اور [illegible] آٹھوان ہے اور ساتوں میں سے نکلا ہے [illegible] کہ جب یہ ساتوں سر ہلاک ہونگے تب [illegible] جیسا کبھی نہین تھا اگر خود ایک [illegible] ساتوں [illegible] کہ کام وہ خود کرتے تھے اور ساتوں کی تاثیر [illegible] ساتوں میں سے ہے) اس کا مطلب یہ نہیں ہو سکتا [illegible] کیونکہ یہ آٹھوان ہی ہے ۔ بلکہ ساتوں میں سے [illegible] ساتوں کا پورا ظہور ۔ اور [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ جس کو نئے سینگ سے تشبیہ دی گئی [illegible] اسکو ہلاک کیا ۔ اور تہسلنیکی ۲ باب ۸ آیت میں [illegible] ویسا ہی یہان لکھا ہے کہ وہ ہلاکت میں چلا جاتا ہے یعنے یہ آٹھوان [illegible] خود آکر ہلاک کریگا اور یہی محاورہ [illegible] آیت مین [illegible] مستعمل ہوا اور [illegible] محاورہ مستعمل کیا گیا ۔

(۱۲) اس میں دس سینگوں کا یہ بیان ہوا کہ یہ دس بادشاہ ہیں۔ اور یہ دس سینگ یہ ہیں۔ انگلینڈ۔ فرانس۔ ہسپانیہ۔ پرتگال۔ اٹالی۔ جرمنی۔ آسٹریا۔ ہالنڈ۔ بلجیم۔ یونان۔ اور یہ وہی ہیں جو آٹھ میں ساتواں سر کہلاتے ہیں گویا دس سینگوں کے مجموعہ کو یوحنا نے وہاں دیکھا۔

(ہنوز انکو بادشاہی نہیں ملی پہنچی [illegible] بعد اُن کو بادشاہی حاصل ہوگی)۔

(ایک ساعت) اگرچہ یہ بڑی لمبی مدت ہے مگر روحانیت کے رو سے یہ ایک ساعت ہے اور کلیسیا کو چاہئے کہ اگرچہ یہ زمانہ نہایت دراز ہو تو بھی اسکو ایمان کی آنکھ سے دیکھے تب اسکو یہ ایک ساعت معلوم ہوگی۔ بعضوں کی رائے ہے کہ یہ دس سلطنتیں ہنوز برپا نہیں ہوئے دجال کے ساتھ برپا ہونگے۔ اور اوس کی مدد کرینگے۔ البتہ یورپ کی بادشاہیں مسیح کی تو زیادہ معاون ہیں بہ نسبت درندہ کے تو بھی یہ خدا کی بادشاہی نہیں بلکہ دنیاوی بادشاہیں ہیں۔

(۱۳) یہ ایک ہی ارادہ رکھتے ہیں یعنے اگرچہ لڑائی جھگڑا تو ان میں ہوتا ہے مگر تو بھی ان کے غرض ایک ہی ہے۔ یعنے یہ کہ درندہ کے اختیار کو بڑھاوینگے۔

(۱۴) اس میں اشارہ تو ہوسکتا ہے ان بادشاہیوں کی دینی مخالفت کی طرف لیکن خصوصاً یہ آخری وقت کی ایک پیشینگوئی ہے جو ابتک پوری نہیں ہوتی۔ اس کا مفصل بیان ۱۹ ویں باب میں ملیگا۔

(بلائے ہوئے اور چنے ہوئے) جیسا کہ مسیح نے فرمایا کہ بلائے ہوئے توبہت ہیں چنے ہوئے تھوڑے ہیں پر یہاں اُن کی بابت لکھا جاتا ہے کہ وہ نہ صرف بلائے ہوئے ہیں بلکہ چنے ہوئے بھی ہیں اور اسواسطے ایمان دار کہلاتے ہیں۔

(۱۶) ایک نئی بات ظاہر کی گئی اب تک تو کلیسیا کے دشمن یعنے درندہ اور

دو ن سینگ اور [illegible] ایکطرف کلیسیا کے مخالف مذکور ہوئے مگر ۱۶ وین آیت
سے یہ بات کھلا ہوا کہ اب ان مخالفون کے بیچ مین بھی پھوٹ پڑ گئی یعنے یہہ
دس بادشاہ کسبی سے نہایت نفرت رکھنے لگے اور جس کے ساتھ انہون نے بہت
دنونتک [illegible] کی تھی سب اس سے متنفر ہوئے ہین اور اسکو ننگے اور تنہا
چھوڑتے ہین [illegible] نادار رہ جاتی ہے اور اس کے سارے عاشق
اسکو چھوڑ دیتے ہین [illegible] کے برکت کلیسیا کی نسبت ایسی بہت پیشینگویان اپنے
پورے ہوئے دیکھ ہین۔

[illegible] سے اتنے دو مطلب ہین (۱) یہ کہ اسکے ال
[illegible] یہہ خدا [illegible] عہد نامہ مین
[illegible] اور ملاکی ۳ باب ۳ آیت
[illegible] ۱۲ استثنا ۱۲ باب ۱۹ شریعت
[illegible] مین جلائے جاوین تو اب
[illegible] اب اسکو کسبی کی سی سزا
[illegible] یہہ آیت اصلاح ہے بلکہ
بھی پوری ہوئی شروع ہوئی اور [illegible] سے بھی زیادہ تر پوری ہوئی جاتی ہے
کہ اب وہ بادشاہ جو [illegible] رومی کلیسیا کی غلام نہین آزاد ہوتی جاتی ہین اور
فرمانبرداری ترک کر کے [illegible] سے مخالفت بھی کرتی ہین۔ اور یہہ کام وہ صرف
اور مذہب کی خاطر سے نہین کرتے [illegible] جتنے ہین سب کچھ وہ دنیا داری اور اپنے
اعتبار کے بڑھنے کے لئے کرینگے۔ کہ یہہ بے غیرت مند ہوکے۔ جیسا کہ ۱۷ وین
آیت سے ظاہر ہے۔ اور انکے ارادہ کرنے کا سبب یہی ہے کہ وہ فقط اسکا ارادہ
ہے۔ یہ نہین کہ وہ محض شرارت کا ارادہ ہے۔ کیونکہ شرارت کے ارادون سے
بیگانگت صرف اس لئے ہوئی ہے کہ خدا کا ارادہ پورا ہو۔ اور جیسا کہ انہون نے
صرف اپنے فائدہ کے لئے تھوڑے دنون تک تو اس کسبی کو رکھا اور جب فائدہ کی صورت

نظر نہ آئی تو اُسکو ترک کر دیا ۔ ویسے ہی خدا اپنا ارادہ پورا کرنے کے واسطے تھوڑے دنون تک اُنکو بھی رکھیگا اور جب پورا ہو چکا تو اُنکو ہلاک کریگا (جب تک کہ خدا کی باتین تمام ہون) یعنے وہ باتین جو اُس نے اپنی کلیسیا کی حق مین شروع سے کہین اور جن پر اُس کی کلیسیا شروع سے توکل کرتی چلی آئی ہے

باب ہشتدہم

۱۷ وین باب کے شروع مین فرشتہ نے کہا تہا کہ مین تجہے اُس کسبی کی سزا دکہاؤنگا اور اُسکے بعد اُس باب مین کسبی کا حال بیان کیا گیا ۔ اور ۱۶ وین آیت مین اُسکی بربادی کی پیشگوئی ہوئی اب اِس باب مین سوال کو اُسکی سزا تو نہین دکہائی جاتی ہے ۔ مگر ایسا اُسکا بیان کیا جاتا ہے ۔ جیسا کہ کسی سزا یافتہ کا ہوتا ہے ۔ اِسطرح اُسکی ظاہری آنکہون کو تو نہین پر اُسکی فہمید کی آنکہون کو دکہائے گئے ۔ یعنے اِس بیان سے وہ بخوبی سمجہ سکا کہ اُسکو سزا ملی ہے اور کسبی ملی ہے ۱۷ وین باب مین خاصکر کسبی کی تشبیہہ کا پورا بیان ہوا مگر اِس باب مین شہر بابل کا زیادہ بیان ہے ۔ اِس مین فقط بھی شک نہین ہے کہ اِن دونون تشبیہون کا مشبہ ایک ہی ہے اور اُن کا ایک ہی مطلب ہے ۔ کیونکہ اگرچہ وہ بابل اِس باب مین کسبی نہین کہلاتا ہے ۔ پر بہت بار اُسکی حرامکاری کا ذکر آتا ہے ۔ اِس باب مین بابل کی بربادی کا بیان زیادہ مبالغہ کے طور پر ہوا جیسا کہ پُرانے عہدنامہ کے نبیون نے کیا ۔ مگر اِسکے سوا ایک مشکل اِس باب مین ہے یعنے یہہ کہ اِسمین بابل کا ایسا بیان ہوا کہ گویا وہ ایک تجارت کا بڑا شہر ہے ۔ اور وہ لوگ جو اُس

راستے کا انکار کرتے ہیں کہ بابل اور کسی سے مراد ہے - پاپائی - وہ اسباب پر بڑا زور دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پاپائی سوداگری سے کچھ علاقہ نہیں رکھتی ہے اور دنیا کا سارا مال کبھی پاپا کے پاس جمع نہیں ہوا - البتہ یہہ ایک مشکل تو ہے مگر ہمکو یاد رکھنا چاہئے کہ یہہ بیان نہ صرف پاپائے پر لفظی طور سے صادق نہیں آتا ہے بلکہ غیر مذہب والے روماں پر بھی نہیں آتا ہے - کیونکہ روماں کبھی تجارت کا خاص شہر نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا ہے کیونکہ اوّل تو وہ کسی راستہ پر واقع نہیں ہے اور اسکے ایکطرف پہاڑ ہیں اور لفظی طور سے یہہ بیان کسی شہر پر صادق نہیں آتا ہے جیسا کہ لنڈن شہر پر صادق آتا ہے اسلئے بعض لوگوں نے سمجھا کہ مکاشفہ میں جس بابل کا ذکر ہے وہ انگلنڈ ہے - البتہ جہاں فیروزمندی کے سبب بہت دولت ہے - وہاں کم و بیش دنیا کے نفیس اشیا ضرور جمع ہونگے - اس لحاظ سے یہہ بیان قدیم روم کے وقت کے روماں پر صادق آسکتا ہے اور اسی لحاظ سے پاپائی پر بھی - کیونکہ روحانی فتحمندی کے باعث پاپاؤں نے کثرت سے دولت جمع کی اور نہایت اقبالمند ہو گئے - چنانچہ اس زمانہ میں اگرچہ پاپا کچھہ بھی اختیار نہیں رکھتا ہے - تو بھی لوگ دور دیار سے نہایت عمدہ اور نفیس اشیا بطور نذرانہ اسکے پیشکش کرتے ہیں اور بہت سے دولت بھی لاتے ہیں اور جہاں دولت ہے وہاں سوداگری کا ہونا محال نہیں - ضرور ہے کہ وہاں سوداگری کے اشیا بھی ہوں - ۹ سے ۹ تک جو بیان ہے وہ صور کے اُس بیان سے ملتا ہے جو حزقیل ۲۷ ویں باب میں ہے اور مطلب یہہ ہوگا جیسا صور اپنے دنیاوی نفع کی خاطر تمام دنیا سے سوداگری کرتا تہا ویسے ہی یہہ روماں اپنے روحانی نفع کیخاطر تمام قوموں سے انکو بہلا بہکا کے حرام کاری کرتی ہے - اور ان دونوں کے بیانوں کے موافقت کا سبب یہہ ہوگا تا کہ ہم سمجھیں کہ پاپائی کا اختیار غیر مذہب والے روماں کی مانند نہ تہا کہ زبردستی سے قوموں کو ماتحت کرے بلکہ صور کا سارا اختیار تہا جو پہسلانے اور ترغیب دینے کے وسیلہ سے ہوتا تھا ۔

(۱) یہاں مشکل یہہ ہے کہ یہہ فرشتہ کون ہے - اغلب یہہ مسیح ہے جیسا کہ ہم نے

۱۰ باب ۱۔ آیت میں خیال کیا تھا اِن دونوں مقاموں میں لکھا ہے کہ میں نے اُسکو آسمان
پر سے اوترتے دیکھا اسکا بڑا اختیار اِسلئے ہے کہ وہ بڑا کام کرنے کو ہے۔ اِس آیت
کے آخری فقرہ سے یہہ ظاہر ہے کہ یہہ مسیح ہے۔ کیونکہ لکھا ہے کہ اُسکے جلال سے زمین
منور ہوگئی وہی عرف ازلی ابدی جلال کا مالک ہے اور باپ کے جلال کا مظہر ہے اور
جب اُسکے جلال سے منور ہوگئی تو اِس سے یہہ ظاہر ہوا کہ وہ زمین کا مالک ہے یہی الفاظ
انعاً یہوواہ کے ساتھ حزقیل ۴۳ باب ۲۔ آیت میں آئے ہیں ✦

(۲) (زور آور آواز سے چلایا) جیساکہ ۲۹ زبور ۴۔ آیت میں لکھا ہے کہ یہوواہ
کی آواز زور سے ہوتی ہے اور جبکہ ایسے زور سے چلاتا ہے تو اِس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اِس نور کے عمل میں لانے کے لئے بھی اُس میں زور ہے۔ اُسکی آواز یہہ تھی (بابل
بڑا شہر گر پڑا اور دیوؤں کی بستی ہوگیا) جیساکہ یسعیاہ ۳۴ باب
۱۴ میں ہے وہاں جبواسکے لئے وہی عبرانی لفظ ہے جسکے معنے دیو ہے (اور
ہر ایک ناپاک پرندہ کا قیدخانہ ہوگیا) یہہ ۱۵ و ۱۶۔ آیات سے ملتا ہے۔
اور یرمیاہ ۵۰ باب ۳۹۔ آیت سے۔ یسعیاہ میں یہہ بیان ادوم کا ہے جسکا مطلب
ہے بگڑی ہوئی کلیسیا جیساکہ ادوم اضحاق کا بگڑا ہوا بیٹا تھا۔ اور یہاں بابل کا مطلب
ہے بگڑی ہوئی کلیسیا یعنے پاپائے۔ پس اِس کا اختیار جاتا رہیگا اور اگر وہاں خدا کی
روح نہ آوے تو پہلے سے بدتر ہوگا ✦

(۳) (کل قوموں نے اُسکی حرامکاری کی غضب میں سے پیا ہے)
یعنے اُس حرامکاری میں سے جسکا نتیجہ اب اُن کے لئے خدا کا غضب ہے ✦

(۴) میں ایک اور آواز کا ذکر ہے یہہ بھی مسیح کی آواز ہے کیونکہ وہ اُس میں
کہتا ہے میری اُمت یہاں یسعیاہ ۴۸ باب ۲۰۔ آیت کیطرف اشارہ ہے۔ وہاں تو
خوشی کے ساتھ بابل سے نکلنا ہے اور یہاں اپنی جان بچانے کے لئے خوف کے مارے
جیساکہ متی ۲۴ باب ۱۶ و ۱۷ میں مسیح نے کہا یروشلم سے نکل بھاگو۔ اور یہہ اُس صلاح
سے بھی ملتا ہے جو لوط اور اُسکے گھرانہ کو ملی کہ نکل بھاگو۔ اور جیسے موسیٰ نے عام لوگوں کو

پکار کر کہا گیا تھا کہ اے میرے لوگو اُسکے درمیان میں سے نکل بھاگو - لیکن یرمیاہ ۵۱ باب ۶ و ۴۵
آیات میں یہی محاورہ فقط بابل کی نسبت بھی مذکور ہوا کیونکہ بابل میں رہنے سے دو خطرے ہونگے
اول یہ کہ تم بھی اُسکے گناہوں میں شریک ہو دوسرا یہ کہ اگرچہ تم اُسکے خاص گناہوں میں
شریک تو نہ ہو تو بھی اُسمیں رہنے کے سبب اُسکی ہلاکت میں لوط کی جورو کیطرح شریک
ہو جاؤ۔ پس اِس آیت سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ رومی کلیسیا میں آخر تک مسیح کے سچے بندے ہونگے
اور وہ لوگ ... ایسے ... بابل لوگ ہونگے جو ... کی راہ کے سوائے اور کچھ بہتر نہیں
جانتے ہیں اور اُسی مسیح پر جو اُس کلیسیا میں ہی مذکور ہوتا ہے بصدق دل اپنا سا بھروسہ
رکھتے ہیں بلکہ بہت سے ... ہونگے جو کلیسیا کے یگانگت کے پیار کے پھندے میں
پھنس کر آخر تک اُسمیں رہینگے۔ مثلاً ... سے جب پاپا کے ... کا فیصلہ
ہوا تو پروٹسٹنٹوں نے سمجھا کہ اب سب سچے لوگ اُسمیں سے نکل آوینگے البتہ بعض تو
نکل آئے لیکن بعض اِس سبب نہیں نکلے کہ اُن کو کلیسیا کی یگانگت کو توڑنا اور
چھوڑنا بہت بڑا مسئلہ ہوتا تھا۔ کیونکہ اُسکا انتظام شروع سے خوش وضع
معلوم ہوتا تھا ٭

۵ - آیت (۵) (اُسکے گناہ بڑھتے بڑھتے آسمان سے جا لگے) اُسکے گناہوں کو
ایک بڑے ڈھیر سے تشبیہ دیگئی۔ اور یرمیاہ کے ۵۱ باب ۹ آیت میں لکھا ہے کہ اُسکی
سزا افلاک تک پہونچی اور یہاں اُسکی سزا کا سبب لکھا ہے کہ اُسکے گناہ آسمان تک پہونچے
اسلئے ایسی سزا ہوئی ٭

۶ - آیت (۶) اِس آیت کا متکلم خدا کے غضب کے وسیلوں یعنے سزا دینے والوں کیطرف
مخاطب ہوکر بولتا ہے اِس آیت میں لفظ تم سے نہیں چاہئے۔ البتہ اگر یہہ لفظ ہوتا تو
مخاطب کلیسیا ہوتی مگر چونکہ نہیں ہے اسلئے اِسمیں مخاطب وہ پیادگان ہیں جو سزا دینے
کیلئے مقرر ہوئے۔ اور یرمیاہ ۵۰ باب ۲۹ آیت میں بھی تم سے مراد نہیں ہے
کلیسیا۔ کیونکہ کلیسیا یعنے یہودی تو مظلوم تھے۔ اور سزا دہندگان فارسی و مادی تھے۔
پس اِسکا مطلب یہہ ہے کہ سزا کے پیادوں کو کہا جاتا ہے کہ جیسا اُس نے اوروں سے

سلوک کیا ویسا تم اُس سے سلوک کرو - اور اُسکو بدلہ دو اور اُسکے کامون کے موافق
دوگنا بدلہ دو - ۱۳۷ زبور آیت ۸ مین شرون نے ایسا ہی ترجمہ کیا - اور یسعیاہ ۴۰ باب
۲ - آیت مین بہی یہی محاورہ ہے - دوگنا دینا - شریعت کی مقرر سزا تھی جس سے دوگنا
کی راستی ظاہر ہے کہ اسمین کچھ ظلم نہین ہے بلکہ مطلب ہے کہ اُسنے یہوواہ کے ہاتھ سے
پورا پورا بدلہ پایا - اور جس پیالہ مین اُسنے ملایا تاکہ متوالا کرے اُسی پیالہ مین تم بہی
ملاؤ - اور دوگنا ملاؤ - اُسنے تو اپنی حرام کاری کے لئے اورون کو پلایا - پر اب خود اُسکو
بھی خدا کے غضب کا پیالہ پینا ہوگا اور اسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ جتنی زیادہ اُسنے عیاشی کی
ہے اُتنا ہی اُسکو دُکھ اور عقوبت دیجاویگی - جیساکہ مسیح نے دولتمند سے کہا +
(۷) کا آخر یسعیاہ ۴۷ باب ۸ - آیت سے بہت ملتا ہے + ۷ - آیت
(۸) وہ آگ سے جلائی جاویگی جیساکہ ۱۷ باب ۱۶ - آیت مین لکھا ہے کیونکہ زورآور ۸ - آیت
ہے - یعنے روما تو زورآور ہے پر جو اُسپر سزا کا فتویٰ دیتا تھا - وہ اُس سے بہی
زورآور ہے - روما کے معنے ہے - زور اور یہہ شہر یونانیون سے بسایا گیا -
اور بیابر مضبوط اور زورآور رہا ۹ سے ۱۹ تک سوداگرون اور بادشاہون کی گریہ
وزاری اور آہون کا بیان ہے - گویا خشکی اور تری دونون واویلا کرتی مین حزقیل
۲۶ باب ۱۵ و۱۶ و ۲۷ - ۳۵ - آیات اُسکے برعکس ۲۰ وین آیت مین آسمان خوشی مناتے ہین
اور شادیانہ بجاتے ہوئے نظر آتے ہین +
(۹) اُسکے جلنے کا دھوان جیساکہ ابرہام نے صدوم کے دھوان کو دیکھا تھا (پیدایش ۱۹ باب ۲۸) ۹ - آیت
(۱۲) مین جس لفظ کا ترجمہ خوشبودار لکڑی ہوا وہ ایک قسم آس ہے جو افریقہ کے ۱۲ - آیت
اُتر طرف خصوصاً کیورینا کے پاس ہوتی تہی - یہہ خوشبودار اور بیش قیمت بہی تہی اور اس سے
میزین وغیرہ بنتی تہین +
(۱۳) مین جس لفظ کا ترجمہ خوشبویان ہوا وہ ایک قسم کا بیش قیمت عطر ہے - جس کو ۱۳ - آیت
بالون پر لگاتے تھے - دوسرا ترجمہ مین یہ جو ہے کہ ۞ یان ہی جنکو صرف امیر لوگ برتتے تھے
اور غلام کے لئے اصل مین لفظ ہے بدن - جسکا مطلب تو غلام ہے پر اکثر سمجھتے ہین کہ

آدمیوں کے جانوں کا مطلب یہی غلام ہے - جیسے حزقیل ۲۷ باب ۱۳-آیت مین ہے اور سترون نے یہی یہی ترجمہ کیا لیکن تو بھی معلوم ہوتا ہے کہ ضرور یہاں کوئی اور مطلب ہوگا کیونکہ ایک ہی چیز کے دو نام ہین جو بالکل متضاد ہین اور یہ مشکل معلوم ہوتا ہے - پس یہاں آدمیوں کی جانوں کا مطلب ہوگا روحین اور جیسا کہ صور آدمیوں کی جانوں کی تجارت کرتا تھا اور لونڈی غلامی مین ڈالتا تھا اسی طرح بابل یعنی پاپائی آدمیوں کی روحوں کی تجارت کرتے تھے اور اونکو روحانی غلامی مین ڈالتے تھے ❖

۱۴-آیت (۱۴) (تیری جانکی خواہش کے پھل الخ) یعنی جسکی تو نے بڑے شوق کے ساتھ امید کی کہ مجھکو تھوڑی دیر کے بعد ملے گی - اب جاتی رہی اس مین سے کچھ بھی ہاتھ مین نہین آئیگا ❖

۱۹-آیت (۱۹) کا تمام حزقیل ۲۷ باب ۲۷ کی مانند ہے اور جیسا یہاں ۱۹-آیت مین لکھا ویسا حزقیل ۲۷ باب ۳۰ مین ہے کہ اُنھوں نے اپنے سرون پر خاک اڑائی - اس دستور کا مطلب تھا کہ مین ایسا پست حال ہوگیا ہون کہ خاک سے مل گیا ہون جیسا ۱۰۲ زبور ۹ آیت مین ہے اور حزقیل ۲۷ باب ۳۳-آیت کا نوحہ ۱۹-آیت سے ملتا ہے کہ ہائے ہائے وہ بڑا شہر کہ جس سے سود اگر لوگ دولتمند ہو گئے وغیرہ ❖

۲۰-آیت (۲۰) یرمیاہ ۵۱ باب ۴۸ و ۱۰ و ۴۶ و ۶۳ -آیات سے ملتی ہے آخری فقرہ ۲-سلا ۹ باب ۷-آیت سے ملتا ہے کہ خدا نے ہمارا بدلہ وغیرہ ❖

۲۱-آیت (۲۱) میں اشارہ ہے مصری فوج کے بحیرہ قلزم مین ڈوب جانے کی طرف جیسے نحمیاہ ۹ باب ۱۱-آیت مین آیا ہے (جیسا پتھر بڑی پانیوں مین پڑی الخ) اس مین اشارہ ہے مسیح کے اس قول کیطرف کہ جو چھوٹے کو ٹھوکر کھلاوے اُسکے لئے بہتر ہوگا کہ چکی کا پاٹ اسکے گلے مین باندھ کے سمندر کے گہراؤ مین ڈبا دیا جائے (۲۲ و ۲۳) مین نوشتہ کے اس کام کا مطلب لکھا ہے جو اُسنے ۲۱ وین آیت مین کیا یعنی یہہ کہ تجھ مین کسی طرح کی خوشی پائی نہ جائیگی اور ۲۳ وین آیت کا اخیر یسعیاہ ۲۳ باب ۸-آیت سے ملتا ہے ❖

۲۴ آیت (۲۴) یہہ آیت بہت ہی خوفناک ہے - متی ۲۳ باب ۳۶-۳۲ آیت مین تو یہودیونکے حق مین کہا گیا کہ ہابل راستباز کے خون سے وغیرہ اس زمانہ کے لوگون کے سرون پہ آویگا پر یہان وہ خون بہت بڑہ گیا ہے اور اس کبہی کے سر پر آیا - اسی طرح خداوند باپ دادون کے گناہون کی سزا ان کی اولاد کو دیتا ہے اور نہ صرف جسمانی اولاد کو دیتا ہے بلکہ روحانی اولاد کو بہی جو اُسکے پیرو ہین - اسمین یرمیاہ ۵۱ باب ۲۵ اور ۴۹ آیت کی طرف اشارہ ہے -

باب نوزدہم

(۱ و ۲) ۱ - آیت سے ۴ - آیت تک ایک گیت ہے جسکا علاقہ ۱۷ و ۱۸ - ابواب سے ہے ۱۸ وین باب مین تو بابل کے گرنے پر ماتم کیا گیا پر اس باب مین اُس کے گرنے پر خوشی کیجاتی ہے - مکاشفہ کی کتاب مین بہت سی گیتین ہین جنکا مضمون خدا کی عدالتون کے ظہور کے سبب خوشی کرنا ہے مثلاً ۷ باب ۹ - آیت سے آخر تک اور ۵ باب ۸ - آیت سے آخر تک اور ۱۱ باب ۱۵ - آیت سے ۱۸ - آیت تک اور ۱۵ باب ۲ - آیت سے ۴ - آیت تک اور ۱۶ باب ۵ - آیت سے ۷ - آیت تک اور یہان ۱ - آیت سے ۴ - آیت اس آیت کو پہلے ایک بڑی آسمانی جماعت نے گایا جسکا بیان ۷ وین باب مین بیان ہوا ہے کہ وہ اُن مقدسون کی جماعت ہے جو چہڑائے ہوئے ہین - پہر ۴ - آیت مین کلیسیا کے وکلا نے جو چوبیس بزرگ ہین

اس گیت کو گایا اور چاروں جاندار بھی اس گیت میں ہم آواز ہیں اس کا سبب
یہ ہے کہ اس کسبی نے زمین کو بگاڑا۔ یا تھا جیسا کہ دوسری آیت میں لکھا ہے
اور جب زمین نے اس کسبی سے رہائی پائی تو اُسکے وکلا یعنے چار جاندار وغیرہ تو
خواہ تخواہ خوشی ہوئی۔ اب وہ بخوبی کہہ سکتے ہیں کہ نجات ہمارے خداوند کی
ہے کیونکہ اس سے پہلے یہہ اُن پر عملاً ظاہر نہیں ہوا تھا کہ کلی نجات ہمارے خداوند
کی ہوگی۔ اور اُس ستایش اور تعریف کا سبب ۲۔ آیت میں یوں مذکور ہوا ہے
کہ اُسکی عدالتیں سچی اور راست ہیں اب اُسکی سچائی اور اُسکے صفات ظاہر ہوئے
اب ہمکو پورا اعتبار اور یقین ہوا کہ ازل سے ابد تک وہی ہے خداوند کی دعا میں
تو ہم یہہ کہتے ہیں کہ چونکہ قدرت اور جلال تیرا ہے اس لئے ہمکو چھڑا پر یہاں وہ
بات اُلٹ دی گئی ہے کہ چونکہ تو نے ہم کو چھڑایا ہم جان گئے کہ جلال اور قدرت
ہمارے خداوند کی ہے (جس نے اپنی حرامکاری سے زمین کو
بگاڑ دیا) یعنیا ؟ ۱۱۔ آیت میں اور یرمیاہ۔ ۵ باب ۲۵۔ آیت وغیرہ
میں آیا ہے۔

ہلیلویاہ۔ اس لفظ ؟ ؟ ؟ کی کتاب کے اور آخر میں بہت ہوا ہے اور
پر اس کتاب کی ابتدا میں اور بیچ میں نہیں بلکہ آخر ہی میں یہہ لفظ آتا ہے۔
اور کتاب زبور کے اُن دو حصوں میں پایا جاتا ہے جن میں شہر بابل کے برباد ہونے
اور کلیسیا کے خواہ اس سے چھوٹنے کی امید پائی جاتی ہے خواہ اُس امید کا
پورا ہونا مذکور ہوا ہے یعنے چوتھے حصہ میں جسمیں چھوٹنے کی امید کا ذکر ہے
جو بابل میں لکھا گیا اور پانچویں حصہ میں جسمیں اُس امید کا پورا ہونا مذکور ہے جو
بابل سے رہائی پانے کے بعد لکھا گیا۔ اسکے سوا یہہ لفظ ۱۰۴ زبور کے آخر میں
آیا ہے جس میں خلقت کا بہت مفصل بیان ہوا ہے بلکہ اُس تمام زبور سے خدا کا
جلال بخوبی ظاہر ہوتا ہے۔ البتہ خدا کا جلال سب چیزوں سے تو ظاہر ہوتا ہے
پر ایک چیز ہے جس سے اُسکا جلال گھٹتا ہے یہہ گناہ ہے جب وہ نیست و نابود

ہو جائیگا اور گنہگار زمین پر سے فنا ہو جاینگے تب مین اپنا سب خوشی طرح سکیگی اور کلیسیا اپنے پیار
سے آواز بلند گا سکیگی کہ ہلیلویاہ

(۳)　(انھون نے دوبارہ ہلیلویاہ کہا) تاکہ معلوم ہو کہ اس کسبی کی بربادی ۳-۱ پ
ہمیشہ کے لئے ہو چکی (اوس کا دھوان ابد الآباد اوٹھتا رہتا ہے) ان الفاظ سے
بلا شک ابدی بربادی کی سند نکلتی ہے - اس مین یسعیاہ - ۳۴ باب ۱۰ آیت کی ۱۰
طرف اشارہ ہے -

(۴)　اس آیت مین لکھا ہے کہ اوس بڑی جماعت نے جواب مین کہا آمین - یعنے ۴-آیت
کہ ہم بھی تمہاری ہلیلویاہ مین شامل ہین اور بدل و جان ہم بھی گیت گاتے
ہین ۔

۵-آیت سے ۱۰-آیت تک یہہ آیات ابد کے ابواب سے خاص تعلق رکھتی ہین
جیساکہ پہلے چار آیات قبل کے دو ابواب سے خاص تعلق رکھتی تھین - انہین سے پہلی
تین آیات مین ایک گیت ہے ۔

(۵)　(تخت سے یہہ آواز آئی) بادی النظر مین تو معلوم ہوتا ہے کہ یہہ ۵-آیت
آواز مسیح کی ہے کیونکہ اسکا بیان یون ہوا ہے وہ ہے جو تخت کے بیچ مین
بیٹھا ہے - مگر اس خیال کے خلاف یہہ ہے کہ یہان لکھا ہے (ہمارے خدا
کی تعریف کرو) مسیح نے اور کہین کبھی ہم کو اپنے ساتھ شریک کرکے ہمارا خدا نہین
کہا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ آواز مسیح کی نہین ہے چنانچہ اگر مسیح ایسا محاورہ
اختیار کر سکتا تو سب سے عمدہ موقعہ اس کے اختیار کرنے کا یوحنا ۲۰ - باب ۱۷
آیت ہوتا مگر وہان مسیح نے جان بوجھ کے کہا (میرا خدا اور تمہارا
خدا) (اوسکے کل ڈرنیوالے خواہ چھوٹے خواہ بڑے) جیساکہ ۱۱ باب کی
۱۸-آیت مین آیا ہے ۔

(۶)　اس بڑی جماعت کی ایسی آواز ہے جیسے بہت سے پانیون اور گرج کی ہوتی ۶-آیت
ہے - اس گیت کی خوشی مین دو باتین ہین اول یہہ کہ اس کا علاقہ قبل کے

یں سے ہے کہ وہ بادشاہ ہوا اور اپنی بادشاہت پورے طور سے اپنے ہاتھ مین
لے لی اور دشمن فنا ہو گئے - دوم اسکا علاقہ بعد کے بیان سے بھی ہے یعنے چونکہ
دشمن اب فنا ہو گئے اسلئے اب کلیسیا اپنے حقیقی جلال و جمال کے ساتھہ ظاہر ہو سکتی
ہے کیونکہ اب کل روک ٹوک رفع دفع ہو گئی +

۷ - آیت　(ہم خوشی کرین اور اچھلین) یہہ متی ۵ باب ۲۰ - آیت سے ملتا
ہے کہ خوش و خرم ہو اور خوشی کے مارے اچھلو - ان دونون مقامون کی
تطبیق یون ہوتی ہے کہ وہان مسیح نے کہا کہ اگرچہ تم ستائے جاتے ہو تو بہی اب تم
خوش و خرم ہو کیونکہ تمہارا اجر آسمان پہ ہے اور اُسی آسمانی اجر کے ملنے کا بیان
اس ۷ وین آیت مین ہے کہ وہ وقت آپہونچا اور اجر مل گیا - ان دونون مقامون
یعنے اس وعدہ اور اُس کی تصدیق کو پطرس نے اپنے پہلے خط کے ۴ باب ۱۳
آیت مین ملا دیا اور یہہ کہتا ہے کہ اب تم خوشی کرو کہ مصیبت مین ہو کیونکہ جب
یہہ ظاہر ہوگا تو تمہاری خوشی کامل ہوگی - اس آیت مین اسلئے خوشی کی جاتی ہے
کہ برہ کی شادی کا وقت آپہنچا ہے اس آیت سے یہہ بات صاف اور صریح ہے کہ بیچ تو
مسیح اور اُس کے کلیسیا کی شادی نہین ہوئی - صرف منگنی ہوئی ہے پر شادی آیندہ
کو ہوگا - ہم کو اُس منگنی کی حالت کے علاقہ کو حقیر نہین سمجھنا چاہیئے اگرچہ یہہ حال اُس
ان کی نسبت منگنی یا ابتدائی کا حال معلوم ہوتا ہے جس کا ذکر اس آیت مین ہوا ہے
تو بہی اس زمانہ مین منگنی کے حال سے بڑھ کر دوسرا کوئی حال نہین ہے - الغرض مسیح اب
بہی اپنے وعدہ کے موافق پوشیدہ طور پر اپنی کلیسیا کے ساتھہ رہتا ہے لیکن جب
وہ ظاہرا اپنی کلیسیا مین آویگا تب وہ شادی فی الحقیقت ہوگی بیبل کے اور مقامات
سے یہہ صاف ظاہر ہے دیکھو متی ۹ باب ۱۵ آیت اور متی ۵ باب ۲۵ سے ۲۷
آیت تک اس ۷ وین آیت مین اُسی دن کا ذکر ہے جو یہان مذکور ہوا ہے ۲ قرنتی
۱۱ باب ۲ - آیت مین بہی پولوس رسول اس شادی کو آیندہ کی بات کہتا ہے - پس
کلیسیا یہان دولہن کیون کہلاتی ہے ؟ - اسکا جواب یہہ ہے کہ اصل زبان مین

جو لفظ دولہن [illegible] اُس سے مراد عورت ہے جو [illegible] یہہ لفظ
اُس [illegible] [illegible] صرف منگنی ہوئی ہو تو جیسا کہ فرشتہ
نے یوسف [illegible] اپنی عورت [illegible] اپنے پاس [illegible] اگرچہ مریم ہنوز منکوحہ نہ تھی۔
(راعوت [illegible]) [illegible] طلب کیا [illegible] خداوند نے بہت [illegible] دیا وسل
[illegible] کی تمثیل سے بھی یہی مطلب نکلتا ہے۔ اور جیسا کہ لکھا ہے کہ جنہوں نے
اپنے تئین [illegible] کیا تھا [illegible] باقی باہر رہ گئیں ویسا ہی یہاں بھی لکھا ہے کہ دولہن
نے اپنے کو تیار کیا [illegible] داخل ہو سکی۔

(۸) (اُسکو دیا گیا) یعنے یوحنا رسول [illegible] فرشتہ نے اُس کو دیا
[illegible] آیت میں تو ایک [illegible] کی تیاری کا ذکر ہوا کہ [illegible] اپنے تئین خود تیار
[illegible] اِس آیت میں دوسری طرف کی تیاری کا بیان ہوا ہے
یعنے یہہ کہ خدا کے فضل سے اُسکو یہہ دیا گیا کہ صاف کپڑے پہنے۔ الغرض
یہاں اُس نجات کے کام کا ذکر ہے جو آدمی کے [illegible] اور [illegible] کام کا بھی جو
خدا کی طرف سے ہوتا ہے مسیح نے جب شادی کی تمثیل دی تو اُس میں بھی کہا ہے
کپڑے مفت ہیں لیکن مہمان کو اختیار تھا کہ اُن کو پہنے یا نہ پہنے۔ دیکھو [illegible]
سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مہمان [illegible] لئے مہمانوں کو صرف کھانا ہی نہیں دیتے
تھے بلکہ سفید کپڑا بھی پہننے [illegible] اور یہہ کتانی کپڑا صاف اور چمکدار ہوتا تھا
جیسا کہ [illegible] باب کی ۱۴ آیت میں مذکور ہوا کہ [illegible] صاف اور [illegible] تھا کہ وہ صرف
[illegible] فارغ تھا بلکہ دھویا ہوا بھی تھا [illegible] دولہن کی جو پوشاک یہاں مذکور
ہے وہ اُس پوشاک کی ضد ہے جو ۱۷ باب کی ۴ آیت میں وہ کسبی پہنے ہوئے
نظر آتی [illegible] دونوں میں ایسی کامل ضد ہے کہ اسمین سونے روپے کا ذکر
تک بھی نہیں ہوا بلکہ صرف سفید اور صاف ہی بیان ہوا ہے (کتانی لباس
مقدسوں کی راستبازیاں ہیں) ۔ اگر اِس قسم کی تشبیہ نہ ہوتی
تو ضرور اِس لباس سے راستبازی کے کام مراد لئے جاتے لیکن چونکہ

برابر آدمی اپنے کل بدن پر ایک کپڑا پہنتا ہے نہ الگ الگ عضو پر الگ الگ
کپڑے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکا مطلب ہر ایک مقدس کی کل راستبازی
ہے اِسی سبب مقدسوں بھی جمع میں آیا ہے اور راستبازیاں بھی جمع میں آیا ہے
یعنے ایک ایک مقدس کی ایک ایک راستبازی ہے اُنکا پاک مزاج اُن کا لباس ہے
جو کل نیک کاموں کا چشمہ ہے ٭

۹- آیت (۹) (اُس نے مجھ سے کہا) یہہ نہیں لکھا ہے کہ کس نے کہا لیکن ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ یہہ وہی فرشتہ ہے جسکا ذکر ۱۷ باب کی ۱- آیت میں ہوا ہے کیونکہ
وہی برابر رسول کے ساتھ رہا۔ اور چونکہ جو بات وہ کہنے کو تھا وہ نہایت سنجیدہ
بات تھی اسلئے اُسے اُسکے لکھنے کا حکم ملا جیسا کہ ۱۴ باب کی ۱۳ آیت میں بھی مذکور
ہوا۔ وہاں لکھا ہے کہ لکھ مبارک وہ مردے جو خداوند میں ہوکے مرتے ہیں
اور اُس میں فی الحال کی مبارک حالی کا بیان ہے لیکن اِس مقام پر آئندہ مبارک
حالی کا مذکور ہوا ہے۔ لوقا ۱۴ باب کی ۱۵ وغیرہ آیات میں ہے یہہ پایا جاتا
ہے کہ مسیح نے ایک عام ضیافت کا مذکور کرکے (دیکھو آیت ۱۵) اِسکو تمثیل
میں بیان کیا کہ (دیکھو [illegible] آیت [illegible]) لیکن جس طرح سے وہ ضیافت ہوتی ہے اُسی طرح
یہاں بھی ایک ضیافت کا ذکر ہے کہ مبارک وہ جو بلائے گئے تو بھی اِن دونوں
ضیافتوں میں نہایت فرق ہے کیونکہ پہلی ضیافت تو [illegible] اور لوگوں نے اُس سے
انکار بھی کیا مگر یہہ ضیافت آخری ضیافت ہے اور ابد تک رہتی ہے انکار نہیں ہو سکتا ہے
اِس ضیافت میں مہمان اور دولہن ایک ہی ہیں یعنے مہمانوں کا مجموعہ ایک دولہن
ہے۔ پر چونکہ یہہ خوشی کا حال اُس حال کے بالکل ضد میں تھا جو کہ اُسوقت یوحنّا
رسول کو جزیرہ پتمس میں تھا اسلئے فرشتہ اُسکو یقین دلانے کے لئے تاکیداً کہتا
ہے کہ یہہ باتیں افسانہ نہیں بلکہ سچ ہیں اور خدا کی سچی باتیں ہیں جو ہرگز جھوٹھ
نہیں ہوسکتی ہیں۔ ایسا تعجب انگیز ماجرا دیکھ کے یوحنا اپنے تئیں روک نہ سکا وہ
شکر گذاری سے ایسا بھر گیا کہ اُسکے بتانے والے کو گر کے سجدہ کیا۔ تو بھی قدرے

مشکل تو ہے کیونکہ یوحنا تو یہودی تھا اور یہودی ہی سے خدا کے سوا اور کسی کو
سجدہ کرنے سے نفرت رکھتا تھا اسلئے بعض نے یہی حرکت کا ہونا عجیب معلوم ہوتا
ہے ۔ البتہ بعض نے تو یوحنا کے اس امر کو برا نہ سمجھا اور ان مین نہ صرف رومی
کلیسیا کے مفسرین ہین بلکہ دوسرے بھی شامل ہین جنہوں نے اس بات پہ بہروسہ کیا
کہ رسول کا ایسا کرنا صرف تعظیم کے لیئے تھا ایسی تعظیم تمام ہم پیشہ مخدوم کی کر سکتے
ہین اور جب کوئی ایسے شخص کی ایسی تعظیم کرتا ہے جو اس کو منظور نہین کرتا
تو دونون اطراف کی فروتنی کے سبب سے ہوتا ہے ۔ لیکن یہہ امر اسواسطے قبولیت
کے قابل نہین ہے کہ فرشتہ نے جب کہا کہ خدا کو سجدہ کر تو اسنے خدا پر بڑا زور دیا
جسکا مطلب یہہ تھا کہ تو صرف خدا ہی کو سجدہ کر کیونکہ صرف اسی کو سجدہ کرنا واجب ہے
(کیونکہ یسوع کی گواہی نبوت کی روح ہے) جسکا مطلب یہہ ہے کہ ہم دونون
مین اسلئے کچھ فرق نہین کہ ایک ہی روح سب اور ایک روح ہی ہم مین ہے یسوع کی گواہی نبوت کی روح ہے ۔ اور نبوت کی
روح یسوع کی گواہی ہے یعنی ہمارے پاس جو یسوع کی گواہی ہے وہ نبوت کی روح ہے بالتشبیہ تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ یوحنا کے
بھائیون کے پاس گواہی تو ہے پر وہ نبوت نہین کر سکتے ہین پر اگرچہ وہ نبوت
نہین کرتے ہین تو بھی ان مین وہی روح بستی ہے جو نبوت کی روح ہے ۱۱ آیت
سے اس باب کے آخر تک دنیا کی آخرت کے شروع اور مسیح کے زمین پر آنے
کا بیان مذکور ہے ۔ اسکے پیشتر مسیح تشبیہات اور نشانات کے ذریعہ سے ظاہر ہوا جاتا
اُس کے آنے کے نشان ہین لیکن اب اصالتاً ظاہر ہوتا ہے ۔ اس حصہ کا
مضمون اسکا مفصل بیان ہے جو ۱۷ باب کی ۱۳ – اور ۱۴ – آیتون مین مختصر طور پر
لکھا گیا ۔ ان دونون کا خاص تعلق انٹی خرست (مخالف مسیح) کے ساتھ ہی جسکی
پیشین گوئی ہوئی ✦

(۱۱) (مین نے سفید گھوڑا دیکھا اور اُسکا سوار بھی) اس مین ۱۱ آیت
۶ باب کی ۲ – آیت کیطرف اشارہ ہے ۔ تبسے اب تک وہ سوار برابر فتح کرتا
چلا آیا اب وہ وقت آگیا کہ وہ کاملاً ہمیشہ کے لیئے فتحمند ہو جائے اور اس کی

بادشاہ کا تاج اپنے سر پر رکھا تاکہ معلوم ہو کہ اُن کی بادشاہت سب اُسی کو گئی
ہے - اور مقابیون کے پہلی کتاب کے ۱۱ باب اور ۱۳ آیت میں لکھا ہے کہ
بتولومائی جو کہ مصر کا بادشاہ تھا انطاکیہ کو جیت لیا تو دو تاج اپنے سر پر رکھے
ایک مصر کی بادشاہت کا تاج دوم شام کی بادشاہت کا تاج تاکہ ظاہر ہو کہ پہلے مصر کا وہ
بادشاہ تھا پر اب وہ شام کا بھی بادشاہ ہوگیا ہے یہاں تاجوں کے لئے وہی
لفظ ہے جو ۱۲ وین باب ۳ آیت مین ہے - اور یہ لفظ یہاں خاص اشارہ ہے
چونکہ اب مسیح اُس اژدہے کے ساتوین سر کو مع دس سینگوں کے جیتنے والا ہے - اسی لئے
دس پگڑیاں یعنے دس بادشاہتوں کے نشان اُسکے سر پر دکھائی دیتے -
گویا اُن کو جیت چکا ہے (۱ اُسکا ایک نام لکھا ہوا ہے - غرض مسیح کے تین نام
اِس حصہ مین مندرج ہین اول تو اسی آیت مین ہے یعنے (ایک نام جسکو اُسکے سوا
کوئی نہین جانتا) دوم ۱۳ آیت مین (خدا کا کلام) سوم ۱۶ وین آیت مین -
(بادشاہون کا بادشاہ اور خداوندون کا خداوند) پس یہ تو عیان ہے
کہ وہ نام جو بارہوین آیت مین مذکور ہوا وہ اِن دونون مین سے نہین جنکو
ہم جانتے ہین کیونکہ لکھا ہے کہ کوئی نہین جانتا اِس نام کی بابت دو رائین
ہین اول یہ کہ اُس نام کو اب تک تو کوئی نہین جانتا ہے پر اُسوقت کے بعد جس کا ذکر ۲۰
باب کی ۱۲ آیت مین ہوا کہا گیا کہ وہ نام جو اب تک کوئی نہین جانتا معلوم ہو جائیگا
اور مطلب ہے کہ وہ اپنے تئین اُسپر ایسا ظاہر کریگا جیسا اب نہین ہے دوم یہ کہ
یہ مسیح کی ماہیت کا ایسا بھید ہے جو کلیسیا کبھی نہین سمجھ سکیگی جیسا کہ مسیح نے متی ۱۱ باب
کی ۲۷ آیت مین کہا کہ کوئی بیٹے کو نہین جانتا مگر باپ یعنے اُسکا کامل راز کوئی سوائے
باپ کے نہین سمجھ سکتا ہے - اگر ہم مان لیوین کہ وہ خاص فرشتہ جو عہد عتیق مین بار
بار ظاہر ہوا ہے مسیح ہے تو قاضی ۱۳ باب ۱۸ آیت جہان لکھا
ہے سیر (اُسکا نام عجیب ہے) جس کو کوئی نہین جان سکتا ہے
اِس مقام سے نسبت رکھیگا +

[illegible] پہنے ہوئے لباس مین ملبس ہوا ۔ یسعیاہ ۶۳ باب ۲ و

نام ہے یعنی خدا کا کلام ان سب باتون مین سے یہہ نام اُس
[illegible] ہے جو لکھا ہے [illegible] اوپر لکھے ہوئے تھے وہ تو کفر کے
[illegible] پر بیہودہ بے ایمانی اور خدا کی تعریف کا نام ۔ (وہ خدا کا کلام ہے)
نہین بلکہ کہلایا ہوا ہے خدا کا کلام) جس سے یہہ خیال [illegible] نکلتا ہے
کہ یہہ اوس کا نام ازل سے ہے نیا نام نہین ہے اور اس نام سے اُس کے
کام کی کامیابی بخوبی ظاہر ہوتی ہے گویا یہہ نام اوسکے کام کے کامیابی کی پیشین
گوئی ہے کیونکہ یہہ وہی ہے جس کے وسیلہ خدا ابتدا مین بولا اور سب کچھ ہو گیا
اور جبکہ اُس کے وسیلہ [illegible] ایسی کامیابی ہوگئی جو سب پر عیان ہے تو جب
وہ خود یہ کام کرنے کے لئے [illegible] تو کیسی بڑی کامیابی نہین ہوگی ؟ اس کتاب مین
مسیح کے اس نام کے مذکور ہونے سے یہہ بات ظاہر ہے کہ اس کا مصنف یوحنا
رسول ہی ہے کیونکہ مسیح کا یہہ نام کل عہد جدید مین سوائے تصنیفات یوحنا کے
اور کہین نہین پایا جاتا ہے ۔ اگر معترض یہہ کہے کہ اُسکے مصنف نے جعلسازی سے
یہہ نام لکھا ہے تاکہ لوگ اُسکو یوحنا رسول کہین تو اسکا جواب یہہ ہے کہ یہان اس
نام کا استعمال بالکل وہی نہین ہے ۔ جو یوحنا رسول کی دو کتابون مین
پایا جاتا ہے ۔ یعنے وہان تو مسیح کی ذات کی اصلیت کے ذکر کیلئے اس نام کا استعمال
ہوا مگر یہان یہہ نام مسیح کے آخری ظہور سے تعلق رکھتا ہے پس اگر کوئی جعلسازی کرتا تو
ضرور اس نام کو اسی مطلب کے لئے استعمال مین لاتا جسکو رسول کام مین لایا ۔

(۱۴) (وہ فوجین جو آسمان پر ہین) ان فوجون سے فرشتون کا
ترجمہ بالکل درست نہین کر سکتے ہین کیونکہ عہد عتیق مین فرشتگان بھی آسمان کی افواج
کہلاتے ہین اور بعض مقامون سے ظاہر ہے کہ مسیح کے ساتھ فرشتگان عدالت کرنیکے
لئے آوینگے ۔ مگر ضرور ہے کہ ہم مقدسون کو ان افواج مین شامل کرین جنکا
ذکر ۷ باب کی ۱۴ آیت مین ہے (سفید گھوڑون پر) اس لئے کہ یہہ

اُسکے ساتھ لڑائی کرنے اور فتح پانے اور عدالت اور بادشاہت کرنے مین شریک
ہونے والے ہین - اب مذکورہ آفتون کے ظہور کی طرح کوئی سُرخ یا کالے رنگ کا
گھوڑا مسیح کے پیچھے نہین نکلتا ہے بلکہ صرف سفید جو صلح و سلامتی کا نشان ہے جو
پوشاک ان سوارون کی یہان مذکور ہوئی سو وہی ہے جو ۸ وین آیت مین ہے جہان
برہ کے دولہن کا ذکر ہے - اور چونکہ انہین مقدسون کا مجموعہ برہ کی دولہن ہے
اسلئے اِن کی پوشاک بھی وہی ہے ۔

۱۵ آیت (۱۵) (اُسکے مونہہ سے تیز تلوار نکلتی ہے) ۱ باب کی ۱۶ - آیت
مین مسیح کی بابت یہہ کہا گیا (لوہے کے عصا سے اُنکی چوپانی کریگا) یہہ بھی
۲ باب ۲۷ - آیت مین مسیح کی بابت کہا گیا - اس آیت کے اخیر جملہ کا وہی مضمون ہے جو
۱۴ باب ۱۰ - آیت سے ۲۰ تک ہے خصوصاً ۱۹ وین اور ۲۰ - آیات مین اور لفظ خوف
زور ہے جسکا مطلب ہے وہی خود دیکھو یسعیاہ ۶۳/۳ قہر و غضب کا لفظی ترجمہ ہے
(قہر کا جوش)

(۱۶) (اُسکی پوشاک پر اور اُسکی ران پر) یعنے پوشاک کے اُس
حصہ پر جو ران پر تھا ران کا ذکر اسواسطے ہوا کہ ران پر تلوار حمائل کیجاتی ہے - مگر
اُسکے تلوار تو اُسکے مونہہ سے نکلتی تھی دیکھو ۱۵ - آیت مگر یہہ نام اوسکے تلوار کی
جگہہ پر لکھا ہوا تھا تاکہ ہر ایک اوس سے خبردار رہے اور ۴۵ زبور ۳ - آیت مین مذکور
ہے کہ اُس پہلوان کی تلوار حشمت و بزرگواری ہے یعنے یہی اُس کی تلوار ہین
ویسا ہی یہان (یہہ نام) تلوار کا کام دیتا ہے - ۱۷ باب ۱۴ آیت مین یہی نام
مذکور ہے برہ کے فیروزمندی کا یقینی بیان ہے ان دونون مقامون مین
اشارہ ہے اول تمطاؤس ۶ باب ۱۵ - آیت کی طرف جہان خدا باپ کا یہی نام
ہے جیسا کہ ۱۶ وین آیت سے ظاہر ہے - پس جو القاب رسول پولُس خدا
باپ پر صادق لایا وہی القاب یہان یوحنا رسول مسیح پر صادق لاتا ہے جس سے ان دونون
کا ہم مرتبہ ہونا ظاہر ہے ۔

۱۸ آیت مین کل پرند بلائے جاتے ہین تاکہ وہ لاشون کو کہامین اِس سے بڑی فتح کا پورا یقین نکلتا ہے گویا کہ ہو چکے بہت سی لڑائیون مین ایسا ہی ہوا وقوع مین آیا چنانچہ شاہ فارس جب سکندر کے ساتھ لڑنے کو نکلا تو اپنے ساتھ بہت زنجیر لایا جو اِس لئے بنائے گئے کہ سکندر کو اور اوسکے مصاحبون کو اِن سے باندہین مگر جب شاہ فارس نے شکست کہائی تو سکندر نے وہی زنجیر فارسیون کے گلے مین ڈلوائے اِسکا اصل مقام حزقیل ۳۹ باب ۱۷ آیت سے ۲۰ آیت تک ہے وہان بہی یہی فرمان پیغمبر سے دیا گیا۔ اِس فرشتہ کا سورج مین کہڑا ہونا اِسلئے ہے کہ وہان سے سب پرند اُس کی آواز سن سکین یہ ضیافت اُس ضیافت کا جواب ہے جو ۹ وین آیت مین مذکور ہے ہر ایک کے لئے مقرر ہے کہ اِن دونون مین سے ایک نہ ایک مین شریک ہو +

۱۹ آیت (۱۹) اِسمین درندہ اور بادشاہان اور افواج دکہائی دیتی ہین جو اِس لئے جمع ہوئین کہ سوار سے لڑائی کرین جیسا کہ ۱۶ باب ۱۶ و ۱۴ آیات مین مذکور ہے ۱۔ اُسی لڑائی کا بیان یہان تفصیل سے کیا گیا۔ اب یا تو یہ ہوسکتا ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ۱۱۔ اِبتداء مین کہی گئی۔ البتہ ۱۷ باب سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پیشگوئی کچہہ تو اُس وقت پوری ہوئی جب مسیح مر گیا اور یہہ بہی اوس اثر سے ٹہیک ٹہیک ہنوز نہیں پوری ہوئی تہی درندہ کی فوجین تو ابتک آگے ہین مگر مسیح کی آپ ہی فوج ہے جیسا سیہ سالار وہ خود ہے اب اِن دو فوجون کا مقابلہ ہوا اگرچہ نہین لکہا ہے کہ اون مین لڑائی ہوئی تہی۔

۲۰ آیت (۲۰) آیت مین لکہا ہے کہ درندہ پکڑا گیا چنانچہ ایسا ہی ما جرا کئی دفعہ پرانے عہد نامہ مین وقوع مین آیا دیکہو خروج ۱۴ باب مصریون کا قلزم مین ڈوب جانا اور قواریخ ۲۰ باب جب تین قومین یہوسفط پر چڑہین اور یسعیا ۱۲ باب ۱۴ آیت مین بیان ہوا کہ وہ تو اپنی زور عظیم کے سبب خدا کے ساتہ لڑنے کو اکٹہے ہونگے مگر برعکس اسکے یہہ جانا چاہئے کہ مطلق خدا کا زور عظیم ہے۔ اُنکا فتحمند ہونا تو بطرف لڑنے کا موقع بہی اون کو نملا اور درندہ پکڑا گیا۔ یہہ درندہ آٹہوان سر ہے جو دس سینگون کے مجموعہ سے بن گیا دیکہو ۱۷ باب ۱۱ آیت اور یہہ درندہ پہلا درندہ ہے جو دجال ہے۔ پس یہہ درندہ

پکڑا گیا اور لکہا ہے کہ اوس کے ساتھی بہی پکڑے گئے - مگر اوس کے بعد ہی تفسیر کے طور پر لکہا ہے جہوٹھا نبی یعنے پہلے ہمراہیون کا ذکر جمع مین کیا گیا اور بعد از ان واحد لکہا - مگر ہم سمجھ سکتے ہین کہ ۲۱ وین آیت مین جن لوگون کا ذکر ہے وہ بہی درندہ کے ہمراہ ہین مگر ۲۰ وین آیت مین یوحنا نے جہوٹھے نبی کا اتنا ذکر کیا کہ ہر آیت مین پہر نیا جملہ شروع کرنا پڑا (جہوٹھا نبی) یہہ وہی ہے جسکا ذکر ۱۳ وین باب مین ہوا - کیونکہ ان دونون کے اوصاف ایک ہی ہین یہہ نبی پہلے درندہ کا یار تہا . اور ہمدم ہے - حتی کہ پہلا درندہ اس بغیر کچہہ کر نہین سکتا ہے - کیونکہ . روحانی زور کے بغیر مادہ مین کچہہ طاقت نہین ہے اور ۱۳ وین باب مین اس جہوٹھے نبی کا ایسا بیان مندرج ہے جو چہٹوین مہر کے ظہور کے وقت وقوع مین آیا تہا - لیکن یہان سے معلوم ہوگیا کہ وہ نبی آخر تک درندہ کے سب سنگیون اور سردون کے ساتہہ ہوتا رہا اور اپنا کام کرتا آیا (آگ کی جہیل) پہلے اسی جگہہ اسکا ذکر ہے - اس باب کے شروع مین تو صدوم وعموره کی طرف اشارہ ہو اگر بیان ممکن سمندر کیطرف اشارہ ہے جس کے کنارہ پر یہہ شہر آباد ہے اس کا مطلب ہے کہ درندہ اور جہوٹھا نبی آگ کی جہیل مین ڈالے گئے - کیونکہ اس کے پیشتر ہم نے ان دونون کو دو قدرتین تصور کیا - لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہہ دونون قدرتین آخر کار دو آدمیون سے مجسم ہو کر ظاہر ہونگے .

(۲۱) (باقی) یہہ وہ لوگ ہین جو درندہ کی طرفداری کر کے مسیح کے مخالفت کرتے رہے ان کی بابت یہی کہا کہ ایک تحت مارے گئے اور نہین لکہا کہ جہیل مین ڈالے گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اون کے صرف جسمانی موت ہوئی ◆

باب بستم

کلیسیا کے جو تین خاص دشمن ہیں اُن میں سے دوسرے اور تیسرے کی
ہلاکت کا مذکور اوپر کی آیات میں ہو چکا - اِس باب کی ابتدائی آیات میں پہلے
دشمن یعنے شیطان کی ہلاکت کا بیان ہے

۱-آیت (۱) [illegible] زیر سمجھ کی درست ہے یا نہیں ہو - اس دوسری
رائے کی [illegible] ہے - پہلے باب میں مسیح نے کہا کہ موت
اور عالم ارواح کی کنجیاں [illegible] توجب کنجیاں [illegible] اُسکے پاس ہیں تو اتھاہ
گڑھے کی کنجی [illegible] ہو سکتی ہے - اور ۹ باب کے شروع میں ایک
ستارہ کی بابت لکھا ہے [illegible] اتھاہ گڑھے کی کنجی اُسکو دی گئی [illegible] بیان لکھا ہے کہ
وہ اُسکے پاس تھی - اور اگر ۱۲ ویں باب میں شیطان کا آسمان پر سے زمین پر
گرانیوالا مسیح ہے تو معقول معلوم ہوتا ہے کہ یہی اب اپنے کام کو انجام دیکر
اسکا باندھنے والا بھی ہوگا - اور متی ۱۱ باب ۹ - آیت میں مسیح نے اپنے تئین
زورآور کا باندھنے والا کہا ہے +

(بڑی زنجیر) اسکا مطلب ہے خدا کا مقصد جو ٹل نہیں سکتا ہے - یہاں شیطان
کے جو تین نام لکھے ہوئے ہیں وہ ۱۲ ویں باب میں مذکور ہوئے - اِس سے یہ دلیل
کچھ زور پکڑتی ہے کہ وہاں کا گرانے والا اور یہاں کا باندھنے والا ایک ہی ہے +

(ایساء کتابی ...) ... اور ... کی حیا ہے ...
یعنی شیطان اور شریر ... کے لئے ابدی عذاب کی ...
ہے۔ کوئی ... ہے اس جہان میں شیاطین کا ... ہے ...
... آیت میں اشارہ ہے۔

(۱) ... کی بابت تین رائے ہیں۔ اول یہ کہ ...
کی ... دو ... میں ... ہزار برس کا وقت ... ہے جس کا مطلب یہ
ہے کہ اس زمانہ میں شیطان کا ... پر ... دوسری رائے یہ
... سے ... عذاب ہونے ... وقت ...
... ہے وہ اس ہزار برس ... وقت ہے خواہ وہ ...
... پہلی رائے والے ... ہیں کہ ... باب سے ... کتاب ...
... شروع ہوتا ہے اور یہ کہ ۱۹ ویں باب کے آخر میں دنیا ...
... باب سے ... یہی بیان ... ہوتا ہے۔ لیکن دوسری رائے
والوں کو ... ہے۔ ۱۹ ویں باب کے آخر میں دنیا کی آخرت کا بیان
... ہو جانے کا ... تیسری
... ہزار برس کا ... نہیں ... خواہ ... وقت کا
... خواہ ایک مدت ... ہو ...
... وقت ...
... معقول ...
... پہلی راستہ ...
... معقول ...
... اسی طرح ... بیان ...
میں ... ۱۹ ویں اور ۲۰ ویں بابوں میں ایسا مضبوط تعلق ...
کہ کسی طرح سے اسباب کو ...

آتھیں ... سب لوگ تیسری رائے کو مانتے تھے لیکن وہ اُسکو ایک طور پر سمجھتے تھے - کہ کلیسیا مسیح کے ساتھ ہزار برس تک اس دنیا میں بادشاہت کریگی اور سب طرحکی جسمانی خوشی اور آرام کے ساتھ رہیگی .. معلوم ہوتا ہے کہ اسی سبب سے دوسرے زمانہ میں کلیسیا نے اُس رائے کو رد کیا چنانچہ دوسرے زمانہ کے مشہور معلم اگستین اور خریسُستم اور بیرونم نے پہلی رائے کو قبول کیا - تیسری رائے کے ماننے والے کلیسیا میں (کھیلی آستا) کہلاتے تھے اور ان دنون (میلانری) یعنے (ھزاری) [illegible] انگلستان کے ۴۲ عقیدون کے عقاید نامون میں اس رائے کے ماننے والے بیزار ہوکے گئے لیکن ان دنون میں خصوصاً لندن اور امریکہ میں بہت پھیلے ہوئے ہیں -

۴ آیت (۴) اور مین نے تختون کو دیکھا کہ لوگ اُن پر بیٹھے ہیں اور عدالت انھیں دی گئی یہہ بہت مشکل ہے کہ یہ وہی لوگ ہین جنکا ذکر بابعد آیت میں ہوا کہ وہ زندہ ہوئے اور ہزار برس تک مسیح کے ساتھ بادشاہت کی یا کہ دوسرے لوگ ہیں - اگر ہم اونکو ایک سمجھین تو انکی عدالت کرنیکا یہہ نتیجہ ہوا کہ یہہ لوگ [illegible] میں [illegible] زندہ ہوئے اور انہون نے مسیح کے ساتھ ہزار برس تک بادشاہی کی پر اگر دوسری رائے کو قبول کرین تو اُس سے اور متی ۱۹ باب [illegible] ۲۲ باب ۳۰ آیت سے مطابقت ہوجاتی ہے پس اس رائے [illegible] ہم یہہ سمجھتے ہین کہ یہہ تخت نشین [illegible] رسول ہین اور انہون نے خدا کی مرضی سے یہہ [illegible] دیا کہ مومنین زندہ ہون اور بادشاہت کرین - اگر ہم پہلی رائے کو مانین تو اوسکی تشریح [illegible] متی ۶ باب ۲ اور ۳ آیات اور [illegible] باب ۲۲ آیت کے بیان سے ہوتی ہے جہان لکھا ہے کہ مقدسون کو عدالت دی گئی تو بھی یہہ [illegible] معلوم ہوتا ہے کیونکہ [illegible] دنیا [illegible] ایمان لوگ جا عدہ مذکور نہیں ہوتے ہین کہ اونکی عدالت کیجائے البتہ ممکن تو ہے کہ عدالت ہوئی مگر ان لکھا نہین ہے کہ وہ کیونکر حاضر ہوئے اور انکی عدالت کی گئی +

... ہے جیسا کہ رسول نے کہا کہ اگر ہم اُسکے ساتھ ہو گئے دکھ اٹھا دین ... اسکے ساتھ بادشاہی بھی کرینگے۔

(۵) (پہلی قیامت) پہلی بات یہ والون کو مجبور ہو کے یہہ کہنا لازم آتا ہے کہ یہہ پہلی قیامت روحانی ہے اور دوسری قیامت جسمانی ہے۔ لیکن یہہ بہت مشکل ہے اس لئے کہ اگرچہ روحانی قیامت کہین کہین قیامت کہلاتی ہے تو بھی وہ کہین پہلی قیامت نہین کہلاتی ہے اور اس کتاب مین اون پہلے معنون مین بھی مذکور نہین ہوی۔

۶۔آیت (۶) (مبارک اور پاک وغیرہ) یعنے اُس وقت اس شرکت سے بہت بابرکت ... ایک اور مقدس ہین۔

(ایسون پر دوسری موت اختیار نہین پاتی) جیسے ۲ باب ۱۱ آیت مین مذکور ہوا۔ البتہ پہلی موت نے تو ان پر اختیار پایا پر وہ اس موت سے جی اُٹھے ہین دوسری موت کو اب اُنکے ساتھ کچھ علاقہ نہین ہے۔

کہانت اور بادشاہت کا ذکر مکاشفہ کی کتاب مین اکثر آیا ہے۔ اِن کے دو درجے ہین اول یہہ کہ اب بھی ہم کاہن اور بادشاہ ہین دوم یہہ کہ موت کے بعد بھی ہونگے۔

۷۔آیت (۷) قابل لحاظ ہے کہ قید خانہ سے چھوٹا ہوا شیطان اژدہا نہین کہلاتا ہے مگر صرف شیطان۔ اسکا سبب یہہ ہے کہ وہ اژدہا اسلئے کہلایا کہ وہ درندہ کا بانی تھا مگر اب تو درندہ ہلاک ہوا پس اس لئے اژدہا کی خصوصیت اس مین سے جاتی رہی۔

۸۔آیت (۸) اب شیطان حرص کے پھر اپنے پہلے کام کیطرف متوجہ ہوتا ہے یعنے لوگون کو ورغلاتا اور پھراتا ہے کیونکہ وہ اپنی آزادی کی حالت مین مسیح کی مخالفت کا کبھی نہین چھوڑ سکتا ہے اب وہ یہہ جیسا ۱۶ باب ۱۴ آیت مین مذکور ہوا لوگون کو مسیح کے ساتھ لڑنے کے لئے اکٹھا کرتا ہے۔ باوجودیکہ پہلی دفعہ وہ یکلخت ہار گئے

سکتے ہیں مگر تو وہ ابہام لئے [illegible] ہے [illegible] تھا پر یہ ہو سکتا ہے
اس فاسد خیال سے باز آنے [illegible] اور [illegible] ایک [illegible]
میں سب کے سب توبھی نہیں ہو جاتے [illegible] انکے ابعد [illegible] کے
ان کی ابعداری کی [illegible] سے انکلتی [illegible]
بعد وہ جمع ہوئے بلکہ پیدا شیطان وکوشش کرنے [illegible] نکالا اور [illegible]
ہونے کی یہ دلیل ہے کہ سب شیطان نہ تھے تھا [illegible] کی تو نہیں
وسے سکتا تھا تو بھی انکے [illegible] برائی رہی [illegible] وہ [illegible] شیطان
کی بات [illegible] ہے۔

(دوزخ میں [illegible] عاروں [illegible] [illegible]
زمین [illegible] لئے متعلق ہے [illegible] [illegible]
سب [illegible]

(کون [illegible] اگنی [illegible] شریح [illegible] ۱۹۹ [illegible]
آگنی سے ان [illegible] [illegible] کی [illegible]
کوئی [illegible] قدرت [illegible] [illegible] کے آنے
سے پوری ہوئی جب نبی اس بجالی [illegible] کوشش کر کے [illegible] سکتے ہیں۔
آیا مجھ پر پھر تو کوئی مصیبت یا دشمن نہیں پڑے گا اس [illegible]
میں خدا [illegible] کہ کوئی کیوں ہو۔ میں تیرے سارے دشمنوں کو برباد کر [illegible]
سب پر غالب آئی گی۔

(ماگوگ) یافث کا ایک بیٹا تھا دیکھو پیدائش ۱۰:۲ اور یوسیفس مورخ کی
کتاب میں مذکور ہے "کہ ماگوگ وہی ملک ہے جسکو یونانی لوگ [illegible] کہتے
تھے اور ان لوگوں کو یونانی یہ نام دیتے ہیں [illegible] سے بہت [illegible]
کی طرف رہتے تھے ان کا ملک روس میں شامل ہے۔ [illegible] کی کتاب میں [illegible]
نام سکوتی ہے خرقیل کے مذکورہ دو بابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا [illegible]

ہین ۔ ہے بلکہ معنوی ۔ یعنی یہہ کہ کلیسیا کا کوئی دشمن کیون نہ ہو مین اُسکو کامیاب نہ ہونے دونگا اگر یہ زمین کی چارون حدون سے چڑہ آوے اِسبات کے ثبوت دلائل ہین اول یہہ کہ حزقیل مین (ماگوگ) کے بادشاہ بنام گوگ کا ذکر ہے سے ... اُسکا ... شاہ ہوئی کہین نہین گذرا سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی نے اِس نام کو ماگوگ کے نام سے وضع کر لیا کیونکہ عبرانی زبان مین جیسے عربی مین میم حرف مکان کو بتاتا ہے ایسا ہی میم ماگوگ مین ہے جسکا مطلب ہے گوگ کی جگہہ ۔ دوسری دلیل یہہ ہے کہ حزقیل ۳۸ ۔ ۵ و ۶ ۔ آیات مین اُن قومونکا ذکر ہے جو گوگ کے ساتھ ہو کے چڑہ آنے والے ہین اور وہ قومین اُنکا وطن اطراف مین رہتی تہین یعنی شام کو نہ بالکل دکہن کی طرف تہا تیسری دلیل یہہ ہے کہ حزقیل ۳۸ ۔ ۱۷ ۔ آیت مین لکہا ہے خدا کے سارے نبیون نے اسکی پیشگوئی کی لیکن نام ... کسی نے نہین کی پس معلوم ہوتا ہے کہ حزقیل مین یہہ نام تشبیہی ہے اور حزقیل سے بہی زیادہ مکاشفہ مین کیونکہ حزقیل مین تو ماگوگ ... گوگ کہلایا ۔ مگر مکاشفہ مین گوگ ماگوگ ... اُنکو ... کہی گویا وہ ... قومین تہین ۔ اور نیز اُن سب قومونکا یہہ نام ... جو زمین کے چارون اطراف مین رہتی ہین نہ صرف انکا جو شمال مین رہتی ہین اسی طرح یہہ نام یہودیون مین مستعمل ہوتے تہے چنانچہ یروشلم کے ترگوم مین لکہا ہے کہ زمانہ کے بالکل آخر مین گوگ ماگوگ اور اُن کی افواج یروشلم پر چڑہ آوینگی اور خود مسیح بادشاہ اپنے ہاتہہ سے اُنکو گرادیگا اور شکستہ کریگا اور بنی اسرائیل سات برس تک اُنکے ہتہیارون کو جلاتے رہینگے الغرض اُن سے وہ دشمن مراد ہے جو سب سے آخری دشمن نمودار ... ہونگے ۔

(انکا شمار سمندر کی ریت کی مانند) یہہ محاورہ پرانے عہدنامہ مین بہت ملتا ہے دیکہو یشوع ۱۱ ۔ ۴ کنعانیون کے حق مین اور قاضی ۷ ۔ ۱۲ مدیانیون کے لیئے ... مین مستعمل ہوا ۔

(۹) (وہ زمین کی چوڑائی پر چڑھ گئے) دیکھو حبقوق ۱-۶ مقدسون کے خیمہ گاہ اور محبوب شہر ایک ہی شے ہے۔ یہ دو نام ہیں ہم نہین کہہ سکتے ہین کہ انکا مطلب بالکل لفظی سمجھا جاتا ہے یا تشبیہی یعنے یہ کہ کلیسیا خود ایک شہر کہلاتی ہے یا کہ فی الحقیقت ایک شہر ہوگا جسمین کلیسیا کے لوگ بسینگے البتہ خیمہ گاہ سے یہ تو ظاہر ہوتا ہے کہ اس ایک ہزار برس مین بھی کلیسیا کی ایسی حالت ہوگی کہ گویا وہ ایک خیمہ مین رہتی ہے یعنے خطرہ بالکل نہین جاتا رہیگا نہین تو خیمہ گاہ نہ کہلاتی۔ شہر کو محبوب اس لئے کہا کہ شہر تو کلیسیا ہے جو نور سے منور ہوتی ہے اور وہ مسیح کی محبوبہ ہے۔

(خدا کی آگ الخ) جیسا سدوم اور عمورہ پر اور ایلیاہ کے دشمنون پر اتری ویسا ہی یوحنا نے بھی بے موقع جانا کہ مسیح کے رد کرنے والون پر اترے حزقیل ۳۸-۲۲ اور ۳۹-۶ مین بھی ایسا ہی ذکر ہے۔

(۱۰) اس مین اصل دشمن کی اخیر ہلاکت کا ذکر ہے کہ وہ پہلے تو آسمان سے گرا دیا گیا اور اتھاہ کنوئین مین ڈالا گیا تھا مگر اب آگ اور گندھک کی جھیل مین ڈالا جاتا ہے متی ۲۵-۴۱ مسیح نے کہا کہ وہ آگ خصوصاً شیطان ہی کے لئے تیار کی گئی ہے۔

(۱۱) پہلی آیت مین بھی تختون کا ذکر ہے مگر یہ تخت ان سے الگ ہے اور اس لئے بڑا اور سفید کہلایا کہ جو عدالت اُسپر بیٹھکر کیجاوے گی وہ سراسر بے عیب ہوگی اسپر جو تخت نشین ہے وہ کون ہے؟ ۴ و ۵ بابون مین وہ خدا باپ ہے مگر یہان مسیح کو اس سے الگ نہین کر سکتے ہین جسنے ۳-۲۱ مین کہا کہ مین بھی غالب ہوا اور اپنے باپ کے ساتھ اُسکے تخت پر بیٹھا اور ۲۲-۱ مین یہ تخت خدا باپ اور برہ کا تخت کہلاتا ہے اسی طرح یہ مقام ان مقامون کے برخلاف نہین ہوگا جہان مسیح دنیا کا منصف کہلاتا ہے۔ جب وہ عدالت کریگا تو زمین اور آسمان اُسکے سامنے سے بھاگ گئے یہ نہین کہ ایک جگہ سے بھاگ کے دوسری جگہ چلے گئے بلکہ انکے لئے

بھی نہیں ہوئی ۔ لیکن اسکا مطلب یہہ نہیں ہو سکتا کہ وہ بالکل نیست ہو گئے ۔ یہان اُن کا صرف اُس حالت کی نیستی کا ذکر ہے جو اُن کی اب ہے اسکا بیان ۲ پطرس ۳ ۔ ۷ ۔ ۱۰ ۔ اور ۱۲ ۔ آیات مین ہے جہان مذکور ہے کہ یہہ آگ کے وسیلے سے ہوگا اور آگ سے کوئی چیز [illegible] نہیں ہو جاتی صرف اُسکی تبدیل حالت ہو جاتی ہے ۔ اگر دفعۃً تو [illegible] مان و زمین [illegible] ہوتے مگر یہان زمین و آسمان ۔ اسکا سبب یہہ ہوگا کہ گناہ زمین ہی پر ہوا [illegible] [illegible] کی تبدیل کا سمجھنا ذرہ مشکل ہے اتنا تو صاف ہے کہ اصل آسمان [illegible] نہین یہہ سلف کہ جیسے آسمان بھی انسان کے گناہ کے سبب بگڑ ہو [illegible] کا [illegible] وقت [illegible] پڑا گناہ کے سبب سے ہے

۲۰ ۔ آیت ۱۲ ([illegible]) [illegible] تو نہین لیکن تو بھی یہہ صاف ہے [illegible] [illegible] [illegible] اشخاص پیش آیا ہے کہ یہہ عدالت [illegible] لوگوں کی ہے [illegible] [illegible] ان لوگون کی عدالت تو شامل ہے جنکا ذکر آخر [illegible] کے جنبل مین ڈالے گئے مگر اس مین شک ہے کہ [illegible] مقدسون نے ہزار برس تک مسیح کے ساتھ بادشاہی کی اُن کی عدالت اس مین شامل ہے یا نہین ۔ یہہ امر نہایت مشکل ہے اس کے دونون طرف کلام اللہ کے آیات مین ایک طرف تو مسیح کہتا ہے کہ جو مجھکو دیکھتا ہے اور میرے بھیجنے والے پر ایمان لاتا ہے وہ عدالت مین نہین آوے گا ۔ یوحنا ۵ ۔ ۲۴ ۔ البتہ یہہ آیت مشکوک بھی ہے کیونکہ عدالت کے لیے جو یونانی لفظ ہے کبھی اُسکا مطلب سزا بھی ہے لیکن پھر بھی ۲ قرنتی ۵ ۔ ۱۰ مین پولوس رسول نے یہہ صاف کہا کہ ہم سبھون کے لئے ضرور ہے کہ عدالت مین حاضر ہون پس ان دونون کے مقابلہ کرنے سے یہہ نتیجہ تو صاف نکلتا ہے کہ اُن کی عدالت ایسی نہین ہوگی جیسی دنیا کے بیدین لوگون کی ہوگی [illegible] اس طرح اور اسواسطے نہین ہوگا کہ اُن کے موافق اُنکو نجات ملے یا نہ ملے لیکن صرف اس لحاظ سے کہ ہمیشہ کی زندگی مین اُن کو کتنی خوشی

اور کیسا درجہ ملے۔ اور یہی اُنکی عدالت ہے پھر دونوں طرف کئی ایک مشکلات ہیں ایک طرف تو یہہ کہ کیونکر جی اوٹھنے کے بعد اتنے دن اُنکے عدالت ہوئی۔ دوسری طرف یہہ کہ اگر یہاں مقدسوں کی عدالت نہیں ہوئی تو اور کہاں ہوئی اور کہیں ذکر نہیں ہے اور نیز لکھا ہے کیا چہوٹے کیا بڑے جس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہاں کل آدمی شامل ہیں اور نیز اگر ہم مقدسوں کو اس عدالت میں شامل نہ سمجھیں تو زندگی کی کتاب میں کن کے نام لکھے ہوئے ہونگے البتہ اُنکے نام بہی اُس کتاب میں درج ہونگے جنہوں نے اس زندگی میں حقیقتاً یا کہ مسیح پر ایمان لائے ہیں اور موت کے بعد اُنکی خبر آگئی ایمان لائے صرف مقدسوں کا یہاں پر اونکا ذکر ہونا ہو پر اونکا تو صرور ہے جنہوں نے اپنی زندگی میں خبر نہ پائی۔

۱۴ آیات (۱۴) (موت اور پاتال آگ میں ڈالے گئے) یعنے لفظی موت اور پاتال نیست ہو گئے کیونکہ اُن کے عوض اب آگ کی جہیل ہے اُن کی اب کچہ حاجت نہ رہی کیونکہ اسکے بعد تو کوئی مرا اور نہ پاتال میں گیا (آگ کی جہیل) یہہ الفاظ نہایت خوفناک کے ساتھ تین بار ان آخری آیتوں میں آتے ہیں کیونکہ بیسیوں میں ۱۴ وین آیت کے آخر میں یہہ الفاظ بڑہائے گئے ہیں کہ" (دوسری موت آگ کی جہیل ہے)۔

۱۵ آیت (۱۵) (اگر کسیکا نام) ۔ نہ پایا گیا) اگر یہاں صرف مقدسوں کا ذکر ہوتا جنہوں نے ہزار برس سلطنت کی تو (پایا نہ گیا) یہہ لفظ نہایت عجیب ہوتے کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب میں بہت سے نام پائے گئے جنکی امید نہ تہی مگر مقدسوں کی بابت ایسا گمان بہی نہیں کر سکتے ہیں پس معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بہی اُن کی طرف اشارہ ہے جنہوں نے اپنی زندگی میں مسیح کی خبر پائی تہی اور ۱ پطرس ۴: ۶ میں بہی اُنکی طرف اشارہ ہے۔ اس تمام حصہ سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی اپنے اعمال سے نجات نہیں پا سکتا ورنہ اعمال کی کتابوں کے سوائے ایک اور کتاب کی کیا ضرورت ہوتی۔

باب بست و یکم

۲۱ واں و ۲۲ واں باب مکاشفہ کی کتاب کا آخری حصہ ہے ۲۱ ویں باب کی
۹ ویں آیت سے ۲۲-۵ تک ایک پیراگراف ہے جسکا مطلب ہے نئی یروشلیم۔
اور اِس باب کی پہلی ۸۔ آیات اِس پیراگراف کا دیباچہ ہے اور ۲۲-۶ سے آخر
تک خاتمہ ہے اِس لیئے ۲۱ ویں و ۲۲ ویں بابوں پر کہ نامی جلیل کے میر مجلس کا
وہ قول صادق آتا ہے کہ مسیح نے اچھی مے کو آخر تک رکھ چھوڑا۔ یہہ حصہ نہایت ہی
دلکش اور امید انگیز ہے جبکہ پرانا زمین و آسمان ٹل گئے تو ضرور تہا کہ اُسکے عوض نئے ہوں
تب وہ پیشگوئی پوری ہوگی جو یسعیاہ ۶۵-۱۷ میں کی گئی اور اِس کامل طور پر پورے ہونیکا
ذکر پطرس نے کیا ۲ پطرس ۳ باب ۱۳۔ آیت +

۱۔آیت (سمندر اور نہیں) یہہ فقرہ مشکل ہے بعضوں نے اِس کا مطلب مطلق
تشبیہی سمجھا ہے کیونکہ اکثر اِس کتاب میں مختلف قوموں کے جوش وخروش کو سمندر سے
تشبیہہ دیگئی پس وہ کہتے ہیں کہ اِس فقرہ کا مطلب ہے کہ یہہ جوش وخروش اور
نہیں ہوگا کیونکہ شریر لوگ نہیں رہینگے جنکو یسعیاہ [illegible] باب آخری آیت میں موج
زن سمندر سے تشبیہہ دی گئی۔ البتہ یہہ مطلب اِسمیں شامل تو ہے لیکن یہی اِسکا پورا
بیان نہیں ہے۔ کیونکہ اگر ہم سمندر کو بیان تشبیہی سمجھیں تو نئے آسمان اور نئی زمین کو

بھی تشبیہی سمجھنا ہوگا لیکن ہمنے دیکھا کہ مکاشفہ کے آخر میں زیادہ تر لفظی مطلب بھی
ضرور ہے پھر بعض کہتے ہیں کہ اگر سمندر مطلق نہ رہیگا تو زمین کی خوبصورتی جاتی رہیگی
لیکن زمین کی خوبصورتی کے لئے سمندر کا بڑا وسیع رہنا کچھ ضرور نہیں ہے کیونکہ
خوبصورتی اس میں نہیں کہ وہ اتنا بڑا وسیع رہے بلکہ اس میں کہ خشکی اور تری آس پاس
ہیں جیسے جھیل سے خوبصورتی ہوتی ہے۔ سمندر کے جاتے رہنے سے خوبصورتی
جاتی نہیں رہتی بلکہ زیادہ تر خوبصورت ہوگی کیونکہ سمندر اکثر بنجر کہلاتا ہے۔ البتہ اب یہ
راستہ بھی ہے یعنے اب جہاز ہر ملک میں اسی رستے جا سکتے ہیں مگر اگر زمین خشک
ہوتی اور اس میں سڑک ہوتی تو سمندر کے راستہ ان کی نسبت زمین کے راستے
اچھے ہوتے۔

(۲) اسمیں رسول نے نئے یروشلم کو آسمان پر سے اترتے دیکھا اسکا ذکر
زیادہ مفصل بیان بعد میں ہوگا گلاتی ۴-۲۶ میں پولوس رسول نے کلیسیا کو
اوپر والے یروشلم کہا جسکا مطلب ہے کہ اب بھی کلیسیا کی جڑ آسمان پر اور اوسکی
شاخیں زمین پر ہیں مگر وہ اسوقت اوپر والی یروشلیم زمین پر اوتر آویگی
اور اس حصہ سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ پاکیزگان کا مسکن اسی زمین
پر ہوگا۔ اکثر تو یہ محاورہ ہوگیا ہے کہ ابدی خوشی کے مکان کو آسمان کہتے ہیں لیکن
بیان سے اس محاورہ کے الٹا معلوم ہوتا ہے کہ ابدی خوشی کا مکان زمین پر ہے
البتہ سرسری نظر سے تو اس میں کمی معلوم ہوتی ہے اور اسی سبب سے بعض مفسرین
نے سمجھا کہ یہاں مقدسوں کے اس حال کا بیان نہیں جو ابدی ہے بلکہ صرف اسی حال کا
جو اس ایک ہزار برس میں ہوگا البتہ اس خیال کی مددگار اور بھی کئی باتیں آگے ملینگی
مگر ان سب کے برخلاف قوی دلائل ہیں اول یہ کہ اگر مصنف سلسلہ وار قیامت تک گفتگو
کرکے اوسکے بعد کے احوال کا کچھ ذکر نہ کرتا بلکہ پیچھے ہٹکے ان حالات کا بیان
کرتا جو قیامت کے پہلے گذرے تو یہ نہایت تعجب انگیز بات ہوتی۔ دوم ۲۰ باب
۱۱-۲۰ میں لکھا ہے کہ عدالت کے وقت آسمان اور زمین بھاگ گئے ... بیان

نیا ... جس سے پہلے تھے ... اور نئی زمین کو دیکھا۔ ظاہر ہے کہ یہہ نئے آسمان اور
نئی زمین پہلی جگہہ پر ... عدالت کے پیشتر ہرگز نہین ہو سکتا تہا۔ کیونکہ ضرور
یہہ ہوا کہ پرانی زمین اور آسمان نیست ہووین۔ سوم یہہ کہ اس نئے
یروشلیم کے بیان کے آخر یعنی ۲۲-۵ مین یہہ لکہا ہے کہ وہ ابدالآباد بادشاہی
کرینگے ... ۲۰-۴ مین لکہا ہے کہ ہزار برس تک بادشاہی کرینگے پس اگر یہان
ہزار برس کے حالات مذکور ہوتے تو کلیسا ابدالآباد تک اور ہزار برس تک بادشاہی کرنا
ایک ہی بات ہے ہرگز نہین ہے ✦

نئے یروشلیم کا کیا مطلب ہے اس مین بہی اختلاف ہے بعض سمجہتے ہین کہ اسکا
مطلب صرف روحانی ہے۔ [illegible] کلیسا کے نئی حالت کا دوسرا ایک نام ہے البتہ ہم مانتے
ہین کہ یہہ بہشت بہی اس مین ... اصل ... مگر صرف یہی نہین بلکہ ضرور ہے کہ اسکو لفظی بہی
سمجہین نئے یہان تک لفظی ... کی سکونت کے لئے ایک مکان ہوگا۔ جیسا جلال
و جمال ... سے باہر ہے۔ اگر کوئی پوچہے کہ ایسا بیان کیون کیا گیا تو اسکا
جواب یہہ ہے کہ یہہ بیان نئے یروشلیم کی صرف ایک تصویر ہے جو کلیسا کے سامنے
کہینچی گئی تاکہ وہ ہمیشہ کلیسا کے مد نظر رہے اور کلیسا اس سے خوشی اور تسلی حاصل کرے
جیسا کہ کوئی اپنے ... کی تصویر دیکہکر تسلی پاتا ہے ✦

یہ شہر پاک کہلاتا ہے البتہ وہ یروشلیم بہی پاک کہلاتا تہا جو اس دنیا مین تہا
مگر وہ فی الحقیقت ایسا نہ ہوگا۔ نئے عہدنامہ مین لفظ یروشلیم کی دو صورتین ہین
ایک عبرانی دوسری یونانی جو بگڑ کے بن گئی ان دونون مین سے بگڑی ہوئی
صورت کا یوحنا نے اپنی انجیل مین استعمال کیا مگر عبرانی صورت کا جو اصلی ہے
مکاشفہ مین استعمال کیا اسکا سبب یہہ ہے کہ انجیل مین یروشلیم کا مطلب ہے وہ
یروشلیم جسنے اپنے خداوند کو رد کیا اور غیر قومون کی مانند ہوگئے اس لحاظ سے
رسوائی ... اصلی نام ... بلکہ ... نام جو یونانیون نے بگاڑ کے اسکا رکہا تہا
مکاشفہ ... لفظی یروشلیم کا کچھ بہی ذکر نہین ہے بلکہ کلیسا یا کلیسیا کے ابدی سکون

کو وہ یروشلیم کہتا ہے اِسلئے اِس مین پاک نام کا استعمال بہی کرتا ہے۔ جب رسول نے نئے یروشلیم کہا تو اِس مین لفظی شہر یروشلیم کی طرف اُسنے کچھ بہی اشارہ نہین کیا بلکہ پرانے اور نئے یروشلیم دونون کلیسا ہین یعنے پُرانے یروشلیم اسکا این جہانی حال ہے اور نئے یروشلیم اسکا آن جہانی حال ہے ◆

(دولہن کی طرح طیار کی ہوئی) اِس بات سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ شہر سے مراد ہے کلیسیا۔ کیونکہ صرف کلیسیا ہی دلہن کہلاتی ہے ◆

(۳) خدا کا خیمہ آدمیون کے ساتھ ہے) اِسکا مطلب بالکل لفظی تو نہین ہو سکتا ورنہ یہہ اِس باب کے ۲۲ وین آیت کے برخلاف ہوتا۔ خدا کی سکونت یہان خیمہ کیون کہلاتی ہے اِسکا سبب یہہ ہے کہ پہلے پہل جب خدا آدمیون کے ساتھ سکونت کرنے لگا تو اُسوقت خیمہ ہی مین ظاہر ہوا اور وہ سکونت رفتہ رفتہ زیادہ حقیقت کی طرف بڑہتی گئی۔ اور مسیح کے مجسم ہونے سے زیادہ حقیقت کے قریب پہونچگئی جس کو رسول نے یوحنا ۱: ۱۴ - مین یون کہا کہ وہ ہمارے درمیان ڈیرہ کرکے رہا۔ مگر اُسوقت وہ سکونت بالکل حقیقی ہو جاویگی اور ایسی کامل سکونت ہوگی کہ پہلی سکونتین اِس کے سامنے گویا تہی نہین گویا اِس سے پہلے کبہی خدا اسنے سکونت کی نہین تہی جیساکہ اِس فقرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دیکہہ خدا کا خیمہ آدمیون کے ساتہہ ہے ◆

جیساکہ اکثر مکاشفہ مین ہم کو یہہ بات ملی کہ اب مقدس آسمان پہ ڈیرہ کرکے رہتے ہین مگر اُسوقت وہ خود خدا زمین پر اُن کے ساتہہ سکونت رکہیگا ◆

(وے اوسکی اُمّت ہونگی یا اُمّتین ہونگی) یہہ مشکوک ہے کہ یہان اُمّت ہے یا اُمّتین بعضون نے تو یون تفسیر کی کہ اُمّتین اسلئے کہا۔ کہ الگ الگ قومون کے لوگ اِس مین شامل ہونگے جو اُمّتین کہلا سکتی ہین۔ لیکن یہہ کتاب مکاشفہ کے برخلاف ہے۔ ضرور ہے کہ اُمّت سمجہین ◆

(وہ اُنکا عمانوایل ہوگا) یعنے عمانوایل کے وعدہ کا مطلب تب بالکل پورا ہوگا (اُنکا خدا) یہہ وعدہ توریت میں بہت پایا جاتا ہے جسکا مطلب یہہ ہے کہ اُسکے بارے میں الٰہی صفات اور خوبیاں اُن کے لئے استعمال میں آ دین کی الغرض یہہ سب وعدے جو اس آیت میں مندرج ہین لفظاً تو کچھ نئے نہین مگر مطلب اِن کا نیا ہے کہ سب پرانے وعدے کامل طور سے پورے ہونگے ۔

۴-آیت (۴) اس آیت میں اُن مکروہ اور ایذا دہ چیزوں کا ذکر ہے جو اس نئی یروشلیم مین نہین ہونگی ۔ اور یہہ بات کہ اُن کی آنکھوں سے ہر ایک آنسو پونچھیگا ۔ یہ بات آخری آیت میں … مین مذکور ہوئی ۔ اس آیت مین … تاکید موت پر ہے کہ وہ پہر نہوگی … اس مین یسعیاہ ۶۵-۲۰ کی طرف اشارہ ہے وہان بہی موت اور آنسو کا ذکر … جیسا بیان … ان دونو باتوں کا علاقہ … وہ ظاہر ہے (کیونکہ پرانی چیزین گذر گئیں) جیسا کہ پہلے آسمان و زمین جاتے رہے چنانچہ یسعیاہ ۶۵-۱۷ … سب … چیزوں سے خاص … اور سب تو ہو چکی … مصیبتین ۔

۵-آیت (۵) تخت نشین نے کہا کہ میں سب کچھ نیا بناتا ہوں)

… سب پر بڑا زور ہے لیکن افسوس کہ باوجود … پہر بہی ایک چیز ہے جو … وہ آگ اور گندہک کی جھیل ہے وہ ہرگز نہین ہوگی اور بہی گناہ … بعید ہے کہ نیست ہو سکتا نہین اور ابدالآباد … خدا کے خوف اور … شدید انتقام سے فقط یہی … رہتا ہے اور رہیگا خدا کی وہ بادشاہت … جسکے لئے … اور اس طرح اور اتنی مدت تک تیاری کی ایک … اب بہی سب چیزوں کو مسیح نیا کرتا ہے ۔ دیکھو ۲ قرن ۵-۱۷ کیونکہ … اسکی نئی حالت کی بنیاد ڈالی جاتی ہے جو نئے آسمان

اور زمین مین ہوگی اور اسوقت وہ بیج بویا جاتاہے جو ابدالآباد تک پہولتا اور پہلتا رہیگا (اس نے مجھکو کہا لکھہ) یہہ قول یوحنا کو ایسا بہاری [illegible] معلوم ہوا کہ اسکی بڑائی کے سبب اسکے یقین مین اُسنے شک ہوا۔ تو اُسکو یہہ [illegible] کرنا کہ اگرچہ یہہ بات تیرے تجربہ اور سمجہہ سے باہر ہے تو بہی بالکل [illegible] یہہ ضرور پوری ہوگی ✦

(۶) (اُسنے [illegible] سے کہا پوری ہوئی ہین) مطلب [illegible] مقرر [illegible] وقت [illegible] آویگا تو خدا کے سارے [illegible] وعدے [illegible] پوری ہوگی جیسے ۱۶ باب ۱۷ آیت مین۔ مگر کامل تعمیر کے لئے فعل [illegible] اور بہی زیادہ یقین دلانے کے لئے وہ اپنی ازلیت اور [illegible] جیسا کہ اس کتاب کے شروع مین جسکا مطلب یہہ ہے کہ [illegible] اسکے انتظام کو بہی پورا کیا وہ اپنے ارادہ کو [illegible] تم مجہے الفا مانتے ہو تو میرے [illegible] آمیگا ہونے مین [illegible] موعود مین وہ ایسی [illegible] ہین کہ [illegible] مین یہہ خیال [illegible] سے باہر ہین کسطرح ان کو پا سکو [illegible] مین مفت آبحیات کے چشمہ سے دونگا یعنے ہمیشہ زندگی [illegible] مفت [illegible] ہون ہر کسکو جو پیاسا ہے اور چاہتا ہے۔ یہہ [illegible] مین [illegible] ہے لیکن اُس دنیا کے واسطے ہوتا ہے جیسا خود خداوند [illegible] عورت سے کہا کہ جو پانی مین تجہے دونگا وہ ہمیشگی زندگی کے لئے [illegible] یوحنا ۴ باب ۱۴ آیت اور یوحنا ۷ باب ۳۷ آیت مین [illegible] کہ جو پیاسا ہو وہ میرے پاس آوے اور پیوے ✦

(۷) (جو غالب آتا [illegible]) اگرچہ یہہ سب کچہہ مفت ملتا ہے تو بہی [illegible] لڑائی کرنے اور کوشش کرنے کے بغیر نہین ملتا ہے۔ کیونکہ لکہا ہے کہ جو غالب آتا ہے وہی ان سب [illegible] کا وارث ہوگا۔ (مین اُسکا خدا ہونگا [illegible]) ۷-آیت

یعنے یہہ کہ کلیسیا کی سرفرازی سبہون کے اوپر ہے یہ محاورہ حزقیل ۴۰-۲ مین پایا جاتا ہے اور جہان خدا نے اسرائیل کی بحالی کا ذکر کیا وہان ہی اُسکی بلندی کا وعدہ کیا گیا دیکہو ۴۸ زبور ۲ جسمین زبور نویس نے اُسکو بلندی پر دیکہا +

(۱۱) اِس آیت سے نئے یروشلیم کا خاص ذکر شروع ہوتا ہے اور سب سے پہلے اُس چیز کا ذکر ہوتا ہے جس سے وہ بہری ہوئی ہے یعنے خدا کے جلال کا پہر ۱۲ سے ۱۴ تک اُسکی دیوارون و بنیادون اور دروازون کا بیان ہے اور ۱۵ سے ۱۷ تک اُسکی پیمایش کا ذکر ہے ۱۸ سے ۲۱ تک اون چیزون کا ذکر ہے جس سے وہ بنی ہوئی ہے ۲۲ سے ۲۷ تک اُسکے باشندون کا بیان ہے اور ۲۲ وین باب ۱ آیت سے ۵ تک اُن باشندون کی خوشیان مذکور ہوئین +

۱۱-آیت اِس آیت سے اُسبات کا بیان شروع ہوتا ہے کہ نئے یروشلیم کی معموری خدا کے جلال سے ہے حزقیل ۴۸ باب مین جس شہر کا ذکر ہے اُسکے بالکل آخری ۳۵ آیت مین اُس شہر کا نام یون لکہا ہے (یہوواہ شاماہ) جسکا ترجمہ ہے یہوواہ وہان ہے یعنے اُس شہر کا یہہ خاصہ ہوگا کہ وہان یہوواہ سکونت کریگا و رکہیگا - الغرض کلیسیا کا اِس دنیا مین بہی یہہ خاصہ ہے کہ یہوواہ اُسمین سکونت رکہتا ہے جیسا ۴۶ زبور ۵ مین کہ خدا اُسکے بیچ ہے الخ +

جس لفظ کا ترجمہ اُردو مین روشنی ہوا اصل مین وہی لفظ ہے جو پیدایش پہلے باب مین نیر کے لئے آیا جسکا لفظی ترجمہ ہے (روشنی دینے والی چیز) پہلی پیدایش مین خدا نے نیر بنائے تا کہ نور دیوین مگر اِس نئے پیدایش اور نئے یروشلیم مین خدا کا جلال ہی نیر ہے جس سے وہ منور ہو گئی اور گویا خود ایک نیر ہے کہ چارون طرف اپنی روشنی چمکاتی ہے +

۱۱-آیت (۱۲) (بڑی اور اونچی دیوار) دیوار حفاظت کے لئے ہوتی ہے مگر یروشلیم کے لئے تو کچہہ ڈر اور خطرہ نہین وہ ہمیشہ امن و امان کی حالت مین بے خطرہ رہتی ہے پس اِسکا مطلب یہہ ہوگا کہ اُسکی دشمنون کی نیستی اور نابودی ہی اوسکی دیوار ہے

جیساکہ یسعیاہ ۲۶-۱ مین ہے کہ یہوواہ کی نجات اُس نئے شہر کی دیوارین اور
برج وغیرہ ہوگی (بارہ پھاٹک اور اُن پر بارہ فرشتگان) جیسے حزقیل
۴۸-۳۱ مین - اور یہہ بارہ فرشتگان حفاظت کے لئے بارہ پھاٹکون پر ہین -
مگر یہان اُسکا ذکر عموماً کیا گیا - اِسکا سبب یہہ ہے کہ نئے عہد نامہ مین خاص کر کے
خطون مگر بالتخصیص کتاب مکاشفہ مین قومیت کا فرق بالکل مٹایا گیا اور اِن بارہون
سے یہان مراد ہے کل کلیسا جیساکہ پرانے عہد نامہ مین بارہون فرقون کا
مطلب ہے کل بنی اسرائیل +

۱۳- آیت (۱۳) اِس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ زمین کی جا چارون سمتون سے لئے
ہوئے ہین جیسے یسعیاہ - ۴۳ - ۵ و ۶ مین اور خود خداوند نے بھی فرمایا کہ چارون
سمتون سے لوگ آوینگے الخ +

۱۴- آیت (۱۴) (بارہ بنیادین الخ) معلوم ہوتا ہے کہ ہر دو دروازون کے بیچ مین
جو دیوار تھی اُسکی بنیاد ایک پتھر تھا اِس طرح اِن مین سے چار پتھر شہر کے کونون
کے پتھر ہونگے - ایسی بنیاد والی اور پائدار شہر کا انتظار عبرانی ۱۱-۱۰ مین کیا گیا +
(اِن بنیادون پر برّہ کے بارھون رسولون کے نام) اِس سے بخوبی
ظاہر ہے کہ کلیسا ابد الآباد تک رسولون کی بنیاد پر قائم رہے گی - جنہین مسیح نے
اپنے اِس دنیا مین ہونے کیوقت چن لیا - ضرور ہے کہ ہم یہوواہ کی جگہہ متیاہ کو سمجھین
اگرچہ اِن کے کامون کا ذکر بہت ہی کم ہوا اور لوگ اُن سے بہت زیادہ مشہور
ہوگئے - مثلاً پول رسول مگر خداوند کے جی اُٹھنے کی گواہی وہی دیتے تھے اور
انہین کی گواہی پر تمام کلیسا قائم ہے اور ابد الآباد تک رہیگی - اور اگر وہ بارہ
رسول گواہی نہ دیتے تو پول رسول سے کچھ کام نہو سکتا - البتہ پول رسول تو تھا مگر
اس کام کے لئے یعنے بنیاد ڈالنے کے لئے خداوند نے اُسکو نہین بلایا مگر بشارت
دینے کے لئے (برّہ کے رسول) جیسا پول رسول نے افسی ۲-۲۰ مین اِس
لحاظ سے کہ مبادا افسی لوگ رسولون کو بنیاد سمجھکر خود مسیح کو جو بنیادون کی بنیاد

سے بھول جاوین ۔ مسیح کو کونے کا سرا کہا ویسی ہی یہان یوحنا رسول فقط رسول
نہیں کہتا بلکہ برہ کے رسول اِسلئے کہ اگر وہ برہ کے رسول نہ ہوتے تو
کچھ بھی نہوتے ۔ یہان بارہ فرقون اور بارہ رسولون کے اکٹھا ذکر کرنے سے
معلوم ہوتا ہے کہ رسول نے پرانے اور نئے عہدنامہ کے کلیسیائون کو ملاکر بیان
بیان کیا ٭

(۱۵) جیسے یہان ویسے حزقیل ۴۰ - ۳۰ - اُس فرشتہ کے ہاتھ مین سرکنڈا
دکہائی دیا ٭

(۱۶) بارہ ہزار ستادئیون) معلوم ہوتا ہے کہ یہہ شہر کا رقبہ ہے ۔ اِس آیت
کا آخری فقرہ مشکل ہے ۔ کیونکہ اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر کی اونچائی اُسکی لمبائی اور
چوڑائی کے برابر ہے ۔ لیکن اِس سے شہر بد وضع ہو جاتا ہے اور دوسری آیت مین اُسکی
اونچائی الگ بتائی گئی کہ وہ (ایک سو چوالیس) ہاتھ ہے یہہ مشکل دو طرح سے
حل ہو سکتی ہے ایک طرح شاید اِس اونچائی مین اُس پہاڑ کی اونچائی بھی شامل ہو جسپر وہ
بسا ہوا تھا جیسا کہ یروشلیم کوہ صیہون پر ۔ دوسرے اِس طرح لنبان اور چوڑان تو
اِس شہر کا برابر ہے اور اُسکا اونچان جتنا ہے وہ چارون طرف برابر ہے ۔ تو اِس طرح
سے وہ شہر مربع ٹہیرا ۔ جو کاملیت کا نشان سمجھا جاتا ہے اور (ارسطوطالیس) ایک
کامل آدمی کو مربع آدمی کہتا ہے ٭

۱۸ - آیت (۱۸) شہر خالص سونیکا شفاف شیشہ کی مانند) ایسا سونا تو کہین
نہین ہے مگر رسول کو یہہ اِسلئے دکہایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ وہ اِس دنیا کے سونے
سے کہین بہتر ہے ٭

۱۹ آیت (۱۹) پہلے تو رسول نے عموماً بیان کیا کہ دیوار کی بنیادین ہر طرح کی قیمتی جواہرات سے
آراستہ ہین مگر صفائی کے لئے ہر ایک بنیاد کا ذکر الگ کرتا ہے اور ہر ایک کیلئے
ایک مخصوص جواہر کا نام لیتا ہے پہلی بنیاد یشم کی یعنے ایک دروازہ سے دوسرے
دروازہ تک ایک یشم سے ایک دیوار تہا جیسے یسعیاہ ۔ ۵۴ - ۱۱ و ۱۲ - آیات

شہ - بعض مفسرین نے بڑی کوشش کی کہ ان جواہرات مین سے ہر ایک کو ایک
ایک رسول پر صادق لاوین - لیکن یہہ کوشش بالکل باطل ہے - کیونکہ اول تو اکثر
رسولون کے مزاج کی خصوصیت کو ہم نہین جانتے ہین - علاوہ ازین جواہرات کی
ٹہیک تشخیص و تدقیق امر محال ہے - صاف ظاہر ہے کہ ۱۹ وین و ۲۰ وین آیات مین
اُس مقام کیطرف اشارہ ہے جہان اُن بارہ جواہرون کا ذکر ہے جو سردار کاہن کے
سینہ بند پر جڑے ہوئے تہے - وہان نہین لکہا ہے کہ کون جواہر کس فرقہ سے
علاقہ رکہتا تہا یا کس کا نشان تہا بلکہ یہہ بہی نہین کہ کس جواہر پر کس فرقہ کا نام منقش تہا -
ان دونون مقامون سے یہہ نتیجہ صفائی سے نکلتا ہے کہ خدا اپنی کلیسیا کو سب طرح سے
حسنات و برکات اور خوبیون سے آراستہ اور پیراستہ کرتا ہے تیسرے یو شب چراغ
کی - اسکے معنی اصل لفظ کے الکدون ہے - یہہ صرف کہلادون شہر مین پایا جاتا ہے
اسکا رنگ آسمانی ہے گہرا اور رنگونکے شعاع بہی اسمین پائے جاتے ہین - چھٹوان
جو اہر اصل ہے اور پانچوان اس کی ایک قسم ہے اسکا رنگ ناخون کے اس حصہ کا رنگ
ہے جو انگلی سے جڑا ہوا نہین ہے - آٹھوان سبز رنگ کا ہے جیسے سمندر کا شفاف
پانی زبرجد شفاف ہے اور سونیکی چمک اسمین ہے - دسوان یہہ نوین کی ایک
قسم ہے لیکن اسکا رنگ کچہہ پہیکا ہے - بارہوان ارغوانی رنگ کا ہے اور گیارہوان
بہی اسی قسم مین سے ہے لیکن کچہہ پہیکا ہے ٭

۲۲ - آیت (۲۲) مین نے اُس مین ہیکل نہ دیکہی کیونکہ خداوند خدا اُسکی
ہیکل ہے آلخ) جبکہ پرستش کا مقصود یعنے خدا خود اُسمین موجود ہے اور ظاہر ہے
تو پہر پرستش گاہ یعنے ہیکل کی اُسمین کچہہ ضرورت نہین - اور جب وہ خود موجود ہے
تو کاہن اور قربانی کی کیا حاجت - یرمیاہ ۳ - ۱۶ - ۱۷ مین جو پیش گوئی ہے وہ
قدرے تو اسیری کے بعد کے وقت کی پیش گوئی ہے اور قدرے اس زمانہ کی جس مین
ہم ہین اور قدرے نئے یروشلیم کی - نبوخدنضر کی وقت عہد کا صندوق کہوہ
گیا پہر کبہی نہین بنایا گیا - یہانتک تو اسیری کے بعد کے وقت پر وہ پیشگوئی صادق آئی

مگر یہہ بات کہ وہ خیال مین نہ آوے گا اور اُس کے نہونے سے افسوس نہین ہوگا بہت زیادہ اسوقت پر صادق آتا ہے ۔ کیونکہ جب تک نقلی ہیکل رہی تب تک صندوق کا نہونا نہایت افسوس ناک بات تہی کیونکہ وہی اُس زمینی ہیکل کا مرکز تہا ۔ لیکن اب تو

آیت ۲۲ کل یروشلیم یعنے ساری کلیسیا یہوواہ کا تخت اور سکونتگاہ ہوگئی ہے اور کل قومین اُسمین جمع ہوگئی ہین اب اُس صندوق کا نہونا کچہہ بہی افسوس کا سبب نہین ہے تو کسقدر زیادہ یہہ نئے یروشلیم مین پورا ہوگا جبکہ یہہ بات پوری ہوگی کہ وہ اپنے دلکی شرارت کے پیچہے پہر کبہی نہ چلینگے ۔

آیت ۲۳ (۲۳) اسمین اشارہ ہے یسعیاہ ۶۰ - ۱۹ و ۲۰ کیطرف

۲۱ باب ۲۴ و ۲۵ آیات و ۲۲ باب کی دوسری آیت کے آخر مین جو کچہہ لکہا ہے وہ مشکل کہنگا ۔ ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن لوگون کے سوائے جو اُس دُلہن کی جسیل مین ہین اور لوگ بہی اِس نئے یروشلیم سے باہر ہونگے ۔ البتہ یہہ لوگ اس شہر سے بالکل الگ تو نہین ہین بلکہ اس سے خاص علاقہ رکہتے ہین کیونکہ وہ اُس کی روشنی مین چلتی ہین ۔ وغیرہ پس اب یہہ نتیجہ نکالنا ہوگا کہ یہہ وہ لوگ ہین جو ہزار برس کے بعد اُٹہے اور اُنکی عدالت ہوئی اور اُنہین کے نام برہ کی زندگی کی کتاب مین پائے گئے اگرچہ یہہ معقول تو ہے کہ جب اُن کی عدالت ہو چکی تب چاہئے کہ وہ مقدسون مین شامل ہو جاوین مگر ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ چندے باہر رکہے جاتے ہین تاکہ مقدسون کی خاقت سے ترقی پاکر بالکل اِس لائق ٹہہرین کہ ان مین شامل ہوسکین ۔ جو لوگ اِس تفسیر کا انکار کرتے ہین وہ ان آیات کو اپنے اُس رائے کی ایک قوی دلیل جانتے ہین کہ ان دو بابون مین اُس ہزار برس کا بیان ہے اور سمجہتے ہین کہ ان قومون سے مراد وہ قومین ہین جو ۲۰ باب ۸ آیت مین مذکور ہو چکے ہین یعنے اُنہین قومون سے بعض لوگ ہزار برس کے بیچ مین ورتاع لاوین گے ۔

آیت ۲۷ (۲۷) اسمین اُس شہر کے باشندگان کا بیان ہے (کوئی ناپاک چیز)

یعنے جو خدا کے لئے مخصوص نہو (یا جھوٹھ ہے) اصل میں جو جھوٹھ
کرتا ہے یعنے نہ صرف وہ جھوٹھ بولتا ہے بلکہ جو جھوٹھ سے کچھ تعلق بھی
رکہتا ہے ۔

باب بست و دوم

۱ - آیت
(۱) ندی ۔ اسمین اشارہ ہے پیدائش ۲-۱۰ اور حزقیل ۴۷ - ۱ سے ۱۲ تک
کیطرف ۔ اسکا مطلب ہے خدا کے فضل کی ندی جو اب بھی موجود ہے پر اسکی
تاثیر بہت کم ہوتی ہے ۔ لیکن جسوقت کا بیان ذکر ہے اُسوقت وہ اپنی پوری تاثیر
کریگی ۔ یوحنا کی انجیل میں بالتخصیص اُس ندی کا ذکر ہے جس سے ہم اب پی
سکتے ہیں اور مکاشفہ میں اُس ندی کا جس سے ہم پیوینگے ۔ ۴۶ زبور میں
جس ندی کا ذکر ہے وہ ان دونوں پر صادق آتی ہے ۔ زکریاہ ۱۴ - ۸ کی
پیشگوئی حزقیل کے مذکورہ مقام کی پیشگوئی سے ملتی ہے ۔

۳ - آیت
(۳) نہ صرف کلیسیا کی ہر ایک لعنت ہٹائی جاویگی بلکہ اس آیت سے معلوم
ہوتا ہے کہ اُسکی بیخ و بن بہی مطلقاً مٹائی جاویگی (دیکھو پیدائش کی پیشگوئی
۳ باب ۱۷) اسکا مطلب یہہ ہے کہ [illegible]

پر درخت لگے ہوئے تھے۔ دیکھو حزقیل ۴۷-۷ و ۱۲- ان دونون مقامون
مین فرق صرف اتنا ہے کہ حزقیل مین عام درختون کا ذکر ہے اور یہان درخت
کا ذکر ہے اس درخت حیات مین صاف اشارہ پیدائش کے دوسرے باب کیطرف
ہے اور مطلب یہ ہے کہ جو عرق ریزی انسان سے اُسکے گنہگار ہونیکے سبب چھین
لی گئی۔ وہ پھر انسان کو دی جاویگی۔ مسیح نے مکاشفہ ۲-۷ مین اسکا وعدہ کیا
تھا باغ عدن مین تو صرف ایک ہی درخت حیات کا ذکر ہے لیکن یہان وہ کثرت سے
ہین (بارہ پھل) یعنے اسکا پھل بارہ قسم کا ہے۔

(بارھوین یعنے وہ پھلتا رہیگا) یعنے اس مین سے جو زندگی نکلتی ہے
وہ بلاناغہ نکلتی رہیگی (اور کچھ لعنت نہ ہوگی) جیسے زکریاہ ۱۴-۱۱ مین ہے۔ پرانے
عہدنامہ کا آخری لفظ ہے لعنت اور نئے عہدنامہ کا قریباً آخری لفظ ہے مطلق
لعنت نہ ہوگی (خدا اور برہ کا تخت اُس مین ہوگا) اس مین اشارہ ہے حزقیل کے
۷ وین باب کیطرف جہان لکھا ہے کہ جب تک وہ چیزین تم مین سے دور نہ کیجاوے
تب تک مین تم مین نہین رہونگا۔ اُس وقت اُس مین کوئی حرام چیز نہین ہوگی بلکہ
وہ خدا اور برہ کے تخت سے تفریق مسکن ہوگی اور وہ تخت اُس مین ہوگا۔ وہان کا خاص
کام کیا ہوگا۔ عبادت کرنا۔ لیکن پردہ کے پیچھے نہین۔ جیسے اب ہوتی ہے۔ بلکہ
روبرو۔ پہلے رسول نے لفظ تخت کو خدا اور برہ دونون کے ساتھ منسوب کیا لیکن
آگے لفظ بندون اور موہنہ کے ساتھ ضمیر واحد استعمال کیا۔ یعنے اُس کے بندے اور
اُسکا موہنہ۔ اور اس سے باپ اور برہ کی یگانگی ظاہر ہے +

۴ آیت (۴) (اُسکا نام ان کے ماتھون پر) اسکا مطلب یہ ہے کہ اب سے ابد تک وہ
اُنہین کا مال ہو رہین گے +

۵ آیت (۵) اس آیت مین دوبارہ لکھا ہے کہ پھر رات نہوگی۔ اب تو بار بار یہ پکارنا پڑتا ہے
کہ اے نگہبان اب رات مین کیا یعنے کتنی رات باقی ہے لیکن اُس وقت یہ انتظار
مطلق دور ہوگا۔ کیونکہ ظلمات مطلق نہ ہوگی +

خاتمہ

مذکورہ حصہ اور کل کتاب کا یہ خاتمہ جو ۲۲-۶ سے آخر تک ہے اس کتاب کے دیباچہ سے بہت ملتا ہے خصوصاً اس بات مین کہ ان دونون مین اس کتاب کی ضروریت پر بڑی تاکید کیگئی ہے ۔

(۶) (سچ اور برحق) یہی الفاظ ۱۹-۹- اور ۲۱-۵ مین عاقبت کے بیان ۶-آیت
مین ہکو مل چکے (خداوند جو نبیون کی روحون کا خدا ہے) اردو مین روحون کی جگہ مقدس ہے مگر اغلب ہے کہ روحون کا درست ہے عموماً اسکا وہی مطلب ہے جو ۲ پطرا- ۱ مین ہے - صرف اتنا فرق ہے کہ یہان لفظ روح جمع مین ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ یہان روح کا مطلب ہے روح قدس اور روح قدس ایک ہی ہے پس صیغہ جمع مین ہونے کا یہ مطلب ہوگا - کہ جیسا خدا اپنی مجموع صفات کے سبب عبرانی مین الوہیم صیغہ جمع مین ہے - ویسا ہی روح قدس اپنے نبیون مین الگ الگ طور سے کام کرنے کے سبب صیغہ جمع مین ہے (دیکھو ۱-۴) یہ اباب ۱- آیت سے بہت ملتا ہے ۔

(۷) (دیکھ مین جلد آتا ہون) اس آیت مین مشکل بات یہ ہے کہ ۶ وین ۷-آیت
آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ متکلم فرشتہ ہے اور یہ سخن کہ دیکھ مین جلد آتا ہون مسیح کا ہے - کیونکہ آنے والا کوئی فرشتہ نہین ہے بلکہ مسیح - لیکن اوپر ہمنے دیکھا کہ یہ متکلم فرشتہ مسیح کیطرف سے بولتا ہے یعنے اسکی باتون کو اسکی طرف سے کہتا ہے اسطرح ہم یہان بھی سمجھ سکتے ہین کہ "دیکھ مین جلد آتا ہون" اسکو بھی فرشتہ نے مسیح کیطرف سے کہا اور رسول فرشتہ کے ان لفظون سے "کہ دیکھ مین جلد آتا ہون" بخوبی نتیجہ نکال سکتا تھا کہ یہ آنیوالا فرشتہ نہین ہے بلکہ مسیح - جیسا دیباچہ مین دیکھو باب ۱- ۷ آیت ویسے ہی خاتمہ مین مسیح کے آنے کا ذکر ہے - بلکہ خاتمہ ۱۲ و ۲۰ آیت تاکید کے

ساتھ وعدہ کیا گیا دیکھو ۲۲ - ۶ و ۱۲ و ۲۰ - آیت اور یہ اسنے عہد نامہ مین جو بات سب سے زیادہ اس وعدہ سے ملتی ہے وہ ملاکی ۳ - ۱ - مین ہے جہان بڑی تاکید کے ساتھ دو بار یہی بات کہی گئی - اس آیت کا آخر باب ۴ - آیت سے ملتا ہے ٭

وہ تعجب کی بات ہے کہ یوحنا رسول نے پھر وہی کام کیا جس کے کرنیکے سبب ۱۹ وین باب مین اُس نے سرزنش اُٹھائی - لیکن اس ایک ہی حرکت کے سببون مین بہت فرق ہے - پہلے تو اُس نے اس حرکت کو اس سبب سے کیا کہ اُس نے ایک نہایت عجیب بات دیکھی اور سنی - پر اب اس سبب سے کیا اُسنے اس تمام کتاب کی پیشگوئیون اور رویتون کو بکلفت اپنے سامنے رکھا ہوا پایا - جسکے سبب سے پہلے سے کہین زیادہ حیرانگی نے اُسکو پکڑا اور پھر وہی حرکت اُس سے ظہور مین آئی - غالب ہے کہ رسول نے اسی واسطے دو دفعہ اپنی اس حرکت کا بیان کیا کہ اس سے کلیسیا یہہ سیکھے کہ یہ رویتین کیسی بڑی پر تاثیر مین کہ جس نے اُن کو پہلے دیکھا اُس پر ایسی بڑی تاثیر ہوئی - جیسا کہ رسول نے اُس کتاب کے دیباچہ مین اپنا نام کیا جیسا کہ رسول نے اس کتاب کے دیباچہ مین اپنا نام لیا ویسی ہی اس کتاب کے آخر مین بھی تاکہ کچھ شک نہو کہ یوحنا رسول ہی اس کتاب کا مصنف ہے ٭

(۱۰) یہ آیت دانیل ۸ - ۲۶ کا جواب ہے کہ وہان کہا چھپا اور یہان لکھا ہے مت چھپا کیونکہ اب وقت بہت نزدیک ہے اور ابھی یہ باتین وقوع مین آنے لگین گی ٭

(۱۱) دیکھو متی ۲۴ باب ۲۵ - اور حزقیل ۱۲ باب ۲۷ - اور ۲ باب ۲۴ - اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ وقت یعنے (میعاد) ایسا نزدیک آپہنچا ہے کہ اب تبدیل کے لئے نہایت ہی کم فرصت ہے البتہ ممکن تو ہے لیکن امید بہت ہی کم ہے - الغرض اس ساری کتاب کا خلاصہ یہ ہے کہ ہمارے دلون پہ اس بات کو بخوبی نقش کر دے کہ خداوند کا آنا بہت نزدیک ہے لہذا اگر ہم اپنے وقت کو گویا بالکل ہی خیال کرین تو بجا ہے - اس آیت کا درست ترجمہ یہ ہے جو ناراست

ہے سو آگے کو ناراستی کرے اور جو نجس ہے سو اپنے تئین آگے کو نجس کرے اور جو راستباز ہے سو آگے کو راستبازی کرے اور جو پاک ہے سو آگے کو اپنے تئین پاک کرے (۱) راستبازی کرنا یہ محاورہ یوحنا رسول کی تصنیفات مین پایا جاتا ہے پہلے یوحنا ۲ - ۲۹ - ۳ - ۷ مین اور جو کوئی راستبازی کرتا ہے وہ ابرہام کی حقیقی اولاد ٹھیرتا ہے :

۱۲- آیت (۶) ۱۲ وین آیت کے پہلے ۱۰ وین آیت مین اور بعد ۲۰ وین آیت مین مسیح کے جلد آنے کا ذکر ہے۔ اس سے بلاشک وشبہ یہ بات پایہ تحقیق کو پہونچ جاتی ہے۔ کہ ۱۱ وین آیت مین وقت کی تنگی کا ذکر ہے ✦

(۷) ایک کو بدلا دون جیسا اُس کا کام ہے) نہین نکلتا ہے کہ جیسے اسکے کام ہین بلکہ یہ کہ جیسا اسکا کام ہے یعنے واحد مین۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کی زندگی کی کامون یا حالتون کا مجموعہ مسیح کے سامہنے ایسا ہے جیسا ایک کام اور جیسا وہ کام اب ہے ویسا ہی اُس وقت بھی تغیر نہ ہوگا یعنے اُس وقت فیصلہ حال ہی پر موقوف ہے جیسے متی ۱۶ - ۲۷ وہان بھی کام صیغہ واحد مین ہے ✦

۱۳- آیت (۱۳) یہہ آیت بھی ویسا جیسے ملتی ہے دیکھو ۱ - ۸ - معلوم ہوتا ہے کہ وہان متکلم باپ ہے اور یہان بیٹا ہے اس بات سے کہ کلیسیا کے لئے وہ الفا ہوا پوری امید پیدا ہو سکتی ہے کہ وہ اومیگا بھی ہوگا۔ یعنے اُس کے سارے وعدے اور وعید پورے ہونگے ✦

۱۴- آیت (۱۴) (جو اپنی پوشاک کو دھوتے ہین وُہ مبارک ہین) نہین لکھا کہ کس سے دھوتے ہین کیونکہ ۷ - ۱۴ - مین اس کا جواب مل چکا کہ برہ کے خون سے جاننا چاہیئے کہ اردو بائبل مین یہ فقرہ ہے کہ جو اُسکے حکم پر عمل کرتے ہین وہ مبارک ہین۔ اصل مضمون کا وہی ہے جسکا ہمنے بیان کیا ✦

اردو مین جس لفظ کا ترجمہ ہوا تاکہ اختیار ہو سکے۔ اصل مین اُس کا ترجمہ ہے تاکہ اختیار ہوگا جس مین دو مطلب ہین ایک یہ تاکہ ہو دوسرا یہ کہ یقیناً ہوگا ✦

(۱۵) کیسی بیحیائی اور دل خراش طور پر لکھا گیا کہ (وہ باہر ہین) یعنے وہ آگ اور گندھک کی جھیل مین ہین جو اس نئے یروشلیم سے باہر ہے کل خاتمہ مین آگ اور گندھک جھیل کا نام نہین ہے کیونکہ فقط اتنا کہنا کافی ہے کہ اس مقدس شہر کے باہر ہین کیونکہ اُسمین داخل نہو سکینگے کتون سے مراد ہے ۔ ناپاک دیکھو استثنا ۲۳۔۱۸ وہان خواہ لفظی خواہ تشبیہی مطلب سمجہین مطلب ہے حد درجہ کی ناپاکی ۔ پہر دیکھو متی ۷۔۶ ۔ اور فلپی ۳۔۲ (جو کوئی جھوٹھ کو پیار کرتا ہی اور جھوٹھ کا کام کرتا ہی) جیسے رومی ۱۔۲۲ پہلے ضرور ہے کہ جھوٹھ کی محبت دلمین پیدا ہو ورنہ کس طرح جھوٹھ کا کام ظہور مین آ سکتا ہے ۔ پہر یہہ بہی ممکن ہے کہ کوئی جھوٹھ سے محبت تو رکہے پر اُسکو انجام تک نہ پہونچاوے ۔ یعنے جھوٹھ کا کام نکرے ۔ تو بیان ہوا ہے کہ یہہ دونون قسم کے لوگ نئے یروشلیم سے باہر ہین ۔ غور کے لائق ہے کہ جھوٹھ کی برائی خدا کے کلام مین رفتہ رفتہ زیادہ ظاہر ہوتی آئی عہد عتیق کے پہلے نصف مین تو کئی مقامون مین یہہ ذکر ہے کہ مقدسون نے جھوٹھ کہا اور اگرچہ اُسکے واسطے اُنکی تعریف نہین ہوئی تو بہی صرف جھوٹھ کے واسطے اُنپر عیب نہین لگایا گیا ۔ لیکن انبیا کے صحیفون مین جھوٹھ کی برائی بہت زیادہ مذکور ہوئی اور اسی طرح رفتہ رفتہ وہ زیادہ مذکور ہوتی گئی یہانتک کہ کلام اللہ کے آخری دو بابون مین یہہ صاف لکھا ہے کہ جھوٹھ اور بڑے بڑے گناہون کی طرح ابدی عذاب کا سبب ہوتا ہے ۔ لیکن یوحنا رسول کی تصنیفات مین جھوٹھ کا صرف وہ مطلب نہین ہے جو عموماً سمجھا جاتا ہے یعنے اوروںکی نسبت دلمین کچھ رکہنا اور کلام مین اور کچھ دکہانا یعنی جھوٹھ کا عام مطلب اوروںسے تعلق رکہتا ہے مگر یوحنا رسول کی تصنیفات مین جھوٹھ کا مطلب خاص اپنے سے تعلق رکہتا ہے یعنے کسی کے دلکا ایسا حال کہ خود ہی الحق سے الگ رہتا ہے اور فریب کہانے مین خوش ہے ٭

۱۶ ۔ آیت (۱۶) یوحنا رسول کیطرح خود یشوع اپنا نام لیتا ہے یعنے مین یشوع ۔ جس بات کو مسیح نے ۱۳ وین آیت مین عام طور پر کہا تہا ۔ اُسی کو ۱۶ وین آیت مین خاص کرکے داؤد کے خاندان کے حق مین کہتا ہے ۔ کہ مین اُسکی اصل اور نسل ہون جیسے ۳۔۷ مین داؤد کی کنجی کا ذکر کیا ۔ خاندان داؤد شاہی خاندان ہے اور صرف یہی خاندان خدا کی

بادشاہی سے خاص تعلق رکہتا ہے پس جوکوئی خدا کی بادشاہت مین داخل ہونا چاہئے ضرور ہے کہ وہ اِس خاندان مین شریک ہو - اِس خاندان کی اصل بہی یسوع ہے او نسل بہی - پس جوکوئی اِس خاندان مین شریک ہونا چاہتا ہو ضرور ہے کہ وہ اِس نسل مین شریک ہو +

(صبح کا روشن ستارہ) اِس مین یسعیاہ ۱۴-۱۲ کیطرف اشارہ ہے وہان بابل کا ہی نام ہے وہ تو گر گیا لیکن یہہ ستارہ یعنے مسیح کبہی گرنے کا نہین بلکہ ترقی پذیر ہے اور اُسکی روشنی کی کچہہ انتہا نہین ہے +

۱۷-آیت (۱۷) (آ آ) اکثر مفسرون نے سمجہا کہ روح قدس اور کلیسیا ہم گناہگارون کی طرف مخاطب ہوکر کہتی ہے کہ آ اور جوکوئی یہہ آواز سنتا ہے وہ بہی گنہگارون کی طرف مخاطب ہوکر بلاوے اور کہے آ - الغرض اِن تینون آ کے مخاطب گنہگار ہین - اگرچہ آ کا یہہ مطلب ہے لیکن پہلے دو دفعہ آ کا مخاطب گنہگار نہین بلکہ روح اور کلیسیا مسیح سے کہتے ہین کہ آ کیونکہ اوّل تو کُل کتاب مکاشفہ کا مطلب ہے مسیح کی آمد اِسی کتاب کا مقصود آدمی کا آنا نہین ہے - دوسرے یہہ کہ ۶ وین باب کے شروع سے یہہ پیشگوئیان شروع ہوتی ہین اور وہان چار جانورون نے چار بار یہی الفاظ آ آ آ آ مسیح کیطرف مخاطب ہوکر کہے - تیسرے اِسی باب کی ۲۰ وین آیت مین بہی یہی لفظ آ پہر مذکور ہوتا ہے اور وہان اِسکے مخاطب مین کچہہ شک نہین ہے پہر ۲۰ وین آیت مین اگرچہ مذکور نہین ہوا کہ دولہن متکلم ہے تو بہی جواب ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ دولہن کا جواب ہے جب ۱۷ وین آیت مین - یعنے دولہن اپنے دولہا کے ملنے کی نہایت مشتاق ہوکر یہہ دعا مانگتی ہے کہ آ اور روح قدس وہی ہے جو دولہن سے یہہ دعا منگواتی ہے - دیکہو رومی ۸- ۲۶ - اِسکا سبب ۲۶ آیت مین لکہا ہے کہ ہم اپنی کمزوری کے سبب آہ مارتے ہین اور آہ مارنے کے سوائے اور ہم کچہہ نہین کر سکتے ہین لیکن روح قدس ہماری اُس آہ کو گویا تلفظ دیکر مسیح کے پاس بہیجتا ہے یعنے ہم تو نادانی سے مانگتی ہین لیکن وہ اُسکا پورا علم رکہکر ہمارے لئے مانگتا ہے - ہمین کبہی

اِس بات پر کفایت نہین کرنا چاہیے - کہ تمام کلیسیا دعا مانگتی ہے اب ہمین دعا مانگنا کیا ضرور ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اپنے واسطے مانگے اور جس طرح ہم یہہ دعا مانگتے ہین کہ مسیح آوے اُسی طرح ہم اُسکو ہمیشہ یاد رکہین اور کوشش کرین کہ ہم بہی اُسکے پاس آوین نہ کہ صرف وہی ہمارے پاس آوے - یہہ خصوصاً یوحنا ۱۴ - ۳ سے ملتا ہے کہ جو پیاسا ہو آوے آلخ اور جب کوئی ایسا ہی کرتا ہے تب ہی وہ سچائی سے یہہ دعا مانگ سکتا ہے کہ اے مسیح آ -

۱۸-۱۹ آیت (۱۸ و ۱۹) اِن آیات مین جو وعید ہین اُنسے اِس کتاب کی قدر و منزلت صاف معلوم ہوتی ہے ایسے ہی وعید پُرانے عہد نامہ مین استثنا ۴ - ۲ - استثنا ۱۲ - ۳۲ اور امثال ۳۰ - ۵ - و ۶ مین ہین گہٹانے یا بڑہانے - اِسکا مطلب ہے زندگی کے اس راہ کو جو بہت تنگ ہے اور اِس کتاب مین بڑی صفائی سے دکھائی گئی ہے - کچھ کشادہ کرنا دو ہی طرح سے ہو سکتا تہا - یا گہٹانے سے یا بڑہانے سے یعنے جو کام اِس کتاب مین منع کئے گئے ہین اُنکو جائز سمجہنا - اور جن پر عمل کرنے کی نہایت تاکید اِس کتاب مین ہوتی ہے اُنکو ضروری نہ سمجہنا جیسے شیطان نے مسیح کو آزمانے کے وقت جب ۹۱ زبور ۱۱ - ۱۲ - آیات کو پڑہا تو اُسمین سے کچھ چھوڑ دیا جس سے اُس آیت کا مطلب نہایت ہی بگڑ گیا - خصوصاً ایسے زمانہ مین جیسے مین یہہ مکاشفہ لکہا گیا - یعنی جب دنیا چارون طرف سے حملہ کرکے کلیسیا کو دباتی ہے اسبات کا نہایت ہی خطرہ ہوتا ہے کہ کلیسیا اور دنیا کے درمیان جو مغایرت کا فرق ہے بہر دیا جائے اور کلیسیا دنیا سے عہد باندہ کے خدا کے وعدون یا وعیدون سے کچھ کم کرے یا اُن مین کچھ بڑہا دے جو سزا یہان ایسا کام کرنے والون کے لئے مذکور ہوئی - وہ گلاتی ۱ - ۸ و ۹ سے ملتی ہے - اِس آیت مین - اگرچہ بالتخصیص اشارہ ہے کتاب مکاشفہ کیطرف لیکن چونکہ یہہ وعید بائبل کی آخری کتاب مین لکہے ہین - اِسلئے اگر ہم یہہ سمجہین کہ یہہ کل بائبل سے علاقہ رکہتے ہین تو یہہ اتفاقی امر نہین ہوگا - موسیٰ کی پانچ کتابون سے آخری کتاب یعنے استثنا مین بہی یہہ لکہے ہین اور وہ وعید موسیٰ کی پانچون کتابون سے علاقہ رکہتے ہین اُسی طرح بائبل کی آخری

کتاب جتنے کتاب مکاشفہ مین وعید مذکور ہوتے ہیں یہہ وعید باقی سب بائبل کی کتابون سے علاوہ رکھتے ہین - اب اُن لوگون کے لئے جو بائبل سے غافل یا ناواقف رہتے ہین وہ اُن کے لئے بہی جو آدمیون کی تنواتر باتون کو اُسمین ملا دیتے ہین نہایت ہی خطرہ ہے ۔

۲۰۔ آیت (۲۰) اِس آیت مین وہ گواہ جو اِس کتاب مین خاص گواہ کہلاتا ہے اپنی آخری بات پر گواہی دیتا ہے وہ اِس کتاب مین بہت سی باتون پر گواہی دے چکا لیکن ہم کو چھوڑنے اور چپ ہونے سے پہلے ایک اور بات پر کہنی اُسکو ضرور معلوم ہوتی ہے جس سے ہم بخوبی سیکھ سکتے ہین کہ وہی بات اُسکی سمجھہ مین سب باتون سے زیادہ تر ضروری ہے ۔ وہ کون بات ہے - یہہ کہ مین جلد آتا ہون - مبارک ہین وے جو یہہ سُنکر دل وجان سے یہہ جواب دے سکتے ہین آمین - اے خداوند آ - اِس آیت مین رسول ہی نے کلیسیا کیطرف سے خداوند کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ اے خداوند آ - اب (۲۱) وین آیت مین رسول خداوند کیطرف سے کلیسیا سے مخاطب ہوتا ہے اور اُس کی طرف سے وہ کلیسیا کو فضل دیتا ہے - اور یہہ فضل تمام مقدسون کے لئے ہے - یہہ کتاب مقدسون ہی کے واسطے ہے اور کل مقدسون کے واسطے ہے اِسلئے کسی مسیحی آدمی سے اِس کتاب کو باز رکہنا نہین چاہئے

تمت

صحت نامہ تفسیر کتاب مکاشفہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	انکا	انکار	۳۴	۱۴	کلیسیا ذین	کلیسیاؤں	۵۵	۳	فتوہ	فتوٰی
〃	۱۲	جیسے حیات تھا	حیات تھا	〃	۱۷	او بہار سے	ابھارے	۵۰	۷	فتوی	فتاوٰی
۲	۴	۰	کہ جب	۳۵	۸	نہیں	ہیں	〃	۹	فترہ	فتوی
۳	۱۲	ہو	ہوا جو	〃	۲۰	یہوواہ	[illegible]	〃	۱۳	اسباب	اس باب
〃	۲۱	متی ۲۳	متی ۲۴	۳۶	۱	[illegible] علیہ	منسوب الیہ	۵۹		۳ باب	۳/۲۰
۳	۷	کیطرف سے	سے سے	۳۸	۲	بگر	اگر	۶۲	۱۰	مستقل	مستقبل
۴	۲۲	تصنیف	تصنیف	〃	۱۰	نہیں ہو	نہیں ہوا	〃	۱۲	ب ۱	۶/۱۰
۵	۲۰	رہتیاں نے	دہتیان نے	〃	۲۰	گل	ربل	۶۴	۱۴	عموست	عمومیت
۹	۱۱	نہیں	نہیں ملتا	۳۹	۹	ہرہ	بڑہ	۶۵	۷	تو گر	د کرو
۱۱	۸	کہیں	ہر کہیں	۴۱	۳	دیتے	دیا	〃	۱۴	ہیں	وہ کر
〃	۳	کلیسے	فلیسٹی	〃	۱۱	فقرہ	فقرے	۶۶	۵	چھپائے	چھپائے
۱۳	۱۹	بر وقت	بر سر وقت	۴۲	۴	ٹیکل	ارٹیکل	〃	۱۹	جھوتی	حقوق
۱۴	۲۰	مسیحو	مسیحیون	〃	۳	کی اگر [illegible]	[illegible]	۶۰	۲	کا	کے
۱۶	۱۲	۸ آیت	۱۸ آیت	۴۳	۹	کرتا ہے	کرتا ہو		۲۲	۵ آیت	۱۵ آیت
۱۸	۷	وتھا	[illegible]	〃	۱۳	سے	[illegible]	۶۸	۱۲	[illegible] باب	[illegible] باب
[illegible]	۱۶	ذیل ۱۰/۲۲و۲۱	[illegible] ۱۹/۲۱و۲۲	〃	۱۰	تھا بنا	تھا بنا	〃	۶	[illegible]	اوپر
۲۰	۲	حال	حال	۴۵	۱	نہ اموون گ	خدا ہو نگا	۶۹	۱	کاکا	کا
۲۱	۱۱	کوئی مقرر	کوئی فرد بشر	〃	۱۳	زمین	[illegible]	〃	۳	۱۷	۱۷/۱۱
〃		سات	سات	〃	۱۵	آمین کا خدا	آمین [illegible]	〃	۴	دا ما لی	ڈھالی
۲۲	۹	۲ و ۲	۲ و ۳	۴۹	۲۱	وہ ملا	[illegible]	〃	۶	مطاب	مطلب
۲۳	۲۱	حطر	خطر	〃	۲۲	[illegible]	[illegible]	〃	۹	[illegible] خدا کو	اپنی تئیں خدا کو
۲۵	۳	اندیا توں	اور دیاتوں	۵۰	۷	لوقا باب ۲۳ آیت	لوقا ۲۳/۳۰	〃	۱۰	دیتے دیتے	دیدے
〃	۱۳	[illegible]	[illegible]	۵۳	۱	انصلاح	صلاح	〃	۱۱	پڑھو	[illegible]
۲۷	۵	او تر	آ قتر	۵۴	۱	نہیں	تعمین	〃	۱۹	زبور ۹۵	زبور ۹۵/۳
۲۹	۰	یہوداہ	یہوواہ	〃	〃	[illegible]	[illegible]	〃	۲۲	دیا	دینا
〃	〃	یہوواہ	یہوواہ	〃	۸	محدودی	لامحدودی	۷۰	۳	او	او
۳۰	۲۱	نقلیم	تعلیم	〃	۲۳	[illegible]	[illegible]	〃	۸	اوس	آراس
۳۱	۱۳	[illegible]	[illegible]	۵۵	۱۲	اور کیئے	آور کیے	۷۱	۳	مطمئیب	مطمئین
۳۱	۱۰	یہودہ	یہووا	۵۸	۱۹	شیر بر ہنتی	شیر ببر ہنتی	〃	۱۰	یاد کے	[illegible]
۳۳	۲	[illegible]	تیسرے بیان	۵۹	۳	۹ باب	۹/۲	〃	۲۰	زبرہ	
۳۴	۹	زبور تھی	زبور تھا	〃	۵	اور دو بیروں	اور دو ہیروں	〃	۶	ذ ذو ر	
〃	۷	نقلیم	تعلیم	〃	۱۴	۶ باب	[illegible]	[illegible]	۱	اشعیاہ	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۱	۲	بودہ	بودا	۹۹	۲۱	۱۲ باب ۴ و ۵	۱۲/۴ و ۵	۱۱۶	۱۶	حیونیت	حیوانیت
۷۱	۵	آیتی ۲۴/۲۵	متی ۲۴/۲۴	۱۰۰	۹	مستدونکے	ستہ ونکے	〃	۱۷	کہ سر	کہ یہ سر
	۸	کئی بار	کئی بار	۱۰۱	۴	[illegible]	کوئی چیز کہ کے عوض	۱۲۲	۱	دانیل	دانیئل
	۲۰	پڑہ	پڑہ	〃	۱۴	۱۳-۹	۱۳-۹	〃	۴	〃	〃
۷۰	۲۳	بیڑہ	بیڑہ	〃	۱۶	میرہ	سے وغیرہ	〃	۹	〃	〃
۷۶	۱۹	جسکی طرح	اسی طرح	〃	۲۱	۷-آیت	۱۷ آیت	〃	۱۸	〃	〃
۷۷	۱۴	مقدس	مقدس	۱۰۳	۳	اصلاح	اصطلاح	۱۲۳	۱۴	〃	〃
۷۸	۱۶	مستثنا	مستثنیٰ	〃	۱۰	مگاہی	ننگا سے	〃	۱۵	〃	〃
۷۹	۲۳	اور سی	اسی	〃	۱۹	لوٹہ	لوتھر	〃	۲۰	〃	〃
۸۰	۲۶	ٹہرنا	ٹھہرنا	۱۰۵	۷	۸-آیت	۹- آیت	〃	۲۲	کوہی	کوئی
۸۱	۳	دوسرے	دوسرے	〃	۲۲	آسمان سان	آسمان	۱۲۵	۲۲	۱۵ باب	۱۵/۱
〃	۹	۱۴	۱۳	۱۰۶	۲	۱ باب ۲۰	۵/۲۰	〃	۲۳	یشیاہ ۲۳ باب	یشیاہ ۲۳/۱۸
〃	۱۰	۱۰-آیت	۱۰-آیت	〃	۱۴	تخمینا ۸۸ باب	[illegible]	۱۲۷	۱	دانیل	دانیئل
۸۳	۱۹	انبیا صغیر	انبیای صغیر	〃	۲۱	معیشہر	سوشر	〃	۲۳	نشتبہہ	مشتبہہ
〃	۰	صفنیاہ	صفنیاہ	〃	۲۲	اورکھتا ہے	اُٹھا ہر	۱۲۸	۱۸	۱۵ باب ۱۲	۱۵/۱۲
۸۴	۱۴	قانون	قانون	۱۰۹	۱۳	وجہ	اجر	۱۲۹	۱۰	ٹہرا	ٹھہرا
۸۵	۱	۹ باب	۹/۸	۱۱۱	۷	ابدیت	ابدیت	〃	۶	دانیئل	دانیئل
〃	۴	بہونکتی	بھونکتے	〃	۱۱	عہد و آمین	عہد کا ذکر	۱۳۰	۱۰	بہیس	بھیس و عیار
۸۶	۲	آوے	ووے	۱۱۲	۲۰	متی ۲۴ باب ۸	متی ۲۴/۱۹	۱۳۱	۲ و ۲۳	۲ طلطس	۲ تسلنیقون ۲ تمطاوس
〃	۲۴	آوے	اوے	۱۱۳	۵	یوحنا باب ۴	یوحنا ۵/۴۴				
〃	۲۲	بہی گئی	بھی ہوگا	۱۱۴	۳	تاکہ جو کچھ	تاکہ	〃	۱۰	جوٹہا	جھوٹھا
۸۷	۱	چپا اِک	پہاڑ اِک	〃	۱۹	کیونکہ کیونکہ	کیونکہ	〃	۱۴	قسطنطین	قسطنطین
〃	۱	۱۵ باب ۱۲	۱۵/۱۲ و ۱۱	۱۱۶	۱۰	تو مقدمہ ہوا دو	جو مقدمہ ہوا سو	〃	۲۱	حمیشان	حیثیان
۸۸	۱۸	حقوق	حقوق	〃	۲۲	اور حملہ آور	مدعی و حملہ آور	۱۳۲	۲۱	گلاتی	گلاتی
۹۰	۹	بچہون	بچھوؤں	۱۱۷	۱۳	۴ باب ۱۰	۴ باب ۱۲	۱۳۳	۱۲	جیٹن	جسٹن
۹۱	۱۶	۱۴-آیت	۱۴-آیت	〃	۱۵	۱۰-آیت	۱۲-آیت	〃	۱۸	چ	یہہ
۹۳	۱۶	۱۰ باب ۱۹	۱۰/۱۹ و ۲۰	۱۱۹	۳	سامنان	سامہنا	۱۳۴	۱۷	بر	پر
۹۴	۳	اس	اُس	〃	۷	ہسکا	اُسکا	〃	۲۳	۱۴ باب	۹ باب
〃	۱۱	کیسیا	کلیسیا	〃	۲۳	قوہیں	قومیں	۱۳۶	۲۳	اصصباغ	اصطباغ
۹۶	۱۰	چاہیگر	چاہی	۱۲۰	۵	۱۷ باب	۱۷/۱۶	۱۳۷	۵	حزقیل	حزقیل
〃	۱۸	تکر	ناگر	۱۲۱	۴	وانیال	دانیئل	〃	۱۰	۳ آیت	۳ و ۴ آیت
〃	۱۹	الفاظ	الفاظ	〃	۹	[illegible]	دانیئل	〃	۱۰۰	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۶	۱۵	تھا	تھیا	۱۴۷	۱۱	۱۳ باب ۸	[illegible]	۱	۱۰	ابیے	[illegible]
״	۱۶	کو	[illegible]	״	۱۸	[illegible]	[illegible]			[illegible]	[illegible]
۱۳۸	۲	[illegible]	کرونیکیے	״	۹	ہفت گو	ہفتہ گو	״	[illegible]	[illegible]	[illegible]
״	۱۸	انگلکہ	قلقتہ	״	۲۲	بیہ بہی	بیہ بہت ہی	۱۳۸	۱۵	اوسون	قو سوں
۱۳۹	۵	[illegible]	[illegible]	۱۴۸	۱۱	بیہون	بادشاہ بیہون	۱۰	۶	ططا	لی کا
۱۴۶	۳	نکیوں	نکلیں	״	۱۰	اسیتوان	ساتویں	۱۴۹	۶	[illegible]	ایڈو [illegible]
	۱	آئے	آئیے	״	۸	دانیل	دانییل		۱۱	انتی ۲۹	[illegible]
	۱۳	۱۳ باب ۲	۱۳	۱۵۰	۱۰	نگاہ	سیکہ	۱۵۰	۱۲	۱۴ باب ۱۹	[illegible]
	۲	پوسیجی	پہنچی	״	۱۱	۱ باب ۱	[illegible]		۹	کیے	[illegible]
	۳	پہوبچی	پہنچی	״	۱۴	[illegible]	[illegible]			[illegible]	[illegible]
۱۵۱	۱۴	متیش	تیقش	۱۴۳	۹	یہوواہ	یہوواہ			یہاں تے	[illegible]
۱۶۰	۹	تتنصین	[illegible]	״	[illegible]	[illegible]	״	۲۶	۱	قیقیل	حز قیقیل
״	۱۰	تہہرتیے	تصورت	۱۶۱	[illegible]	[illegible]	تیتق		۱	حبتوق	حبقوق
״	۱۸	مکتوب	مکتوب الیہو	۱۶۱	۸	پہر ۱	پہر ۱			روہوشا	رو ہوشا
۱۶۶	۱۰	تبلونقی	نیسونقی	״	۱۵	[illegible]	[illegible]			لنگوٹے	لنگوٹے
۱۶۷	۲۱	بوتبسلو	اتیسلو	۱۶۹	۲۱	۱۲	[illegible]			سطر سے پہلی بات کی تفسیر شروع	[illegible]
۱۶۸	۱	نیا	نیا	۱۶۹	۱	[illegible]	[illegible]			جس نبوہ کروسے	[illegible]
۱۴۹	۳	یوییل	بوتیاں	״	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۶		ہارو	ہوتی
۱۷۷	۳	[illegible]	مہسوا	״		نقد	نقد	۲۰		قوہ	قومی
״	۱۵	تہسوا	کے	۱۸۰	۵	ستی ۵ باب	ستی	۱۳	۲۲	سے	دسے
۱۸۳	۵	نبیل	نبیکا	۱۸۱	۱۲	او میں	اور میں	۱۲	۳	یوشا ۱ آمیں	یوشا آمیں
۱۸۹	۴	۱-۱۲	او ۳	״	۱۳	پہیے یا نے	پہیے یانہ پہیے	۱۴		اتنی ہی نہیں	تنی ہی نہیں
״	۱۹	۴ باب	پے	۱۸۷	۱۲	[illegible]	[illegible]	۱۰	۳	اس ستشنا	اس سے ستثنی
۱۸۰	۲	۱۳ باب	۱۳	״	۲۰	تہمو	پتمس	۲۰		ستثنا	ستثنی
״	۵	۴۳ زبور ۹	زبور ۶	۱۸۳	۱۱	کیر کیونکہ ہیوع	کیونکہ یسوع	۲۳		[illegible]	نئی
۱۸۳	۲	پہتے	پتے	״	۱۶	قشیہ	تشبیہ	۹	۱۸۸	ابدیت کو	ابدیت کو
״	۱۹	۷ باب	۲ باب	۱۸۶	۱۴	بارویں	بارھویں	۱۰		جن نے	جس نے
۱۸۶	۱	۱۰	۱۰	״	۱۸	ستی ۱۴ باب ۲۴	ستی	۳	۵	سو سو	سو سو
۱۸۸	۲۲	۱۰۰ تشت	سو ۳	۱۸۹	۲۰	ستثنا	ستثنی	۷	۸۸	سے	۱۸ ے
״	۸	״	[illegible]	۱۹۰	۶	(۱۶)	(۱۵)	۱۴	۶	یہو شافاد	یہوواہ شافاط
۱۹۳	۱۸	اسیاب	اسباب	۱۸۸	۱	(۱۶)	(۱۶ و ۱۸)	۱۲	۶	نقطہ	لفظ
۱۹۵	۱۵	گرد نیال	کاروبنیال	״	۱۱	[illegible]	۱۹	۳	۴	[illegible]	۴۸